Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۹۲_۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی ولی اللہ

تہذیب و ترجمہ

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف :-

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین

طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم :-

فاضلِ جلیل مولانا محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولوی

ملتان

ناشر: العمران بک ڈپو

امامیہ مسجد شباب چوک سمن آباد، لاہور

ملنے کا پتہ: حق برادرز

انارکلی، لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

علیؑ ولی اللہ

تہذیب ترجمہ

الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

مؤلف

حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محب الدین طبری شافعی مکی متوفی ۶۹۴ھ

مترجم

فاضل جلیل مولانا محمد بشیر لطف صاحب قبلہ شاہ رسولوی ملتان

پیش کش

الناشر

مکتبۃ المساجد - ۸۵ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

العمران بک ڈپو امامیہ مسجد حسنین روڈ شباب چوک سمن آباد لاہور فون: ۷۵۹۷۶۴۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

حرفِ اوّل

کتاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ

* حافظ محب الدین الطبری ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن محمد المکی الشافعی فقیہ الحرم و محدث الحجاز متوفی ۶۹۴ھ کی تالیف ہے۔ جو بلادِ اسلامیہ میں کئی بار چھپ چکی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ ہم نے اس کے باب چہارم کا ترجمہ مع اصل متن کے ساتھ مومنین کے لگاتار اصرار پر اردو میں کیا ہے۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حالات پر مشتمل ہے اردو ترجمہ کا نام علیؑ ولی اللہ رکھا ہے۔ اس لاجواب کتاب میں آپ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھ کر خود اندازہ لگائیں کہ کیا آنحضرتؐ کے کسی صحابی میں ایسے خصوصیات موجود ہیں جو صرف علیؑ کی ذات میں بیک وقت موجود ہیں اگر ایسے خصوصیات کسی فرد میں موجود نہیں ہیں تو پھر ان کا علیؑ سے مقابلہ کیوں کیا جاتا ہے۔ بُرا ہو تعصب کا جو انسان کو صحیح و سقیم کی تمیز کرنے سے اندھا کر دیتا ہے۔ مؤلف کتاب شافعی المذہب اور سنی عالم ہیں اور آپ اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہ علی الجواز کہ پل صراط اس وقت تک کوئی شخص عبور نہیں کر سکے گا جب تک علی علیہ السلام اس شخص کو جنت کا ٹکٹ نہیں دیں گے۔ کیا یہ ایک ہی حدیث علیؑ کی برتری کے لئے کافی نہیں ہے؟ آپ نے ایک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ لایا گیا۔ آپ نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی کہ "پالنے والے میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو"۔ تو اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو بھیجا جس نے آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھ کر بھونا ہوا گوشت کھایا۔ یہ دونوں احادیث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو پڑھ کر ذرا انصاف سے کام لیں۔ اگر آپ نے انصاف سے کام لیا تو ہمیشہ کے لیے علیؑ کے ہو جائیں گے۔ خداوند عالم کی ذات کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب اور تفسیر فرات کے ترجمہ کرنے اور شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کمر توڑ دینے والی گرانی کے زمانے میں کسی کتاب کا شائع کرنا معجزہ سے کم نہیں اس مشکل میں الحاج زائر چہاردہ معصومین علیہم السلام جناب ملک **محمد حیات** صاحب بوسن سلمہ تعالیٰ رئیس اعظم ملتان نے دل کھول کر میری مدد فرمائی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر جزیل عطا فرمائے اور آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔ اللّٰھم تقبل منا بجاہ محمد و آل محمد و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین۔

احقر

محمد شریف

عفی اللہ عنہ و عن والدیہ

۸۵۔ شمس آباد کالونی ملتان پاکستان

۲۳ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۷۸ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
٣	حرف اوّل
٧	حضرت علیؑ کا نسب
٩	حضرت علیؑ کی کنیت
١٥	حضرت علیؑ کا حلیہ مبارک
١٨	آپ کا اسلام لانا
٢٠	علیؑ کا سب سے پہلے اسلام لانا
٢٢	سب سے پہلے نماز پڑھنا
٢٦	آپ کی ہجرت
〃	آپ کی خصوصیات
٢٨	نبیؐ کے بعد آپ سب سے پہلے جنت میں جائینگے
〃	خدا کا محبوب ہونا
٣٢	رسول اللہ کا محبوب ہونا
٣٧	علیؑ کا مرتبہ
٣٨	علیؑ رسولؐ سے سب سے زیادہ قریبی تھے
٣٩	جنگ تبوک میں علیؑ کو ثواب اور مالِ غنیمت رسول اللہ کی طرح ملا
〃	علیؑ مثل نبیؐ ہیں
٤١	مخلوق کی پیدائش سے پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک حصہ ہیں۔
〃	علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ کی مانند ہے
٤٢	علیؑ اور نبیؐ پر فرشتے درود بھیجتے تھے
٤٣	خدا علیؑ اور نبیؐ کی روح اپنی مشیت سے قبض کریگا
٤٤	رسول اللہ نے کہا جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔
٤٩	رسول اللہ کا علیؑ کو بھائی بنانا
٥٣	خدا نے رسولؐ کی اولاد علیؑ کی صلب میں قرار دی

صفحہ نمبر	عنوان
٥٤	جس کا میں مولا علیؑ اس کا مولا
٥٩	رسولؐ کے بعد آپؑ ہر مومن کے آقا ہیں
٦٤	مسلمانوں پر علیؑ کا حق
〃	جبرائیل علیؑ سے ہیں۔
٦٥	خدا کا نبیؐ کی علیؑ کے ذریعے مدد کرنا
٦٦	علیؑ کا نبیؐ کی جانب تبلیغ کرنا
٧٠	رسول اللہ کا اپنے قربانی کے جانور کا علیؑ سے نحر کرانا
٧١	رسول اللہ کیطرف سے علیؑ کا قربانی کرنا
〃	علیؑ کے ٹکٹ کے سوا کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا۔
٧٢	خدا نے علیؑ کو عرفہ کا روز بخش دیا
〃	علیؑ عرب کے سردار ہیں
٧٣	علیؑ مسلمانوں کے سردار ہیں
〃	علیؑ دنیا و آخرت میں سردار ہیں
٧٤	علیؑ رسول اللہ کے والی اور وارث ہیں
〃	علیؑ کا رسول اللہ کو غسل دینا
٧٥	آنحضرتؐ کا آپ کے فرزند کیلئے اپنا نام اور کنیت رکھنے کی اجازت
٧٦	آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا
٧٧	آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا
٧٨	علیؑ موت کے وقت آپؐ سے زیادہ قریب تھے
〃	علیؑ سے فاطمہؑ کی شادی ہونا
٨٥	فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے بحکم خدا اور اللہ کی وحی سے ہوئی تھی۔
٨٩	خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کی

صفحہ نمبر	عنوان
٩٠	رسول اللہ کا علیؑ کو خیبر کے دن علم دینا
١٠٠	آپؑ، آپ کی زوجہ اور آپ کے دونوں فرزند اہلبیت ہیں
١٠٢	حضرت علیؑ کے گھر رسول اللہ کے گھر کے درمیان تھے
١٠٣	علیؑ آپکی زوجہ اور آپکے فرزندوں سے جنگ کی نیوا۔۔
١٠٤	آپکی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی
〃	آپ نے سردی کا لباس گرمی اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا۔
١٠٥	رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ فتح کے بغیر واپس نہ آتے۔
١٠٦	آنحضرتؐ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل و میکائیل ساتھ ہوتے
١٠٧	بدر کی جنگ میں فرشتہ کا علیؑ کے نام کی آواز دینا
١٠٨	جنگ بدر اور تمام لڑائیوں میں علم علیؑ کے ہاتھ میں تھا
١٠٩	حدیبیہ میں صلح نامہ علیؑ نے لکھا۔
١١١	رسولؐ نے قرآن کی تنزیل پر علیؑ نے تفسیر پر جہاد کیا
١١٢	علیؑ کے سوا رسولؐ نے مسجد کیطرف کھلنے والے دروازے بند کرا دیئے
١١٥	علیؑ جنب کی حالت میں مسجد سے گزرتے تھے
〃	علیؑ حجت ہیں۔
١١٦	علیؑ حکمت کا دروازہ ہیں۔
〃	علیؑ علم کے گھر اور شہر کا دروازہ ہیں۔
١١٧	آپ سنت کے زیادہ عالم
〃	امت سے علم و حلم میں بڑے۔
١٢١	تمام صحابہ آپ سے مسئلہ پوچھتے
١٢٢	حضرت علیؑ کا دعویٰ سلونی
١٢٣	علیؑ کی طاقت فیصلہ۔۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عنوان	صفحہ
حضرت علیؑ کا قاضی یمن ہونا	۱۲۴
علیؑ کے بعض فیصلے	۱۲۵
خداؑ کی آیت پر عمل کرنیکی خصوصیات	۱۲۹
طائف کے روز نبیؐ سے بات کرنے کی خصوصیات	۱۴۰
علیؑ کا رسولؐ کے کندھوں پر چڑھنا	۱۴۱
روزِ قیامت علیؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔	۱۴۳
علیؑ کی تین خصوصیات	۱۴۶
علیؑ کی چار خصوصیات	۱۴۸
پانچ اور خصوصیات	〃
آپ کی دس خصوصیات	۱۴۹
علیؑ کا رسولؐ کا لباس پہن کر سونا	۱۵۶
آیات کے نازل ہونے کی خصوصیات	۱۵۹
رسولؐ کا علیؑ کے جنتی ہونے کی گواہی دینا	۱۶۳
علیؑ کو جنت میں کیا ملے گا۔	۱۶۵
جنتیوں کیساتھ علیؑ رونق افروز ہونگے	۱۶۸
جنت میں علیؑ کا قصر اور قبہ	۱۶۹
علیؑ منافقین کو حوضِ کوثر سے ہٹائیں گے	۱۷۰
کچھ اور فضائل علیؑ	۱۷۱
خداؑ اور رسولؐ کی آپ سے محبت	۱۷۵
رسولؐ کے نزدیک علیؑ کا مقام	۱۷۷
آپ جیسی فضیلت کسی اور کی نہیں	〃
علیؑ سے محبت رکھنے کی ترغیب	۱۷۸
علیؑ سے رسولؐ کی شفقت، رعایت دینا	۱۸۵
رسولؐ کا علیؑ کو نمازِ شب کا حکم دینا	۱۸۷
نبیؐ کا علیؑ کو ریشمی لباس پہنانا	۱۸۸
رسولؐ کا علیؑ کو عمامہ پہنانا	۱۸۹

عنوان	صفحہ نمبر
علیؑ کا ایک قوم کو جلانا	۱۹۱
علیؑ کا فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا	۱۹۲
علیؑ کا جبرائیل کو دیکھنا اور کلام کرنا۔	۱۹۳
علیؑ کیطرف دیکھنا عبادت ہے	۱۹۴
آسمان پر رہنے والے انبیاء علیؑ کے مشتاق ہیں	۱۹۷
علیؑ خیر البشر ہیں۔	۱۹۸
اللہ کے حاملانِ عرش سے علیؑ کے ذریعے فخر	〃
علیؑ مغفور ہیں۔	۱۹۹
آپ کے علم و فقہ کا ذکر	۲۰۰
آپ کے کرامات	۲۰۴
آپ کا سنت کی پیروی کرنا	۲۰۷
آپ کی بہادری	۲۰۹
آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا	۲۱۱
ایمان میں علیؑ کے قدم راسخ	۲۱۲
آپ کی عبادت	۲۱۳
آپ کے اذکار اور دعائیں	〃
آپ کا صدقہ	۲۱۵
میت کو قرض سے آزاد کرنا	۲۱۸
علیؑ زمانہ رسولؐ میں سب سے زیادہ با عزت تھے	۲۱۹
حضرت کا زہد	〃
تنگی میں صبرِ جمیل سے کام لینا	۲۲۵
آپ کا تواضع	۲۳۱
رسول اللہؐ سے حیا	۲۳۴
نبیؐ کو احساس دلانا	〃
علیؑ کا اللہ سے خوف	۲۳۵
علیؑ کی پرہیزگاری	〃
آپ کا رعیت میں انصاف	۲۴۰
رعایا کے حالات دریافت کرنا	〃

عنوان	صفحہ نمبر
آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا	۲۴۳
خارجیوں کو قتل کرنے میں فضیلت	۲۴۴
علیؑ کی خوارج سے جنگ کرنیکی وجہ	۲۴۹
آپ کی خلافت	۲۵۴
آپ کی بیعت اور بیعت نہ کرنے والوں کا ذکر	۲۵۷
ابوبکر کی حضرت علیؑ کے بارے میں احادیث	۲۶۱
حضرت عمر کی احادیث حضرت علیؑ کے بارے میں	۲۶۲
آپ کی شہادت اس سے خود آگاہ	۲۶۴
آپ کے قاتل کا ذکر قتل کی کیفیت	۲۶۷
آپ کے قتل کی تاریخ	۲۷۱
علیؑ کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ	۲۷۲
علیؑ کا قاتل اشقی الآخرین	۲۷۴
علیؑ کی وصیت	۲۷۴
بوقت موت حضرت علیؑ کی عمر اور مدتِ خلافت	۲۷۵
آپ کی اولادِ نرینہ کا ذکر	۲۷۶
علیؑ کی بیٹیاں	۲۷۷

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم الله الرحمن الرحيم

"الباب الرابع في مناقب امير المومنين
علي ابن ابي طالبؑ فيه اثنا عشر فصلاً
اول في نسبه ÷ الثاني في اسمه
وكنيته ÷ الثالث في صفته ÷ الرابع
في اسلامه ÷ الخامس في معجزته ÷
السادس في خصائصه ÷ السابع في
افضليته ÷ الثامن في الشهادة
له في الجنة ÷ التاسع في فضائله ÷
العاشر في خلافته ÷ الحادي
عشر في مقتله ÷ الثاني عشر في
والده ÷

الفصل الاول في ذكر نسبه :-

تقدم ذكر آبائه في ذكر
الشجرة في انساب العشرة و
هو اقربهم من رسول الله صلى
الله عليه وسلم نسبا يجتمع مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم
في عبد المطلب الجد الاولى
وينسب الى هاشم فيقال القرشي
[illegible]

چوتھا باب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے مناقب میں

اس میں بارہ فصلیں ہیں

فصل اول۔ آپ کے نسب میں ÷ دوم۔
آپکے نام اور کنیت میں ÷ تیسری آپکی صفت
میں ÷ چوتھی آپکے اسلام لانے میں ÷ پانچویں
آپ کی معجزات میں ÷ چھٹی خصائص میں ÷
ساتویں آپکے افضل ہونے میں ÷ آٹھویں اس
بات میں کہ آپ جنتی ہیں ÷ نویں فضائل میں
دسویں خلافت میں ÷ گیارھویں آپکی شہادت
میں ÷ بارھویں آپ کی اولاد کے بارے میں ÷

(فصل اول)

آپکے نسب کے بارے میں

عشرہ بشرہ کے انساب میں آپکے آباو
اجداد کا نسب نامہ بیان ہو چکا ہے۔ آپ
نسب کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہیں آپکا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجرہ نسب جد قریب
عبد المطلب میں جاکر ملتا ہے۔ ہاشم کی
طرف منسوب ہیں۔ آپ قرشی ہاشم ابن
[illegible]

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتوفيت مسلمة بالمدينة وشهدها
النبي صلى الله عليه وسلم وتولى
دفنها وأشعرها قميصه واضطجع في
قبرها ذكره الجندي وذكر السلفي انه
صلى الله عليه وسلم صلى عليها وتمرغ
في قبرها وذكر الطائي في الاربعين
انه صلى الله عليه وسلم نزع قميصه
والبسها اياه وتولى دفنها واضطجع
في قبرها فلما سوى عليها التراب سئل
عن ذلك فقال البستها لتلبس من
ثياب أهل الجنة واضطجعت معها
في قبرها لاخفف عنها من ضغطة
القبر انها كانت احسن خلق الله
صنيعاً الي بعد ابي طالب وبكى وقال
جزاك الله من أم خيرا فلقد كنت
خير ام قال وكانت ربت النبي صلى الله
عليه وسلم قال وولدت لابي طالب
طالبا وعقيلا وجعفرا وعليا وام
هاني واسمها فاختة وجمانة قال
ابن قتيبة وابو عمرو كان علي أصغر
ولد ابي طالب كان اصغر من جعفر

کی طرف سے ہیں۔ آپکی والدہ فاطمہ بنت اسد
بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ ابو عمر وغیرہ نے
کہا کہ آپ پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جس نے ہاشمی
فرزند پیدا کیا۔ اسلام لائیں۔ اسلام کی حالت
میں مدینہ میں انتقال فرمایا جس کی نماز جنازہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہوئے
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ اپنی قمیص
پہنائی۔ آپ کی قبر میں لیٹے جندی اور سلفی نے ذکر
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کی نماز
جنازہ پڑھائی۔ آپ کی قبر میں لیٹ گئے طائی
نے اربعین میں نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے اپنی قمیص اتار کر آپ کو پہنائی
تدفین کے امور خود انجام دیئے۔ آپ کی قبر
میں لیٹ گئے۔ قبر کی مٹی برابر کی۔ آنحضرت سے
اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا اپنی قمیص اسلئے
پہنائی تاکہ آپکو جنت کا لباس پہنایا جائے۔
اور قبر میں آپ کے ساتھ اس لئے لیٹا تاکہ آپ
پر ضغطۃ القبر کے عذاب میں تخفیف ہو۔
اب حضرت ابو طالب کے بعد سب لوگوں سے زیادہ
میرے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتی تھیں۔ یہ کہکر
رسول اللہ رو پڑے کہا خدا تمہیں مانگی جانب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعشر سنين وكان جعفر أصغر من عقيل
بعشر سنين وكان عقيل أصغر من طالب
بعشر سنين.

سے بہترین بدلے تو ایک بہترین ماں تھیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ نے کی تھی۔ جناب
ابو طالب سے آپکی مندرجہ ذیل اولاد پیدا ہوئی۔
طالب، عقیل، جعفر، علی، ام ہانی جسکا نام فاختہ تھا
اور جمانہ، ابن قتیبہ اور ابو عمر نے کہا حضرت علی ابو
طالب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے
آپ دس سال جعفر سے چھوٹے تھے اور جعفر عقیل
سے دس سال چھوٹے تھے۔ اور عقیل طالب سے
دس سال چھوٹے تھے۔

الفصل الثانی فی اسمه وکنیته

ولم يزل اسمه فی الجاهلية عليا وكان يكنى
أبا الحسن وسماه رسول الله صلى الله عليه وسلم صديقا
عن ابن أبی ليلى عن النبی صلى الله عليه وسلم
انه قال الصديقون ثلاثة
حبيب بن مری النجار مؤمن آل
ياسين الذی قال يا قوم اتبعوا المرسلين
وحزقيل مؤمن آل فرعون الذی
قال اتقتلون رجلا أن يقول ربی
الله وعلی بن أبی طالب الثالث وهو
أفضلهم خرجه أحمد فی المناقب وكناه
رسول الله صلى الله عليه وسلم

دوسری فصل

آپ کے نام اور کنیت کے بارے میں۔
اسلام سے قبل آپ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن
تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ
کا نام صدیق رکھا۔
ابن ابی لیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا
صدیق تین ہیں۔ ایک حبیب مری نجار مومن
آل یاسین جنہے کہا اے میری قوم رسولوں کی
اتباع کرو۔ دوسرے حزقیل مومن آل فرعون
جس نے کہا تھا کہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے
ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا أبا الريحانتين. عن جابر بن عبد الله
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي ابن طالب سلام عليك أبا الريحانتين
فعن قليل يذهب ركناك والله خليفتي
عليك فلما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال علي هذا أحد الركنين
الذي قال صلى الله عليه وسلم فلما مات
فاطمة. قال هذا الركن الآخر الذي
قال صلى الله عليه وسلم خرجه أحمد
في المناقب وكناه رسول الله صلى الله
عليه وسلم أيضا أبا تراب. وعن
سهل بن سعد أن رجلا جاءه
فقال هذا فلان أمير من أمراء
المدينة يدعوك لتسب عليا
على المنبر قال أقول ماذا قال تقول
له أبا تراب قال فضحك سهل
وقال والله ما سماه إياه إلا رسول
الله صلى الله عليه وسلم والله
ما كان لعلي اسم أحب إليه منه
دخل علي على فاطمة ثم خرج فأتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة

تیرے علی بن ابی طالب علیہ السلام جو ان سب
سے افضل ہیں۔ اس روایت کو امام احمد بن
حنبل نے اپنی کتاب مناقب میں بیان کیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کی
کنیت دو پھولوں کا باپ رکھی (دو خوشبوئیں)
جابر بن عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے علیؑ بن ابی طالب سے فرمایا
سلام ہو تم پر اے دو پھولوں کے باپ (مراد
حسنؑ اور حسینؑ ہیں) تھوڑے عرصے کے بعد
تمہارا رکن رخصت ہو جائیگا۔
خدا کی قسم میرے خلیفہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے انتقال کے بعد علی علیہ السلام
نے فرمایا۔ ایک رکن رخصت ہو گیا۔ جس کے
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے فرمایا تھا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی وفات
کے بعد فرمایا یہ آخری رکن ہے جسکے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
فرمایا تھا۔ احمد نے اسکو مناقب میں بیان
کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے اپنی کنیت ابو تراب رکھی۔ سہل بن سعد
سے روایت ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال این ابن عمك؟ قالت هو ذا مضطجع في المسجد فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فوجد رداءه قد سقط عن ظهره فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح التراب عن ظهره ويقول اجلس أبا تراب وأيم الله ما كان اسم أحب اليه منه ما سماه اياه الا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجاه وأبو حاتم واللفظ له وقال البخاري بعد قوله فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب الى ظهره فجلس يمسح عن ظهره ويقول اجلس أبا تراب مرتين وعنه قال استعمل على المدينة رجل من آل مروان قال فدعا سهل بن سعد فأمره أن يشتم عليا فأبى فقال أما اذا ابيت فقل لعن الله أبا تراب فقال سهل ما كان لعلي اسم أحب اليه من أبي التراب ان كان يفرح اذا دعي بها فقال له اخبرنا

کہنے لگا مدینہ کا فلاں امیر آپ کو بلاتا ہے۔ تاکہ تم منبر پر بیٹھ کر علیؑ کو گالیاں دو۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں علی کو کیا کہوں گا۔

کہا آپ اس کو ابوتراب کہو گے۔ یہ سن کر کھل ہنس پڑا۔ کہا خدا کی قسم یہ لقب آپکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے رکھا تھا۔ علیؑ کو یہ لقب سب سے زیادہ پسند تھا ایک روز علی علیہ السلام جناب فاطمہؑ کے پاس آئے پھر کہیں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب سیدہؑ کے پاس تشریف لائے دریافت کیا تمہارے ابن عم کہاں ہیں۔ عرض کیا وہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ علیؑ کی پشت سے چادر الگ ہو چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پشت سے مٹی صاف کرنا شروع کر دی۔ اور فرماتے تھے۔ اے ابوتراب اٹھکر بیٹھ جاؤ۔ یہ نام آپ کو بے حد پسند تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کا یہ نام رکھا تھا۔ اس حدیث کو بخاری مسلم اور ابوحاتم نے بیان کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت
فاطمة فلم يجد عليا في البيت فقال
أين ابن عمك فقالت كان بيني
وبينه شئ
فغاضبني فخرج ولم يقل عندي
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لانسان انظر أين هو فقال يا رسول
الله هو في المسجد راقد فجاء رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع
قد سقط رداؤه عن شقه وأصابه
تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه
وسلم يمسحه ويقول قم أبا تراب قم
أبا تراب أخرجاه وعن عمار بن ياسر
قال كنت أنا وعلي رفيقين في غزاة
ذي العشيرة فلما نزلها رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأقام بها رأينا
ناسا من بني مدلج يعملون في عين
لهم في نخل فقال علي يا أبا اليقظان
هل لك أن نأتي هؤلاء فننظر كيف
يعملون فجئناهم فنظرنا إلى عملهم
ساعة ثم غشينا النوم فانطلقت

بخاری نے بیان کیا کہ چادر پشت مبارک
سے اتر چکی تھی۔ اور پشت پر مٹی لگ گئی تھی
رسول اللہ بیٹھ گئے۔ اور پشت سے مٹی صاف
کرتے اور دو مرتبہ فرمایا اے ابو تراب اٹھ
کر بیٹھ جاؤ۔ آپ نے روایت کیا کہ مدینہ کا
گورنر اولاد مروان کا ایک شخص مقرر ہوا۔ اس
نے سہل بن سعد کو بلا کر حکم دیا کہ علی کو گالیاں
دو۔ اس نے ایسے کرنے سے انکار کر دیا۔ کہو
خدا ابو تراب پٹے۔ (معاذ اللہ) لعن کرے
(خدا کہنے والے پر لعنت کرے) سہل نے کہا
علی کو اس سے بڑھ کر اور کوئی لقب زیادہ
پسند نہیں تھا۔

کوئی شخص آپ کو جب اس نام سے یاد کرتا
تو آپ بہت خوش ہوتے کسی نے پوچھا اسکی
وجہ کیا ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فاطمہ کے گھر آئے مگر علی کو گھر میں نہ پایا فاطمہ سے
پوچھا تیرے ابن عم کہاں ہیں؟
عرض کیا میرے اور آپ کے درمیان تلخ کلامی
ہو گئی۔ اسلئے آپ کہیں چلے گئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص
سے کہا دیکھو علی کہاں ہیں عرض کیا یا رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أنا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخل
فی دقع من التراب فنمنا فوالله
ما انبهنا الا رسول الله صلی الله
علیه وسلم یحرکنا برجله وقد
تتربنا من تلك الدقعاء فیومئذ
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لعلی یا أبا تراب لما رأی علیه
من التراب قال الا احدثکما
باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول
الله قال أحیمر ثمود الذی عقر
الناقة والذی یضربك فی هذه
یعنی قرنه حتی تبتل منه هذه
یعنی لحیته خرجه أحمد۔
(شرح) الصور- بفتح الصاد و
تسکین الواو النخل المجتمع لصغار
والدقعاء- التراب ودقع بالکسر أی
لصق بالتراب، واحیمر تصغیر احمر
وهو لقب قدار بن سالف عاقر
ناقة صالح علیه السلام۔ قال
الجندی وکان یکنی أبا قصم ویلقب
بیعسوب الامة وبالصدیق الاکبر

مسجد میں سوئے ہوئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے۔ آپ لیٹے ہوئے تھے آپکی چادر اتر گئی جسم کے
اُس حصے کو مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ مٹی صاف
کرتے فرماتے اٹھو اے ابوتراب اٹھو اے
ابوتراب اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
روایت کیا ہے۔
عمار بن یاسر سے روایت ہے۔ کہ میں اور
علی جنگ ذی العشیرہ میں ساتھی تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وہاں قیام کیا۔ ہم
نے بنو مدلج کو دیکھا کہ کھجوروں کے باغ کے چشمہ
پر کام میں مصروف تھے علی نے کہا اے ابوالیقظان
کیا ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھیں گے۔ کہ
کام کیسے کرتے ہیں۔ ہم وہاں گئے ایک گھنٹے
تک ان کے کام کو دیکھا۔ پھر ہمیں نیند نے گھیر
لیا۔ علیؑ اور میں چل کر چھوٹی کھجوروں کے جھنڈ کے
تلے مٹی پر سو گئے۔ خدا کی قسم ہم اس وقت بیدار نہ
ہوئے جب تک رسول اللہ نے اپنے قدم سے
ہمیں ٹھوکر نہ دی۔ ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے
تھے۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے علیؑ سے فرمایا۔ اے ابوتراب جب کیچڑ جسم پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن معاذة العدوية قالت
سمعت عليا على المنبر منبر البصرة
يقول أنا الصديق الأكبر خرجه
ابن قتيبه. وعن على انه كان يقول
أنا عبد الله وأخو رسوله وأنا الصديق
الأكبر خرجه القلعي وعن أبي ذر
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لعلى أنت الصديق الأكبر وأنت
الفاروق الذى تفرق بين الحق والباطل
وفي رواية وأنت يعسوب الدين
خرجهما الحاكمي۔

(شرح) يعسوب الدين۔ سيده و
رئيسه ومنه الحديث الآخر هذا
يعسوب قريش واصله فحل النحل
ويلقب أيضا ببيضة البلد وبالأمين
وبالشريف وبالهادي والمهتدي
وذي الأذن الواعي وقد جاء في
الصحيح من شعره أنا الذي سمتني
أمي حيدره. وسيأتي في الخصائص
ان شاء الله تعالى وحيدرة اسم
الاسد وكانت فاطمة أمه لما ولدته

مٹی کر دیکھا۔
فرمایا کیا میں تم دونوں کو آگاہ کردوں۔ کہ سب
لوگوں سے زیادہ بدبخت کون ہوگا؟
عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا (ایک)
ثمود جس نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں (دوسرا)
وہ شخص ہوگا جو تیرے جسم کے اس حصہ پر یعنی سر
کے فرق پر ضرب لگائے گا۔ جس سے تیری ریش
تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے
بیان کیا۔ خجندی نے کہا آپ کی کنیت ابوالفصم تھی
اور لقب یعسوب امت اور صدیق اکبر تھا۔

معاذہ عدویہ کہتی ہے۔ کہ میں نے علیؑ کو مسجد
کوفہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ کہ میں صدیق
اکبر ہوں۔ اس حدیث کو ابن قتیبہ نے بیان کیا۔
علیؑ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ
کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق
اکبر ہوں۔ قلعی نے اس کو بیان کیا۔ ابوذرؓ
سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو علیؑ سے فرماتے سنا۔ آپ
صدیق اکبر اور فاروق ہیں۔ جو حق اور باطل
کو الگ کرو گے۔
ایک روایت میں ہے کہ تم دین کے یعسوب ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمته باسم أبيها فلما قدم أبو طالب كره لاسم فسماه عليا۔

(سردار ہو) ان دونوں حدیثوں کو حاکم نے بیان کیا ہے۔

الفصل الثالث فی صفته

فصل ۳ آپ کا حلیہ مبارک

وكان رضي الله عنه ربعة من الرجال أدعج العينين عظيمهما حسن الوجه كأنه قمر ليلة البدر عظيم البطن وعن أبي سعيد التيمي أنه قال كنا نبيع الثياب على عواتقنا ونحن غلمان في السوق فإذا رأينا عليا قد أقبل قلنا بزرك أشكم قال علي ما تقولون قال تقول عظيم البطن قال أجل أعلاه علم وأسفله طعام وكان رضي الله عنه عريض المنكبين لمنكبيه مشاش كمشاش السبع الضاري لا يبين عضده من ساعده قد أدمج ادماجا ششن الكفين عظيم الكراديس أغيد كان عنقه ابريق فضة أصلع ليس في رأسه شعر الا من خلفه عن أبي لبيد قال رأيت علي بن

حضرت امیر درمیانے قد کے انسان تھے۔ آپکی آنکھیں سیاہ اور چوڑی تھیں۔ خوبصورت چہرے کے مالک تھے۔ جو چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن تھا۔ اور بڑے شکم والے تھے (مراد بڑے علم والے) ابوسعید تیمی کا بیان ہے۔ ہم لوگ اپنے بچپن کے زمانے میں اپنے کندھوں پر کپڑے رکھکر بازار میں فروخت کیا کرتے ایک روز ہم نے علیؓ کو روتے دیکھا۔ ہم نے کہا۔ بزرگ شکم والے۔ علیؓ نے کہا کیا کہتے ہو۔ ہم نے کہا ہم کہتے ہیں۔ بڑے پیٹ والا۔ فرمایا ٹھیک کہتے ہو جسم کے اوپر والے حصہ میں علم ہے۔ اور نچلے حصہ میں غذا ہے۔

آپ کے دونوں کندھے چوڑے تھے۔ ایک گردن چاندی کے آفتابہ کیطرح تھی آپ کے سر پر صرف پچھلے حصہ کی طرف بال تھے۔ ابولبید نے کہا کہ میں علی کو وضو کرتے دیکھا۔ آپ نے سر سے عمامہ اتارا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا سر ہتھیلی کی طرح تھا۔ اس پر نشان تھا

ابن اسحاق نے اس بیان کیا قیس بن عباد نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أبي طالب يتوضأ فحسر العمامة
عن رأسه فرأيت رأسه مثل راحتي
عليه مثل خط الاصابع من الشعر
خرجه ابن الضحاك وعن قيس بن
عباد قال قدمت المدينة أطلب
العلم فرأيت رجلا عليه بردان
وله ضفيرتان وقد وضع يده
على عاتق عمر فقلت من هذا قالوا
علي خرجه ابن الضحاك أيضا ولا
تضاد بينهما اذ يكون الشعر المحسر
عن وسط رأسه وكان في جوانبه شعر
مسترسل جمع فظفر باثنتين وكان
كثير شعر اللحية لم يصفه احد بخضاب
الا سوادة بن حنظلة وروي أنه
كان أصفر اللحية والمشهور أنه
كان أبيضها ويشبه أن يكون خضب
مرة ثم ترك وعن الشعبي أنه قال
رأيت علي بن أبي طالب ورأسه و
لحيته قطنة بيضاء خرجه ابن الضحاك
وكان اذا مشى تكفأ واذا أمسك
بذراع رجل أمسك بنفسه فلم

کہا کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ میں آیا۔ ایک
شخص کو جو دو چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔ اسکی
دو گیسیں تھیں۔ جس نے اپنا ہاتھ عمر کے کندھے پر
رکھا ہوا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون
شخص ہے۔

انہوں نے کہا یہ علیؑ ہیں۔ اس حدیث کو ابن ضحاک
نے بیان کیا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تضاد
نہیں ہے کیونکہ سر پہ بال کا اطلاق اس وقت
ہوتا ہے۔ جب سر کے درمیان بال ہوں۔ مگر
سر کے اطراف میں بال تھے جن کو جمع کر کے دو گیسو
بنا لئے گئیں۔ ڈاڑھی کے بال گھنے تھے کسی نے
بیان نہیں کیا کہ آپ ڈاڑھی پر خضاب لگاتے
تھے۔ صرف سوادہ بن حنظلہ اس بات کا قائل ہے
روایت ہے کہ آپکی داڑھی کے بال زرد تھے۔
مشہور یہ ہے کہ آپکی ریش مقدس سفید تھی۔
اس میں ایک دفعہ خضاب کیا پھر چھوڑ دیا۔ شعبی
کا بیان ہے۔ کہ میں نے علی بن ابی طالب کو آپکا سر اور
ریش مبارک کپاس کی مانند سفید تھے۔ اس
بات کو ابن ضحاک نے بیان کیا۔ جھک کر چلتے
تھے۔ آپ کا جسم مبارک قریب قریب موٹا تھا۔
کلائی اور ہاتھ بہت مضبوط تھے جب جنگ میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يستطع أن يتنفس وهو قريب الى السمن
شديد الساعد واليد واذا مشى
الى الحرب هرول نبت لجنان
قوى ما صارع أحدا قط الا صرعه
شجاع منصور على من لاقاه۔

جاتے تو هرادل چال سے جاتے تھے مضبوط دل والے تھے جس سے مقابلہ کیا ہمیشہ اُسے پچھاڑ دیا بہادر تھے جس سے لڑتے اس کو شکست دیتے تھے۔

(شرح) ربعة۔ أى مربوع الخلق
لا طويل ولا قصير وجمعه ربعات
بالتحريك وهو شاذ لان فعلة لا
تحرك في الجمع اذا كان صفة وانما
تحرك اذا كان اسما ولم يكن موضع
العين واوا وياء۔ والدعج شدة
سواد العين مع سعتها يقال عين
دعجاء والادعج من الرجال
الاسود۔ واشكم۔ بالعجمية البطن
وبزرك۔ بضم الباء والزاى و
سكون الراء عظيم شثن الكفين
بالتسكين عظيمهما يقول منه
ششنت كفه ششنا بالتحريك
اذا خشنت وغلظت۔ الاغيد۔
الوسنان المائل العنق والغيد
النعومة وامرأة غيداء وغادة

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أيضاً ناعمة ينبذ العيد . المشاش .
رؤس العظام اللينة الواحد مشاشة
ودمج الشئ دموجاً اذا دخل في
الشئ واستحكم فيه وكذلك
اندمج وادمج بتشديد الدال
يريد والله أعلم أن عظمي عضده
وساعده لينهما قد اندمجا وهكذا
هو في صفة الاسد والضاري المتعود
الصيد والضرو من اولاد الكلاب
والانثى ضروة . تكفأ . أي تمايل في مشيته

الفصل الرابع في اسلامه

ذكر سنه يوم أسلم

عن أبي الاسود محمد بن عبد الرحمن
أنه بلغه ان علي بن أبي طالب والزبير
أسلما وهما ابنا ثمان سنين . وقال ابن
اسحاق وأسلم علي ابن عشرة وعن
الحسن أسلم علي وهو ابن خمسة عشر
سنة أو ستة عشر وقيل أربعة
عشر وهو مختلف الى الكتاب له
ذوابة حكاه الخجندي . وعن
ابن عمر أنه أسلم وهو ابن ثلاث

فصل ۴ آپکے اسلام لانے میں ۔

اسلام لانے کے وقت آپکی عمر کیا تھی ۔

ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ جب علی ابن
ابی طالبؑ و زبیر اسلام لائے تو اسوقت دونوں
کی عمر آٹھ سال تھی ۔
ابن اسحاق نے کہا کہ علی دس سال کی عمر میں اسلام
لائے حسن سے روایت ہے ۔ کہ علی پندرہ سال
کی عمر میں اسلام لائے یا سولہ سال کی عمر میں ایک
روایت میں چودہ سال بیان کیا گیا ہے ۔
ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں
اسلام لائے خجندی نے اس کو بیان کیا ہے ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عشرة خرجه القلعي. ومن ابي الحجاج
مجاهد بن جبير قال كان من نعمة
الله على علي بن أبي طالب ومما أراد
الله به من الخير ان قريشا أصابتهم
أزمة شديدة وكان ابوطالب ذا
عيال كثيرة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للعباس عم النبي صلى الله
عليه وسلم يا عباس ان أخاك أبا
طالب كثير العيال وقد أصاب الناس
ما ترى من هذه الازمة فانطلق بنا
إليه فلنخفف من عياله فآخذ من
بنيه رجلا وتأخذ رجلا فنكفيهما عنه
فقال العباس نعم فانطلقا حتى أتيا
أبا طالب فقالا له انا نريد أن نخفف
عنك من عيالك حتى ينكشف عن
الناس ما هم فيه فقال لهما أبو طالب
اذا تركتما لي عقيلا فاصنعا ما شئتما
وفي رواية اذا تركتما لي عقيلا وطالبا
فاصنعا ما شئتما فأخذ رسول الله
صلى الله عليه وسلم عليا فضمه اليه
وأخذ العباس جعفرا فضمه اليه فلم

ابوحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے۔ کہ
علی بن ابی طالب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے
ایک نعمت تھی۔

قریش سخت قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ ابوطالبؑ
بہت بڑے عیالدار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نے عباس سے کہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے چچا تھے اے عباس! تیرے بھائی ابوطالب
کثیر العیال ہیں۔ لوگ جس مصیبت میں گرفتار
ہیں۔ انکا آپ کو بخوبی علم ہے۔

فوراً چلو ابوطالب کا بار ہلکا کر دیں۔ آپکا لڑکا میں
اور ایک تم لے لو اس سے آپ کا بوجھ ہلکا ہو
جائیگا۔ عباس نے کہا ہاں یہ تجویز مناسب ہے۔
دونوں حضرات ابوطالب کے پاس تشریف لائے
آپ سے کہا ہم آپکا بار کم کرنا چاہتے ہیں۔ اس
وقت تک جب تک لوگ قحط کی تکلیف میں مبتلا
ہیں۔ ابوطالبؑ نے فرمایا عقیل کو میرے پاس رہنے
دو باقی جسکو چاہو لے لو۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ عقیلؓ اور طالبؓ کو رہنے
دو۔ باقی جسکو چاہو لے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے علی علیہ السلام کو لے لیا۔ اور
عباس نے جعفرؓ کو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یزل علی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بعثه الله نبیا فتابعه علی و آمن به وصدقه ولم یزل جعفر عند العباس

علی علیہ السلام اس وقت تک ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حتٰی کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو نبی بنایا۔ علیؑ نے آنحضرت کی پیروی کی۔ آپ پر ایمان لائے۔ اور آپکی نبوت کی تصدیق کی۔ جعفر ہمیشہ عباس کے پاس رہے

ذکر انه اوّل من أسلم

علی سب سے پہلے اسلام لائے

قد تقدم في نظير هذا الذكر من فضل اسلام أبي بكر طرف صالح من ذلك وبيان الخلاف فيه وذكر المختلفين عن عمر قال كنت انا و أبو عبيدة و أبو بكر وجماعة من أصحابه اذ ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم منكب علي فقال يا علي أنت أول المؤمنين ايمانا و أول المسلمين اسلاما و أنت مني بمنزلة هارون من موسى خرجه ابن السمان ٭ وعن زيد بن أرقم قال كان أول من أسلم علي بن أبي طالب خرجه أحمد و الترمذي وصححه ٭ عن ابن عباس قال كان علي أول من أسلم بعد خديجة قال ابن عمر هذا حديث صحيح الاسناد لا مطعن في روايته لاحد وهو

ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ میں عمرو، ابوعبیدہ ابوبکر اور آنحضرت کے صحابہ کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علیؑ اوّل المومنین اسے ایمان کے لحاظ سے ہو اور اسلام کے لحاظ سے اوّل المومنین ہو۔ آپکو مجھ سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی۔ زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ سب سے پہلے علی بن ابی طالبؑ اسلام لائے۔ اس روایت کو احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کیا اور اسکو صحیح قرار دیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علیؑ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے ابن عمر نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس میں کسی نے اعتراض نہیں کیا یہ اس حدیث سے ٹکراتی ہے

یعارض ما تقدم عن ابن عباس في أبي بكر والصحيح أن أبا بكر أول من أظهر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الاسلام كما تقدم فكره في بابه وبه قال مجاهد ومن حكينا قوله من العلماء ثمة ومن معاذة العدوية قالت سمعت عليا على المنبر منبر البصرة يقول أنا الصديق الاكبر آمنت قبل أن يؤمن أبو بكر وأسلمت قبل أن يسلم أبو بكر خرجه ابن قتيبة في المعارف وعن أبي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي أنت أول من آمن بي وصدق خرجه الحاكمي وعن سلمان انه قال أول هذه الامة ورودا على نبيها صلى الله عليه وسلم أولها اسلاما علي بن أبي طالب وقد روي مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم ولفظه أول هذه الامة ورودا على الحوض الحديث وفي رواية أولكم ورودا على الحوض أولكم اسلاما علي بن أبي طالب خرجه الملقي وغيره وعن ابن عباس قال السباق ثلاثة سبق يوشع بن نون الى موسى وصاحب يا سين

جو ابن عباس سے راوی ہے۔ کہ پہلے ابو بکر اسلام لائے۔ مجاہد نے بھی یہی خیال کیا ہے۔ ہم نے علماء کے اقوال کو وہاں نقل کر دیا ہے۔ معاذۃ العدویہ بیان کرتی ہے۔ کہ میں نے علی علیہ السلام کو بصرہ کی مسجد میں منبر پر فرماتے ہوئے سنا میں صدیق اکبر ہوں۔ میں ابو بکر کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا ہوں ابو بکر کے اسلام لانے سے پہلے لایا۔ اسکو معارف میں ابن قتیبہ نے بیان کیا ہے۔ ابو ذر سے راوی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے۔ اور میری تصدیق کی۔ اس کو حاکمی نے بیان کیا۔ سلمان سے روایت ہے اس وقت میں سب سے پہلے علی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب سے پہلے اسلام لائے ایک مرفوع حدیث رسول اللہ سے نقول ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ حوض کوثر پر سب سے پہلے علی وارد ہوں گے ایک روایت میں ہے۔ کہ علی تم سے پہلے حوض پر وارد ہوں گے۔ علی بن ابی طالبؑ تم سب سے پہلے اسلام لائے۔ ملقی وغیرہ نے بیان کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے۔ سب سے پہلے سبقت کرنے والے تین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الى عيسى وعلى الى النبي صلى الله
عليه وسلم خرجه ابن الضحاك في
الآحاد والمثاني ۔

ذكر انه اول من صلى :-

عن ابن عباس أنه قال لعلي أربع
خصال ليست لاحد غيره وذكر منها
أنه أول عربي وعجمي صلى مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم خرجه أبو
عمر وخرج الترمذي منه : عن ابن
عباس اول من صلى علي رضي
الله عنه وخرج أبو القاسم في الموافقات
كذلك ؛ وعن أنس قال استنبئ النبي
صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين و
صلى علي يوم ثلاث خرجه الترمذي أبو
عمر وفي بعض طرقه بعث النبي صلى
الله عليه وسلم يوم الاثنين وسلم
على يوم الثلاث جرجه البغوي في معجمه ، وعن الحكم
بن عيينة قال: خديجة أول من صدق ، وعلي أول من
على الى القبلة خرجه الحافظ السلفي ، وعن رافع قال
صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم الاثنين وصلت خديجة آخر
يوم الاثنين وعلي يوم الثلاث من الغد قبل أن يصلي مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد سبع سنين وأشهر خرجه القلعي،

اشخاص ہیں۔ یوشع بن نون نے موسیٰ پر ایمان
لانے میں سبقت کی۔ صاحب یاسین نے عیسیٰ کی طرف اور
علیؑ نے نبی کی طرف اسکو ابن ضحاک نے احاد و مثانی میں بیان کیا؛

علیؑ نے سب سے پہلے نماز پڑھی :

ابن عباس نے
کہا علی کی چار ایسی خصوصیات ہیں جس میں اور
کوئی آپکا شریک نہیں ہے۔ آپ پہلے عربی و عجمی
ہیں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے
ساتھ نماز ادا کی۔ اسکو ابو عمر اور اس سے ترمذی
نے بیان کیا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی
علیہ السلام نے سب سے پہلے رسول اللہ کیساتھ نماز
پڑھی۔ اسکو ابو القاسم نے الموافقات میں بیان
کیا۔ انس سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم نے سوموار
کو اعلان نبوت کیا۔ علی نے منگل کو آپکے ساتھ نماز
ادا کی۔ ترمذی اور ابو عمر نے نقل کیا۔ ابو عمر کے
بعض سلسلہ روایات میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم سوموار کو منصب رسالت پر فائز
ہوئے اور علی منگل کو اسلام لائے۔ بغوی نے اسکو
معجم میں ذکر کیا۔ حکم بن عیینہ نے کہا کہ خدیجہؓ نے
سب سے پہلے تصدیق کی۔ اور علی سب سے پہلے
قبلہ رو ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعنه قال صليت قبل أن تصلي الناس بسبع سنين وفي رواية أسلمت قبل أن يسلم الناس بسبع سنين وفي رواية صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين قبل أن يصلي معه أحد من الناس خرجه أحمد في المناقب وعنه انه كان يقول أنا عبد الله وأخو رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا الصديق الاكبر ولقد صليت قبل الناس بسبع سنين خرجه القلعي و عن علي قال عبدت الله قبل أن يعبده أحد من هذه الامة خمس سنين خرجه ابو عمر. وعن عفيف الكندي قال كنت امرأ تاجراً فقدمت الحج فأتيت العباس بن عبد المطلب لابتاع منه بعض التجارة وكان امرأ تاجراً قال فوالله اني لعنده بمنى اذ خرج رجل من خباء قريب منه فنظر الى السماء فلما رآها قام يصلي ثم خرجت امرأة من ذلك

نماز پڑھی۔ حافظ سلفی نے ذکر کیا۔

رافع سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوموار کو نماز پڑھی۔ اور خدیجہ نے سوموار کے آخری حصہ میں نماز ادا کی۔ علی دوسرے روز منگل کو نماز پڑھی۔ صرف علی ہی سات سال اور کچھ ماہ لوگوں سے پہلے آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ اس کی قلعی نے بیان کیا۔

علی نے فرمایا میں لوگوں سے سات سال پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ میں لوگوں سے سات سال پہلے رسول اللہ پر اسلام لایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں لوگوں سے تین سال پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا۔

ان احادیث کو احمد نے مناقب میں بیان کیا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آپ نے فرمایا میں خدا کا بندہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بھائی ہوں۔ میں صدیق اکبر ہوں میں سات سال لوگوں سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتا رہا ہوں۔ ان احادیث کو قلعی نے بیان کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

النجار فقامت خلفه فصلت ثم خرج
غلام حين راهق الحلم فقام معه
يصلي قال فقلت للعباس يا عباس
ما هذا قال هذا محمد بن عبد اللّٰہ بن
عبد المطلب ابن اخي قال قلت من
هذه المراة قال خديجة بنت خويلد
قال فقلت من هذا الفتى قال هذا
ابن عمه علي بن ابي طالب قال قلت
فما الذي يصنع قال يصلي وهو يزعم
انه نبي ولم يتبعه احد على امره
الا امراته وابن عمه هذا الفتى وهو
يزعم انه سيفتح عليه كنوز كسرى
وقيصر قال فكان عفيف وهو
ابن الاشعث بن قيس يقول واسلم
بعد ذلك فحسن اسلامه لو كان
اللّٰہ رزقني الاسلام يومئذ فاكون
ثانيا مع علي بن ابي طالب۔ وعن
حبة العرني قال سمعت عليا يقول
انا اول رجل صلى مع النبي صلى اللّٰہ
عليه وسلم خرجها الا احمد وعن
حبة ايضا قال رايت عليا ضحك

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ میں نے
تمام اُمت سے پہلے پانچ سال خدا کی عبادت
کی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں
کرتا تھا۔ ابو عمر نے نقل کیا۔ (دوسرے علی کا مقابلہ
کر سکتے ہیں؟)
عفیف کندی سے روایت ہے۔ کہ میں تاجر آدمی
تھا۔ میں حج کے زمانہ میں مکہ میں آیا۔ چونکہ عباس
بن عبد المطلب تاجر آدمی تھا۔ آپکے پاس کچھ
چیزیں خریدنے کیلئے حاضر ہوا۔ خدا کی قسم میں
آپکے پاس منیٰ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک قریب
کے خیمہ سے ایک شخص نکلا۔ آسمان کی طرف نگاہ
کی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اسی خیمہ سے ایک
ایک عورت نمودار ہوئی۔ وہ آپ کے پیچھے نماز
پڑھنے لگی۔ پھر ایک لڑکا باہر آیا۔ جو بلوغت
کے قریب تھا۔ وہ اس شخص کیساتھ کھڑے ہو کر
نماز پڑھنے لگا۔ میں نے عباس سے کہا یہ کون
شخص ہے۔ کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
میرے بھائی کے فرزند ہیں۔ میں نے کہا عورت
کون ہے۔ کہا یہ اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہیں
میں نے کہا یہ نوجوان کون ہے۔ کہا یہ اس شخص
ابن عم علی بن ابی طالب ہیں۔ میں نے کہا یہ لوگ کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

على المنبر لم أره ضحك ضحكا أكثر
منه حتى بدت نواجذه ثم قال ذكرت
قول أبي طالب ظهر علينا أبو طالب
وأنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن نصلي ببطن نخلة قال
ماذا تصنعان يا ابن أخي فدعاه رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى الاسلام
فقال ما بالذي تصنعان أو الذي
تقولان بأس ولكن والله لا تعلوني
استي أبدا وضحك تعجبا من قول
أبيه ثم قال اللهم لا أعرف لك
عبدا من هذه الامة عبدك قبلي
غير نبيك ثلاث مرات لقد صليت
قبل أن يصلي الناس خرجه أحمد
وخرجه في المناقب وزاد لقد
صليت قبل أن يصلي أحد سبعا
حبة العرني ضعيف - قال ابن سحاق
وذكر بعض اهل العلم أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان اذا
حضرت الصلاة خرج الى شعاب
مكة وخرج معه علي بن ابي طالب

کر رہے ہیں۔ کیا نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس شخص
کا خیال ہے کہ میں نبی ہوں۔ اسوقت آپکا پیرو
صرف آپکی عورت اور آپ کے ابن عم یہ نوجوان
کر رہے تھے۔"
اسکو یقین ہے کہ عنقریب آپ کیلئے کسریٰ
اور قیصر کے خزانے نکل جائیں گے۔ عفیف
اشعث بن قیس کا فرزند ہے۔ بعد میں اسلام
لایا۔ جو اچھے اسلام والا تھا۔ کہتا ہے اگر مجھے
خدا اسوقت اسلام لانے کی نعمت سے نوازتا
تو میں علیؑ کیساتھ دوسرا اسلام لانیوالا ہوتا۔
حبۃ العرنی نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام
کو فرماتے سنا میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی
کریم صلعم کیساتھ نماز پڑھی۔ ان دونوں
حدیثوں کو ابو احمد نے نقل کیا۔ نیز حبۃ
العرنی نے ذکر کیا کہ میں نے علیؑ کو منبر پر اتنا
ہنستے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں
تھیں۔ ایسا میں نے آپکو کبھی ہنستے ہوئے
نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا مجھے ابو طالبؑ کی بات
یاد آ گئی۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیساتھ بطن نخلہ میں نماز پڑھ رہے
تھے۔ ابو طالبؑ تشریف لائے۔ فرمایا تم لوگ کیا کر رہے ہو

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مستخفیا من عمه أبی طالب ومن جمیع أعمامه وسائر قومه فیصلیان الصلوات فیها فاذا أمسیا رجعا فمکثا کذلك ماشاء الله أن یمکثا ثم ان أبا طالب عثر علیهما یوماً وهما یصلیان فقال لرسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابن أخی ما هذا أراك تدین به قال أی عم هذا دین الله ودین ملائکته ودین رسله ودین ابینا ابراهیم أوکما قال صلی الله علیه وسلم وبعثنی الله به رسولا الی العباد وانت یا عم أحق من بذلت له النصیحة و دعوته الی الهدی و أحق من أجابنی الیه و اعاننی علیه أوکما قال فقال أبوطالب ای ابن أخی انی والله لا استطیع ان أفارق دین آبائی وما کانوا علیه ولکن والله لا یخلص الیك شئ تکرهه ما بقیت + وذکروا انه قال لعلی ای بنی ما هذا الدین الذی أنت علیه

اے میرے بھائی کے فرزند۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالبؑ کو اسلام کی دعوت دی۔ آپ نے کہا جو کچھ تم کر رہے ہو یا کہتے ہو خطرے والی بات ہے (ہرگز نہیں حضرت طالب مسلمان تھے اور اسلام پر انتقال فرمایا۔ علیؑ اپنے باپ کی بات سے تعجب سے ہنسنے لگے (ابو طالب کامل الایمان انسان تھے) پھر فرمایا اپنے والے میں اس امت میں کوئی ایسا بندہ نہیں دیکھتا جو میرے اور تیرے نبی کے سوا تیری عبادت کرتا ہو۔ تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے سب لوگوں سے پہلے نماز پڑھی! احمد نے اسکو نقل کیا۔ مناقب میں یہ الفاظ مزید تحریر کیے ہیں۔ میں نے تمام لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ حبۃ العرانی ضعیف ہے۔

ابن اسحاقؒ نے بیان کیا ہے کہ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی گھاٹیوں کی طرف تشریف لے جاتے۔ علی بن ابی طالبؑ آپکے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ اپنے چچا ابوطالبؓ اور تمام اعمام اور تمام قوم سے خفیہ جاتے وہاں جا کر نماز پڑھتے۔

ابوطالب نے علیؑ سے کہا بیٹے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال یا ابت آمنت برسول الله صلی الله علیه وسلم وصدقت بما جاء به وصلیت معه لله واتبعته نزعموا انه قال اما انه لم یدعك الا الی خیر فالزمه خرجه ابن اسحاق

عرض کیا بابا جان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں آپ کے ساتھ خدا کی نماز پڑھتا ہوں آپ کا کہا مانتا ہوں حضرت ابو طالب نے فرمایا آنحضرتؐ آپ کو نیکی کی عزت دیں گے، آپؐ کا ساتھ نہ چھوڑو۔

الفصل الخامس فی هجرته

قال ابن اسحاق واقام علی بمكة لجد النبی صلی الله علیه وسلم ثلاث لیال وایامها حتی ادی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم الودائع التی كانت عنده للناس حتی اذا فرغ منها لحق برسول الله صلی الله علیه وسلم فنزل معه علی كلثوم بن هدم ولم یقم بقباء الا لیلة او لیلتین۔

فصل ۵ آپ کی ہجرت کے بارے میں۔

ابن اسحاق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد علیؑ مکہ میں تین دن اور تین راتیں قیام فرما رہے۔ رسول اللہ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں وہ لوگوں کو واپس کیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ کلثوم بن ہدم کے پاس قیام کیا۔ قباء میں ایک رات یا دو راتیں رہے۔

الفصل السادس فی خصائصه

(ذکر اختصاصه بانه اول من اسلم واول من صلی)

تقدم احادیث هذا الذکر فی الفصل قبله

ذکر انه اول من یجثو للخصومة یوم القیامة :- عن علی قال انا

فصل ۶ آپ کے خصوصیات۔

آپ سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لائے اور آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس قسم کی احادیث پہلے ایک فصل میں ذکر ہوئی ہیں۔ **قیامت میں سب سے پہلے آپ اپنا مقدمہ (اللہ کے حضور میں) پیش کریں گے۔** علی علیہ السلام نے فرمایا میں سب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول من یجثو للخصومة بین یدی الرحمن یوم القیامة قال قیس فیهم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزة وعبیدة بن الحارث وشیبة بن ربیعة وعتبة بن ربیعة والولید بن عتبة، وفی روایة ان علیا قال فینا نزلت ھذہ الایة وفی مبارزتنا یوم بدر ھذان خصمان اختصموا فی ربھم خرجہ البخاری۔

پہلے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔ قیس نے کہا ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ”یہ دو مخالف خدا کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا پیش کریں گے یہ لوگ مندرجہ ذیل ہیں۔ جو جنگ بدر میں اپس میں مقابلہ کیا تھا۔ علیؑ۔ حمزہؓ۔ عبیدہ بن حارث۔ ربیعہ اور ولید بن عقبہ، ایک اور روایت میں ہے کہ علیؑ نے فرمایا یہ آیت ھذان خصمان فی ربھم جنگ بدر کے موقعہ پہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ بخاری نے ذکر کیا۔“

ذکر انه اول من یقرع باب الجنة بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

”نبیؐ کے بعد سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے“

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک اول من یقرع باب الجنة فتدخلھا بغیر حساب بعدی خرجہ الامام علی بن موسی الرضی فی مسندہ۔

علیؑ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ! میرے بعد سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس میں بلا حساب داخل ہو گے۔ اسکو امام علی بن موسےٰ رضاؑ نے اپنی مسند میں بیان کیا۔

ذکر اختصاصه بأخیة اللہ تعالی اللہ

”خداوند عالم کا محبوب ہونا“

عن انس بن مالک قال کان عند النبی

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلى الله عليه وسلم طير فقال اللهم
ائتني بأحب خلقك اليك يأكل معي
هذا الطير فجاء علي بن أبي طالب فاء
كل معه خرجه الترمذي وقال غريب
والبغوي في المصابيح في الحسان
وخرجه الحربي وزاد بعد قوله
أهدى الرسول الله صلى الله عليه
وسلم طير وكان مما يعجبه أكله و
زاد بعد قوله فجاء علي بن ابي طالب
فقال استاذن على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلت ماعليه اذن
وكنت أحب أن يكون رجلا من
الانصار وخرجه عمر بن شاهين
ولم يذكر زيادة الحربي وقال بعد
قوله فجاء علي فردوته ثم جاء فردوته
فدخل في الثالثة أو في الرابعة فقال
له النبي صلى الله عليه وسلم ماحبسك
عني ادما ابطاء بك عني يا علي قال
جئت فردني أنس قال ما أنس ما حملك
على ما صنعت قال رجوت أن يكونا
رجلا من الانصار فقال يا أنس

علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھونا ہوا پرندہ
موجود تھا۔ آپ نے فرمایا پانے والے میرے
پاس وہ شخص بھیج جو تمہارے نزدیک
تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو اور میرے ساتھ
یہ پرندہ تناول کرے۔ حضرت علی علیہ
السلام تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ
وہ پرندہ تناول کیا۔ ترمذی نے بیان کیا۔
کہا یہ حدیث غریب ہے۔ بغوی نے مصابیح
میں اس حدیث کو حسان شمار کیا۔ حربی نے
حدیث نقل کرنے کے بعد یہ الفاظ زیادہ
بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں پرندہ بطور ہدیہ
پیش ہوا۔ علی علیہ السلام تشریف
لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت میں جانے کی اجازت طلب
کی۔ میں (انس) نے کہا اجازت نہیں ہے
میں اس بات کو پسند کرتا تھا۔ انصار میں سے
کوئی آدمی ہو۔ عمر بن شاہین نے حدیث
بیان کی۔ لیکن حربی کی زیادتی بیان نہیں کی۔
انس کا قول نقل کیا کہ رسول اللہ صلعم کی
دعا کے بعد علی علیہ السلام تشریف لائے۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أدفي الانصار خير من علي أو أفضل
من علي فخرجه النجار عنه فقال
قدمت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم طيرا فسمى وأكل لقمة وقال
اللهم ائتني بأحب الخلق اليك والي
فأتى علي فضرب الباب فقلت من
انت قال علي قلت ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم على حاجة ثم اكل
لقمة وقال مثل الاولى فضرب علي
فقلت من أنت قال علي قلت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
على حاجة ثم أكل لقمة وقال مثل ذلك
قال فضرب علي ورفع صوته فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
أنس افتح الباب قال فدخل فلما رآه
النبي صلى الله عليه وسلم تبسم ثم قال
الحمد لله الذي جعلك فاني أدعو
في كل لقمة أن يأتيني الله بأحب
الخلق اليه والي فكنت أنت قال
فوالذي بعثك بالحق نبيا اني لاضرب
الباب ثلاث مرات ويردني أنس قال

میں نے آپ کو واپس لوٹا دیا۔ پھر تشریف
پھر لوٹا دیا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آنحضرتؐ
کی خدمت میں تشریف لائے۔ رسول اللہؐ
نے علیؑ سے دریافت کیا کہ کیوں دیر لگائی
عرض کیا۔ میں حاضر ہونے کی نیت سے آتا لیکن
مجھے انسؓ اندر آنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
انس سے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟
عرض کیا میرا مقصد تھا کہ آپ کے پاس
انصار میں سے کوئی آدمی آکر پرندہ تناول
کرے۔ فرمایا انصار میں علیؑ سے اچھا یا
افضل آدمی موجود ہے؟ بخار نے انس سے
روایت کی ہے۔ انس نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھونا
ہوا پرندہ پیش کیا۔ آپ نے ایک لقمہ کھا
کر فرمایا پالنے والے میرے پاس وہ شخص
بھیج جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب
ہو۔ علیؑ نے دق الباب کیا۔ میں نے کہا کون
ہو؟ فرمایا علیؑ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہ
کام میں مصروف ہیں۔ رسول اللہؐ نے پھر لقمہ
تناول فرما کر وہی بات دہرائی۔ علیؑ نے دروازہ
کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہو؟ فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لما
ردوته قال کنت أحب رجلا من
الانصار فتبسم النبی صلی اللّٰه
علیه وسلم وقال ما یلام الرجل علی
قومه - وعن سفینه قال أهدت
امراۃ من الانصار الی رسول
اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم طیرین بین
رغیفین فقدمت الیه الطیرین
فقال صلی اللّٰه علیه وسلم اللهم
ائتنی بأحب خلقك الیك والی
رسولك ثم ذکر معنی حدیث البخاری
وقال فی آخره فأکل مع رسول
اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من الطیر
حتی فنیا ؛

میں علیؑ ہوں۔ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کام میں مصروف ہیں۔ آنحضرتؐ نے جو لقمہ تناول
فرماکر پہلے کی طرح بات کی۔ علیؑ نے پھر دروازہ
کھٹکھٹایا اور اپنی آواز کو بلند کیا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس سے فرمایا
دروازہ کھول دو۔ انس کا بیان ہے کہ علیؑ تشریف
لائے۔ رسول اللہؐ نے آپکو دیکھکر مسکرا کر فرمایا
شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا۔ میں ہر
لقمہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے کہتا تھا اس شخص کو میرے
پاس بھیج جو تمام مخلوق سے تیرے اور میرے
نزدیک زیادہ محبوب ہو۔ خدا نے تمہیں بھیجا۔ علیؑ
نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو برحق
نبی بنا کر بھیجا۔ میں نے تین دفعہ دروازہ
کھٹکھٹایا لیکن انس نے تینوں دفعہ مجھے اندر
آنے سے روکا ہے رسول اللہؐ نے انس سے فرمایا تم نے علیؑ کو کیوں
روکا؟ عرض کیا میں چاہتا تھا کہ یہ سعادت انصار کا کوئی
آدمی حاصل کرے رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا اپنی قوم کی محبت میں
آدمی پر ملامت نہیں کی جاتی۔ سفینہ سے روایت ہے کہ انصار سے
عورت نے رسول اللہؐ کی خدمت میں دو پکے ہوئے پرندے دو روٹیوں کے
درمیان رکھکر بھیجے رسول اللہؐ نے فرمایا پالنے والے میرے پاس شخص کو بھیج

جو تجھے رسول اللہؐ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ پھر راوی نے بخاری
کی حدیث کا مطلب بیان کیا اور آخر میں کہا کہ علیؑ نے رسول اللہؐ کیساتھ
دونوں پرندے کھائے حتیٰ کہ ختم ہو گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاص احبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عائشۃ سئلت ای الناس احب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا ان کان ما علمت صواما قواما اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب وعنہا وقد ذکر عندہا علی فقالت ما رأیت رجلا کان احب الی رسول اللہ صلعم منہ ولا امرأۃ احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امرأتہ اخرجہ المخلص والحافظ الدمشقی۔

وعن معاذیۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار و اقوم علی المرضی وادا وی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ہذا احب الرجال الی واکرمہم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ اخرجہ الخجندی۔

وعن مجمع قال دخلت مع امی علی عائشۃ فسألتہا عن مسیرہا یوم الجمل فقالت کان قدرا من اللہ وسألتہا عن علی فقالت سألت عن

"رسول اللہ کا محبوب ترین آدمی"

عائشہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ کو کون شخص زیادہ پیارا تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ پوچھا گیا۔ مردوں میں سے کون تھا۔ کہنے لگیں فاطمہ کا شوہر تم نہیں جانتے۔ جو بڑا روزے دار اور بہت تہجد گذار تھا۔ اس حدیث کو ترمذی نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے عائشہ کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہنے لگیں مردوں میں علی اور عورتوں میں فاطمہ رسول اللہ کو زیادہ محبوب تھیں۔ اس حدیث کو مخلص اور حافظ دمشقی نے نقل کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أحب الناس الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وزوج أحب
الناس كان اليه وعن معاديه
بن ثعلبة قال جاء رجل الى أبي
ذر وهو في مسجد رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال يا أبا ذر ألا
تخبرني بأحب الناس اليك فاني
أعرف أن أحب الناس اليك أحبهم
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اى ورب الكعبة احبهم الى
احبهم الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم هو ذاك الشيخ وأشار
الى علي خرجه الملاء ؛ وقد تقدم
لابي بكر مثل هذا في المتفق عليه
فيحمل هذا على ان عليا أحب الناس
اليه من اهل بيته وعائشة أحب
اليه مطلقا جمعا بين الحديثين
لو يده ما رواه الدولابي ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة
انكحتك أحب أهل بيتي الي وخرجه
عبد الرزاق ولفظه انكحتك أحب أهلي الي

معاذیہ غفاریہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ
سے خاص انس تھا جب آپ جنگلوں میں
تشریف لے جاتے تو میں آپکے ساتھ ہوتی
مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم
پٹی کیا کرتی۔

میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی
آپ عائشہ کے گھر میں تھے۔ علیؑ آنحضرت کے پاس نہیں
میں نے سنا رسول اللہ عائشہ سے فرماتے تھے میرے نزدیک
سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ عزت والے علیؑ ہیں علیؑ
کی منزلت کو جانو اور آپ کی تعظیم کیا کرو

جمیع نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا
میں نے آپ سے جنگ جمل میں جانے کی وجہ پوچھی۔ فرمانے لگیں
خدا کی تقدیر میں ایسا لکھا تھا۔ میں نے آپ سے علیؑ کے بارے
میں پوچھا فرمانے لگیں "علیؑ رسول اللہ کو سب لوگوں سے زیادہ
محبوب تھے"، معاویہ بن ثعلبہ نے کہا کہ ابوذر مسجد رسولؐ میں
تھے ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا پسندیدہ شخص
کون ہے؟ میں جانتا ہوں جو شخص آپ کا پسندیدہ ہوگا، وہ رسول اللہ
کا بھی پسندیدہ ہوگا۔ ابوذرؓ نے کہا "رب کعبہ کی قسم میرے نزدیک اور
رسول اللہ کے نزدیک فلاں بزرگ پسندیدہ ہیں
آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصه بانه من النبی صلی اللہ علیه وسلم بمنزلة الراس من الجسد

رسول اللہ سے علیؑ کو وہ خصوصیت جو سر کو جسم سے ہوتی ہے

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی منی بمنزلة رأسی من جسدی خرجه الملاء

براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو میرے جسم سے سر کو حاصل ہے۔"

ذکر اختصاصه بانه من النبی صلی اللہ علیه وسلم بمنزلة هارون من موسیٰ

علیؑ کو رسولؐ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی

عن سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعلی أنت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی أخرجاه وأخرجه الترمذی وأبو حاتم ولم یقولا الا انه لا نبی بعدی ۔ وعنه قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علیا فی غزوة تبوك فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان قال اما ترضی أن تکون منی بمنزلة

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابو حاتم نے اس حدیث کو روایت کیا۔

سعدؓ سے روایت ہے جنگ تبوک کے موقع پر رسولؐ اللہ نے علیؑ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بناتے ہیں فرمایا تم اس بات پر راضی نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هارون من موسى الا انه لا نبي
بعدي خرجه أحمد ومسلم وأبو حاتم
وفي رواية غير انه ليس معي نبي
خرجهما ابن الجراح ⁂ وعنه قال
لما نزل رسول الله صلى الله عليه
وسلم الجرف طعن رجال من المنافقين
في امرة علي وقالوا انما خلفه استثقا
لا فخرج علي فحمل سلاحه حتى أتى النبي
صلى الله عليه وسلم بالجرف فقال
يا رسول الله ما تخلفت عنك
في غزاة قط قبل هذه قد زعم
المنافقون انك خلفتني استثقالا
فقال كذبوا ولكن خلفتك بما ورائي
فارجع فاخلفني في أهلي أفلا ترضى
أن تكون مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه ابن
إسحاق وخرج معناه الحافظ الدمشقي
في معجمه ⁂ وعن سفيان وقد قال
له المهدي حدثني بأحسن فضيلة
عندك لعلي قال حدثني سلمة بن كهيل
عن حجبة بن عدي عن علي قال قال

ہو کہ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے
جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ احمد، مسلم اور ابو حاتم
نے اس حدیث کو بیان کیا اور روایت
میں ہے کہ فرمایا میرے ساتھ کوئی نبی نہیں ہو
گا۔ دونوں حدیث کو ابن جراح نے بیان کیا۔
سعد سے روایت ہے جرف میں قیام کیا تو منافقین
نے علیؑ کی نیابت میں چہ میگوئیاں کیں کہ آنحضرتؐ
علیؑ کو بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے گئے۔ علیؑ ہتھیار لگا کر
رسول اللہؐ کی خدمت میں جرف میں گئے عرض کیا یا رسولؐ
اللہ میں اس جنگ کے سوا کسی اور جنگ میں پیچھے نہیں رہا۔
منافق کہتے ہیں کہ آپ مجھے ایک بوجھ سمجھ کر ساتھ نہیں لے
گئے۔ فرمایا جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے تمہیں اپنا قائم مقام
بنایا ہے۔ واپس جاؤ۔ میرے اہل و عیال میں میرے
نائب تم ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو
موسیٰ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔
سفیان سے روایت ہے کہ مجھے مہدی نے کہا ہے علیؑ
کی وہ فضیلت بتائیے جو تمہارے نزدیک سب سے زیادہ
اچھی ہو۔ سفیان نے کہا مجھے سلمہ بن کہیل حجبہ بن
عدی وہ علیؑ سے روایت کرتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي أنت مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه
الحافظ السلفي في النسخة البغدادية
وعن أسماء بنت عميس قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اللهم اني اقول لما قال اخي موسى
اللهم اجعل لي وزيرا من أهلي
أخي عليا اشدد به أزري وأشركه
في أمري كي نسبحك كثيرا ونذكرك
كثيرا انك كنت بنا بصيرا اخرجه
احمد في المناقب والمراد بالامر
غير النبوة بذكر ما تقدم وقد
تعلق بعض الرافضة بهذا الحديث
في انه الخليفة بعده ولا دلالة
فيه * وقد سبق الكلام مستوفيا
في شرح لفظه ومعناه في فصل
خلافة أبي بكر * وعن عمر وقد
سمع رجلا يسب عليا فقال اني
لاظنك من المنافقين سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ
منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے
حاصل تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ
اللہ کو فرماتے ہوئے سنا پالنے والے میں وہی بات
کہونگا جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کہی تھی میرے بھائی
علی کو میرا وزیر بنا۔ مجھے اسکے ذریعہ طاقت دے
میرے کام میں اسکو شریک بنا۔ تاکہ ہم تیری
تسبیح اور ذکر زیادہ سے زیادہ کریں تو ہمارے
حالات سے آگاہ ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس
حدیث سے علیؑ کی خلافت ثابت ہوتی ہے لیکن
یہ بات نہیں ہے۔

عمر سے روایت ہے کہ آپ نے
ایک شخص کو علیؑ کو گالیاں دیتے ہوئے
سنا۔ اس شخص سے کہا تم منافق
معلوم ہوتے ہو۔ میں نے رسول اللہؐ
کو علیؑ سے فرماتے ہوئے سنا تم کو
مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو
ہارونؑ کو موسیٰ سے حاصل تھی مگر
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔
عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يقول لعلي أنت مني بمنزلة هارون
من موسى الا انه لا نبي بعدي خرجه
ابن السمان وعنه قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي
ثلاث خصال لوددت ان لي واحدة
منهن بينا أنا وابو عبيدة وابو بكر و
جماعة من أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم اذ ضرب النبي صلى الله
عليه وسلم منكب علي فقال يا علي
أنت اول المومنين ايمانا واول
المسلمين اسلاما وانت مني بمنزلة
هارون من موسى خرجه ابن السمان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے
بارے میں تین ایسی باتیں بیان فرمائیں
میں چاہتا تھا ان میں ایک بات مجھے
نصیب ہو جاتی۔ میں خود ابو عبیدہ
ابو بکر اور صحابہ کی ایک جماعت رسول
اللہ کی خدمت میں حاضر تھی۔ آنحضرتؐ
نے علیؑ کے شانے پہ ہاتھ مار کر فرمایا
یا علیؑ تم ایمان کے لحاظ سے پہلے مومن
اسلام لانے میں پہلے شخص ہو۔
تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل
ہے جو ہارونؑ کو موسےٰ سے
حاصل تھا۔

ذكر اختصاصه بأنه من النبي صلى الله عليه وسلم كمنزلة النبي صلى الله عليه وسلم من الله عز وجل

علیؑ کو نبی سے وہ مرتبہ حاصل تھا جو نبیؐ کو خدا سے تھا

قال جاء أبو بكر وعلي يزوران قبر
النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته
بسبعة ايام قال علي لابي بكر تقدم يا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی وفات کے سات دن بعد ابوبکرؓ اور
علیؑ آنحضرتؐ کی قبر کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے علیؑ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خليفة رسول الله فقال ابو بكر ما كنت لاتقدم رجلا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول علي مني بمنزلتي من ربي خرجه ابن السمان في الموافقة۔

ابوبکر سے کہا رسول اللہ کے خلیفہ آگے بڑھو۔ ابوبکر نے کہا میں ایسے شخص سے آگے کیسے جا سکتا ہوں جس کے بارے میں رسول اللہ نے کہا ہو علیؑ کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو میرے رب کو مجھ سے۔

ذكر اختصاصه بأنه أقرب الناس قرابة من النبي صلى الله عليه وسلم

علیؑ رسول اللہ کے سب سے زیادہ قریبی تھے

عن الشعبي ان أبا بكر نظر الى علي بن أبي طالب فقال من سره أن ينظر الى أقرب الناس قرابة من رسول الله صلى الله عليه وسلم وأعظمهم عنه غنا وأحظهم عنده منزلة فلينظر وأشار الى علي بن أبي طالب خرجه ابن السمان۔

شعبی سے مروی ہے کہ ابوبکر نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص رسول اللہ کا زیادہ قریبی اور آپ کے نزدیک زیادہ منزلت والا شخص دیکھنا چاہیے انکو علیؑ کی طرف سے دیکھنا چاہیے۔ آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ خدا کی طرف سے جبرائیل کا آگاہ کرنا کہ علیؑ کو رسول سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھا

ذكر اخبار جبريل عن الله بأن عليا من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى

عن أسماء بنت عميس قالت هبط

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے جبرائیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یا محمد! خداوند عالم سلام کے بعد کہتا ہے کہ علیؑ کو تم سے وہ منزلت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جبریل علیہ السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اَن ربکَ یقرئکَ السلام ویقول لکَ علی منکَ بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدک خرجه الامام علی بن موسی۔

حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کو امام رضا علیہ السلام نے بیان کیا۔

ذکر اختصاصه باَن له من الاجر ومن المغنم مثل ما للنبی صلی اللہ علیه وسلم فی غزوة تبوک ولم یحضرها

جنگ تبوک میں علیؑ کو ثواب اور مال غنیمت رسول اللہ کی مانند ملا۔ آپ جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے

عن اَنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلی یوم غزوة تبوک اَما ترضی اَن یکون لک من الاجر مثل مالی ولک من المغنم مثل مالی خرجه الخلعی۔

انس سے روایت ہے رسول اللہ نے جنگ تبوک کے موقعہ پر علیؑ سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو ثواب اور مال غنیمت میری مانند ملے گا۔

ذکر اختصاصه باَنه مثل النبی صلی اللہ علیه وسلم

علیؑ مثل نبیؐ ہیں

عن المطلب بن عبد اللہ اَبی

عبد المطلب بن عبد اللہ ابو حیطب سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیطب قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم لوفد ثقیف حین
جاؤه لتسلمن أو لا بعثن علیکم
رجلا مني أو قال مثل نفسي فلیضر
بن أعناقکم ولیسبین ذراریکم
ولیأخذن أموالکم قال عمر فو اللہ
ما تمنیت الامارة الا یومئذ فجعلت
أنصب صدري رجاء أن یقول هو
هذا قال فالتفت الی علي فأخذ بیده
وقال هو هذا هو هذا أخرجه عبد
الرزاق في جامعه وأبو عمر وابن
السمان * وعن زید بن نفیع
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم لینتهین بنو ربیعة أو لابعثن
الیهم رجلا کنفسي یمضي فیهم امري
یقتل المقاتلة ویسبي الذریة
قال فقال أبو ذر فما راعني الا برد
کف عمر في حجزتي من خلفي فقال
من تراه یعني قلت ما یعنیك ولکن
یعني خاصف النعل یعني علیا أخرجه
أحمد في المناقب وعن أنس بن مالك

سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے
ثقیف کے وفد سے فرمایا۔ تمہیں اسلام
لانا چاہیئے ورنہ میں تمہارے پاس اپنا
آدمی بھیجوں گا۔ یا فرمایا اپنی مثل آدمی
بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔
تمہاری اولاد کو قید کرے گا تمہارا مال
لے لے گا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سرداری
کرنے کا شوق ہوا۔ میں سینہ تان کر
رسول اللہ کے آگے ہوتا تھا تاکہ آپ
یہ عہدہ مجھے عطا فرمائیں۔ رسول اللہ
نے علی کا ہاتھ پکڑ کر دو دفعہ فرمایا یہ
وہ شخص ہے۔ زید بن نفیع سے مروی
ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا بنو ربیعہ
کو باز آجانا چاہیئے ورنہ میں انکے پاس
اپنے نفس کی مانند آدمی بھیجونگا جو ان میں
میرا حکم نافذ کریگا ان سے جنگ کریگا اور انکی
اولاد کو قید کریگا۔ ابوذر نے کہا۔ عمر نے
پیچھے سے میری گود میں ہاتھ ڈال کر کہا اس سے
کون مراد ہے۔ میں نے کہا آپ وہ شخص نہیں ہیں
بلکہ جوتے کو ٹھیک کرنے والے علی مراد ہیں۔
انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من نبي الا وله نظير في أمته
علي نظيري خرجه الخلعي وقد تقدم
مستوعبا في مناقب الاعداد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
ہر نبی کی امت میں اس کا ایک
نظیر ہوتا ہے۔ میری نظیر علیؑ ہیں۔

ذكر اختصاص علي بأنه قسيم النبي صلى الله عليه وسلم في نور كان عليه قبل خلق الخلق

مخلوق کی پیدائش سے پہلے علیؑ نبیؐ کے نور کا ایک حصہ ہیں

عن سلمان قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول كنت أنا وعلي نورا بين يدي
الله تعالى قبل أن يخلق آدم بأربعة
عشر ألف عام فلما خلق الله آدم
قسم ذلك النور جزأين فجزء أنا و
جزء علي خرجه احمد في المناقب۔

سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا
کہ آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال
پہلے میں اور علیؑ خدا کے سامنے نور
کی شکل میں موجود تھے جب آدم کو پیدا کیا
تو نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ
میں ہوں۔ اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں۔

ذكر اختصاصه بأن كفه مثل كف النبي صلى الله عليه وسلم

علیؑ کا ہاتھ نبیؐ کے ہاتھ کی مانند ہے

عن حبشي بن جنادة قال كنت
جالسا عند أبي بكر فقال من كانت
له عدة عند رسول الله صلى الله

حبشی بن جنادہ نے کہا میں ابوبکر کے پاس
موجود تھا آپ نے کہا جس شخص سے رسول
اللہ نے کوئی وعدہ کیا ہو بیان کرے ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليه وسلم فقام رجل فقال يا
خليفة رسول الله وعدني ثلاث
حثيات من تمر قال فقال ارسلوا الى
علي فقال يا أبا الحسن أن هذا يزعم
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
وعده بثلاث حثيات من تمر فا
حثها له قال فحثاها قال أبو بكر عدوها
فوجدوا في كل حثية ستين تمرة
لا تزيد واحدة على الاخرى فقال
أبو بكر صدق الله ورسوله قال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة
الهجرة ونحن خارجون من الغار
نريد المدينة يا أبا بكر كفي وكف
علي في العدد سواء خرجه ابن السمان
في الموافقة۔

شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا خلیفہ
رسولؐ اللہ آنحضرتؐ نے
کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا کہا اس کو
علیؑ کے پاس لے جاؤ، کہا یا ابوالحسنؑ یہ
شخص کہتا ہے کہ آنحضرتؐ نے اسکو
تین مٹھی کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا۔
آپ تین مٹھی کھجوریں اسکو دے دو۔
آپ نے تین مٹھیاں بھر کر اسکو دے دیں۔
ابوبکر نے کہا اس کو گنو۔ لوگوں نے گنا
ایک مٹھی میں ساٹھ کھجوریں ہوتی تھیں نہ کم
نہ زائد۔ ابوبکر نے کہا خدا کے رسولؐ نے
سچ کہا۔ آنحضرتؐ نے ہجرت کی رات مجھ
سے کہا جب ہم غار سے نکل کر مدینہ جا رہے
تھے میرا اور علیؑ کا ہاتھ گنتی میں برابر
ہے۔

ذكر اختصاصه بصلاة الملائكة على النبي صلى الله عليه وسلم وعليه لكونهما كانا يصليان قبل الناس

علیؑ اور نبی پر فرشتے درود بھیجتے تھے کیونکہ وہ دونوں لوگوں سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے

عن أبي أيوب قال قال رسول

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد صلت الملائکۃ علی وعلی علی لانا کنا نصلی لیس معنا احد یصلی غیرنا خرجہ ابو الحسن الخلعی۔

فرشتے مجھ پر اور علیؑ پر درود بھیجا کرتے تھے کیونکہ ہم خدا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی شخص نماز نہیں پڑھا کرتا تھا۔

ذکر اختصاصہ بانہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ ارواحہما بمشیتہ دون ملک الموت

علیؑ اور نبیؐ کی روح خدا خود اپنی مشیت سے قبض کریگا ملک الموت کا اسمیں دخل نہیں ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور واحدی رجلیہ فی المشرق والاخری فی المغرب وبین یدیہ لوح ینظر فیہ والدنیا کلھا بین عینیہ والخلق بین رکبتیہ ویدہ تبلغ المشرق والمغرب فقلت یا جبرئیل من ھذا قال ھذا عزرائیل تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی فقلت وھل تعرف ابن عمی علی قال وکیف لا اعرفہ وقد وکلنی اللہ بقبض ارواح الخلائق

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میرا ایک فرشتے سے گذر ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اسکا ایک قدم مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اس کے سامنے ایک تختی تھی جس میں دیکھتا تھا تمام کائنات اسکی آنکھوں کے سامنے اور تمام مخلوق اس کے گھٹنوں کے درمیان تھی اسکا ہاتھ مشرق اور مغرب میں پہنچ جاتا تھا میں نے جبرائیلؑ سے کہا یہ کون ہے کہا یہ عزرائیلؑ ہیں آپ جا کر اسکو سلام کریں میں نے جا کر سلام کیا اس نے کہا اے احمدؐ آپ پر سلام ہو۔ آپکے ابن عم علیؑ کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ میرے ابن عم علیؑ کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماخلا روحك وروح ابن عمك علي بن أبي طالب فان الله يتوفاكما بمشيئته خرجه الملاء في سيرته.

ذكر اختصاصه بأن من آذاه

فقد آذى النبي صلى الله عليه وسلم ومن أبغضه فقد أبغضه ومن سبه فقد سبه ومن أحبه فقد أحبه ومن تولاه فقد تولاه ومن عاداه فقد عاداه ومن أطاعه فقد أطاعه ومن عصاه فقد عصاه عن عمر بن شاس الاسلمي وكان من أصحاب الحديبية قال خرجت مع علي الى اليمن فجفاني في سفري حتى وجدت في نفسي عليه فلما قدمت أظهرت شكايته في المسجد حتى بلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه فلما رآني أبد أني عينيه يقول حدد الى النظر حتى اذا جلست قال يا عمر والله لقد آذيتني قلت أعوذ

جانتے ہیں کہا میں علیؑ کو کیونکر نہ جانوں خداوند عالم نے مجھے تمام مخلوق کی روحیں نکالنے کا حکم دیا ہے آپکی اور آپکے ابن عم علی بن ابی طالب کی روح نکالنے کا مجھے حکم نہیں ہے آپ دونوں کو اپنی مشیت سے مارے گا۔

جس نے علی کو تکلیف دی اس نے نبی کو تکلیف دی

جس نے علیؑ کو تکلیف دی اس نے نبیؐ کو تکلیف دی جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے نبیؐ سے بغض رکھا جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے نبیؐ کو گالیاں دیں جس نے علی کو دوست رکھا اس نے نبیؐ کو دوست رکھا جس نے علیؑ سے تولا کیا اس نے نبیؐ سے تولا کیا جس نے علیؑ سے عداوت کی اس نے نبیؐ سے عداوت کی جس نے علیؑ کی طاعت کی اس نے نبی کی طاعت کی جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے نبیؐ کی نافرمانی کی۔ عمر بن شاش اسلمی جو صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہؐ کے ساتھ تھے نے کہا میں علی کیساتھ یمن گیا آپ نے راستے میں میرے ساتھ زیادتی کی میں نے یہ بات دل میں رکھی جب مدینہ میں واپس آیا تو مسجد نبوی میں علیؑ کی شکایت کی صحابہ کے ذریعہ رسول اللہؐ کو یہ بات معلوم ہوئی جب مجھے دیکھا تو آنکھیں کھول کر دیکھا جب میں بیٹھ گیا تو فرمایا تم نے مجھے اذیت دی ہے میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں آپکو اذیت دینے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالله أن آذيك يا رسول الله قال
بلى من آذى عليا فقد آذاني خرجه
أحمد وخرجه أبو حاتم مختصرا ⁂
وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من أحب عليا فقد
احبني ومن أبغض عليا فقد أبغضني
ومن آذى عليا فقد آذاني فقد
آذى الله خرجه أبو عمر ؛ وعن
أم سلمة قالت اشهد أني سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من أحب عليا فقد احبني
ومن احبني فقد أحب الله ومن
أبغض عليا فقد أبغضني ومن أبغضني
فقد أبغض الله عز وجل خرجه المخلص
وخرجه الحاكمي عن عمار بن ياسر
وزادني أوله من تولاه فقد تولاني
ومن تولاني فقد تولى الله ومن أحبه
الحديث ؛ وعن ابن عباس قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى علي بن أبي طالب فقال له أنت
سيد في الدنيا سيد في الآخرة من

فرمایا ہاں تم نے مجھے اذیت دی ہے جس نے
علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی
نیز روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست
رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے
بغض رکھا جس نے علی کو اذیت دی اس نے
مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے
خدا کو اذیت دی۔
ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں خدا کو گواہ
کر کے کہتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے
ہوئے سنا جس نے علیؑ کو دوست رکھا اس نے مجھے
دوست رکھا جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا
کو دوست رکھا جس نے علیؑ سے بغض رکھا اس نے
مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے
خدا سے بغض رکھا۔ عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ
آپ نے اس حدیث کے شروع میں یہ الفاظ
زیادہ کیے ہیں جس نے علی سے تولا اس نے مجھ سے
تولا کیا جس نے مجھ سے تولا کیا اس نے خدا سے
تولا کیا۔ الی آخرہ۔ ابن عباس سے مروی ہے
کہ رسول اللہؐ نے مجھے علیؑ کے پاس بھیجا آپ نے ان
میں فرمایا تم دنیا میں اور آخرت میں سردار ہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أحبك قد احبني وحبيب الله و
عدوك عدوي وعدوي عدو الله
الويل لمن أبغضك فرجه أحمد في
مناقب ؛ وعن ابن عباس انه مر بعد
ما حجب بصره بمجلس من مجالس
قريش وهم يسبون عليا فقال
لقائده ما سمعت هؤلاء يقولون
قال سبوا عليا قال قربني اليهم فرد
قال ايكم الساب الله قالوا سبحان الله
من سب الله فقد اشرك قال ايكم
الساب لرسول الله صلى الله عليه
وسلم قالوا سبحان الله من سب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد كفر
قال فايكم الساب لعلي قالوا اما هذا
فقد كان قال فانا اشهد بالله لسمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سب عليا فقد سبني ومن سبني
فقد سب الله ومن سب الله عزوجل
اكبه الله على منخريه ثم تولى عنهم
فقال لقائده ما سمعتهم يقولون
قال ما قالوا شيئا قال فكيف رأيت وجوههم

جس نے تم کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔
تمہارا دوست خدا کا دوست ہے۔ تمہارا
دشمن میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے
جس نے آپ سے بغض رکھا اسکے لیئے ہلاکت ہے
جب ابن عباس نابینا ہو گئے تو آپ کا قریش
سے گذر ہوا وہ لوگ علیؑ کو گالیاں دے رہے
تھے آپ نے اپنے قائد سے کہا کہ یہ لوگ کیا
کہہ رہے ہیں۔ کہا علیؑ کو گالیاں دے رہے ہیں۔
فرمایا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ آپ کو انکے
پاس لے گیا۔ فرمایا خدا کو کون گالیاں دیتا
تھا۔ انہوں نے کہا پناہ بخدا خدا کو گالیاں
دینے والا مشرک ہے فرمایا رسول اللہ کو کون
گالیاں دیتا تھا کہنے لگے معاذ اللہ رسول اللہ
کو گالیاں دینے والا تو کافر ہے فرمایا علیؑ کو کون
گالیاں دے رہا تھا کہنے لگے ہاں یہ کام ہو رہا تھا فرمایا
میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے علیؑ کو گالیاں دیں
اس نے مجھے گالیاں دیں جس نے مجھے گالیاں دیں
اس نے خدا کو گالیاں دیں ایسے شخص کو خداوند
نتھنوں کے بل دوزخ میں ڈالے گا۔ پھر آپ نے
انکو چھوڑ دیا اور اپنے قائد سے فرمایا یہ لوگ کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حیث قلت ما قلت قال
نظروا الیك بأعین محمرة
نظر التیوس الی شفار الجازر
قال زدنی فداك أبی
خزر الحواجب ناکسوا أذقانهم
نظر الذلیل الی العزیز القاهر
قال زدنی فداك أبی قال عندی
غیرهما قال لکن عندی
أحیاؤهم خزی علی أمواتهم
والمیتون مسبة للغابر
خرجه أبو عبد الله الملا ؂ وعن
أبی عبد الله الجدلی قال دخلت
علی أم سلمة فقالت لی أتسب
رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت معاذ الله قالت سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من سب علیا فقد سبنی خرجه
أحمد ؂ وعن أبی ذر الغفاری قال
قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لعلی من أطاعك فقد
أطاعنی ومن أطاعنی أطاع الله

کہتے تھے۔ اس نے کہا۔ کچھ نہیں کہا۔
فرمایا میرے کہنے کے بعد اُن کے چہروں
کی کیا حالت تھی۔ کہا سہ آپ کو سرخ
آنکھوں سے اس طرح دیکھتے تھے۔
جس طرح مینڈھا قصاب کے چھرے
کو دیکھتا ہے۔ کہا اور فرمائیے۔ کہا گردنیں
نیچے کئے ہوئے ابرو چڑھائے ہوئے
اس طرح دیکھتے تھے جس طرح کمزور
مضبوط ظالم کی طرف دیکھتا ہے۔
کہا اور فرمائیے۔ کہا ان دو اشعار کے
سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ شعر ملاحظہ ہو۔
زندہ مردوں کا غم کرتے ہیں مردہ زندوں
کو گالیاں دیتے ہیں۔

ابو عبداللہ جدی نے کہا میں ام سلمہ
کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا
تم رسول اللہ کو گالیاں دیتے ہو۔ میں نے
عرض کیا۔ خدا کی پناہ۔ فرمایا۔ میں
نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا
جس نے علیؑ کو گالیاں دیں۔ اس
نے مجھے گالیاں دیں۔

ابوذر غفاریؓ نے رسول اللہؐ
سے روایت کی ہے۔ آپ نے علیؑ
سے فرمایا۔ جس نے تمہاری
طاعت کی اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری طاعت کی۔
اس نے خدا کی طاعت کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومن عصاك عصاني خرجه أبوبكر
الاسماعيلي في معجمه وخرجه
الخجندي بزيادة ولفظه من
أطاعني فقد أطاع الله ومن
أطاعك فقد أطاعني ومن
عصاني فقد عصى الله ومن عصاك
فقد عصاني ؛ وعنه قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول يا علي من فارقني فقد فارق
الله ومن فارقك فقد فارقني
خرجه أحمد في المناقب والنقاش ؛
وعن عروة بن الزبير ان رجلا
وقع في علي بن أبي طالب بمحضر
من عمر فقال له عمر أتعرف صاحب
هذا القبر هذا محمد بن عبدالله
بن عبد المطلب وعلي بن أبي طالب
بن عبد المطلب لا تذكر عليا الا
بخير فانك ان تنقصه آذيت
صاحب هذا في قبره صلى الله
عليه وسلم خرجه أحمد في المناقب
وابن السمان في الموافقة ؛

جس نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ خجندی نے زیادہ
بیان کیا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ جس
نے میری طاعت کی۔ اس نے خدا
کی طاعت کی۔ جس نے تمہاری
طاعت کی۔ اس نے میری طاعت
کی۔ جس نے میری نافرمانی کی۔ اس
نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس
نے تمہاری نافرمانی کی۔ اس نے
میری نافرمانی کی۔ ابوذر سے
روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے علیؑ
جو شخص آپ سے جدا ہوا وہ
خدا سے جدا۔ جو تم سے جدا ہوا
وہ مجھ سے جدا ہوا۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے
کہ ایک شخص نے عمر کی موجودگی
میں علیؑ کے حق میں گستاخی کی
آپ نے اس شخص سے
کہا۔ اس قبر والے کو جانتے
ہو۔ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ہیں۔ اور علی بن ابی طالب بن
عبدالمطلب ہیں۔ علیؑ کو اچھائی
سے یاد کیا کرو۔ اگر علی کی شان
میں گستاخی کرو گے تو قبر میں سونے
والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی حبیبک حبیبی وحبیبی حبیب الله وعدوک عدوی وعدوی عدو الله والویل لمن ابغضک بعدی خرجه الحاکمی۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا۔ "تیرا دوست میرا دوست ہے میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ میرے بعد جس شخص نے تم سے بغض رکھا۔ اس کے لئے ہلاکت ہے"

ذکر اختصاصه باخاء النبي صلی الله علیه وسلم

رسول اللہ کا علیؑ کو بھائی بنانا

عن ابن عمر قال آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه فجاء علی تدمع عیناه قال یا رسول الله آخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بیني وبین احد قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انت اخي في الدنیا والآخرة خرجه الترمذی وقال غریب والبغوی في المصابیح في الحسان ۔ وعنه قال آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه حتی بقی علی وکان رجلا شجاعا ماضیا علی امره اذا اراد شیئا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ترضی

ابن عمر سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علیؑ اس حالت میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آنحضرت نے فرمایا! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت نے صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ علیؑ اکیلے رہ گئے۔ علیؑ بہت بہادر تھے۔ جس کام کو کرتے تھے۔ انسے کر کے ہی چھوڑتے تھے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان أكون أخاك قال بلى يا رسول الله
رضيت قال فأنت أخي في الدنيا والآخرة
خرجه المخلص * وعن علي انه كان يقول
أنا عبد الله وأخو رسوله لا يقولها
أحد غيري الا كذاب خرجه أبو عمر
وخرجه الخلعي وزاد وأنا الصديق
الاكبر ولقد صليت قبل الناس
بسبع سنين * وعن علي قال طلبني
النبي صلى الله عليه وسلم فوجدني
في حائط نائما فضربني برجله وقال
قم فوالله لأرضينك أنت أخي وأبو
ولدي تقاتل على سنتي من مات على
عهدي فهو في كنز الجنة ومن مات
على عهدك فقد قضى نحبه ومن
مات يحبك موتك ختم الله له بالا
من والايمان ما طلعت شمس أو
غربت خرجه أحمد في المناقب * وعن
علي قال جمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم أو دعا بني عبد المطلب فيهم
رهط كلهم يأكل الجذعة ويشرب
الفرق قال فصنع لهم مدا من طعام

آنحضرتؐ نے آپ سے فرمایا۔
تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ
تم تمہارا بھائی ہو جاؤں۔ عرض کیا
یا رسول اللہؐ راضی ہوں۔ فرمایا۔ تم
دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو
علیؑ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔
میں خدا کا بندہ ہوں۔ اس کے رسول
کا بھائی۔ میرے سوا اس بات کا
دعوی کرنے والا کذاب ہے۔ خلعی نے
حدیث کے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے
ہیں "میں صدیق اکبر ہوں۔ سب
لوگوں سے سات سال پہلے میں
نے نماز پڑھی ہے۔ علیؑ سے مروی
ہے۔ رسول اللہ نے مجھے تلاش کیا
مجھے ایک باغ میں سوتے ہوئے پایا۔
اپنے پاؤں سے جگایا۔ فرمایا۔ اٹھو۔ تم
میرے بھائی ہو۔ میرے فرزندوں کے
باپ ہو۔ تم میری سنت پر جہاد کرو گے
جو شخص میرے عہد پر مر گیا وہ جنت
میں جائیگا۔ جو شخص تمہارے عہد مر گیا۔ اس نے
اپنا عہد پورا کیا۔ تیری موت کے بعد جس نے
تم کو دوست رکھ کر انتقال کیا۔ اس کا اللہ
تعالی خاتمہ امن اور ایمان کے ساتھ کریگا
علیؑ سے روایت ہے۔ رسول اللہ نے
اولاد عبد المطلب کو جمع کیا یا بلایا ایک
گروہ تھا۔ جو پورا اونٹ کھا جاتا تھا۔ اور پانی
کی مشک پی جاتا تھا۔ آنحضرت نے ایک مد کا کھانا تیار کیا انہوں نے کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فأكلوا حتى شبعوا قال وبقي الطعام
كما هو كأنه لم يمس ثم دعا بغمر فشربوا
حتى رووا وبقي الشراب كأنه لم يمس
أو لم يشربوا فقال يا بني عبد المطلب
اني بعثت اليكم خاصة والى الناس
عامة وقد رأيتم من هذا الآية
ما رأيتم فأيكم يبايعني على ان يكون
أخي وصاحبي فلم يقم اليه أحد قال
فقمت وكنت اصغر القوم قال
اجلس ثم قال ذلك ثلاث مرات
كل ذلك أقوم اليه فيقول اجلس
حتى كان في الثالثة فضرب بيده
على يدي خرجه أحمد في المناقب؛
وفي طريق آخر قال لما نزل قوله
وأنذر عشيرتك الأقربين دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
رجالا من أهله ان كان الرجل
منهم لآكلا جذعة وان كان
لشاربا فرقا فقدم اليهم رجلا
فأكلوا حتى شبعوا فقال لهم من
يضمن عني ديني ومواعيدي ويكون

کھانا دلیسے کا دلیسا باقی رہا۔ پھر پانی طلب فرمایا۔ جسکو پی کر سب سیراب ہو پانی دلیسے کا دلیسا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی نے اس کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ پیا تک نہیں۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے اولاد عبدالمطلب میں خاص طور پر تمہاری طرف اور عام طور اور لوگوں کے پاس نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ حضرات نے یہ معجزہ دیکھ لیا ہے کہ کھانا اور پانی استعمال کرنے کے بعد ویسے کا ویسا موجود ہے۔) آپ میں سے کون شخص اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ وہ بھائی اور ساتھی ہو۔ کوئی شخص اس بات پر تیار نہ ہوا۔ صرف میں اس بات کے تیار ہوا حالانکہ میں سب سے عمر میں چھوٹا تھا۔ آنحضرت نے مجھے فرمایا۔ تم بیٹھ جاؤ۔ رسول اللہ نے تین مرتبہ یہ اعلان فرمایا۔ میں ہر مرتبہ ساتھ دینے کے لئے تیار ہوتا تھا۔ مگر آنحضرت مجھے بٹھا دیتے تھے۔ تیسری مرتبہ آنحضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا (مجھ سے بیعت لی)

ایک اور سلسلہ روایت میں لکھا ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا نازل ہوئی رسول اللہ نے اپنے رشتہ داروں کو بلایا۔ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے کھانا کھا کر سیر ہوئے تو انہوں نے فرمایا اس بات کا کون ضامن ہوتا ہے کہ وہ میرا قرض ادا کریگا اور میرے وعدے پورے کریگا۔ وہ شخص میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

معي في الجنة ويكون خليفتي في أهلي فعرض ذلك على أهل بيته فقال أنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقضي ديني وتنجز مواعيدي خرجه أحمد في المناقب ٭ وعن ابن عباس وقد سُئل عن علي قال كان أشد ما برسول الله صلى الله عليه وسلم لزوما وأولنا به لحوقا خرجه ابن الضحاك ٭ وعن عمر بن عبد الله عن أبيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم آخى بين الناس وترك عليا حتى بقي آخرهم لا يرى له أخا فقال يا رسول الله آخيت بين الناس وتركتني قال ولم تراني تركتك إنما تركتك لنفسي أنت أخي وأنا أخوك فإن ذاكرك فقل أنا عبد الله وأخو رسوله لا يدعيها بعدي إلا كذاب خرجه أحمد في المناقب ٭ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على باب الجنة مكتوب لا إله إلا الله محمد رسول الله

میرے رشتہ داروں میں میرا خلیفہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے اپنے رشتہ داروں پر یہ چیز پیش کی صرف علیؑ نے عرض کیا میں یہ کام سرانجام دوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ تم میرے قرض لوٹا کے اور میرے وعدے پورے کروگے۔

ابن عباس سے مروی ہے آپ سے علی کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے کہا "اکثر رسول اللہ کے ساتھ رہا کرتے اور سب سے پہلے رسول اللہ کا ساتھ دیا۔

عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے لوگوں میں بھائی چارہ قائم کیا اور علیؑ کو کسی کا بھائی نہ بنایا علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے لوگوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا مگر مجھے چھوڑ دیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے تجھے اپنی ذات کیلئے بچا رکھا ہے تم میرے بھائی ہو اور میں تیرا بھائی ہوں۔ تم کہو میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میرے بعد اس بات کا دعوی صرف جھوٹا شخص ہی کرے گا جابر سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی أخو رسول الله ۞ وفي رواية مکتوب علی باب الجنة محمد رسول الله علی أخو رسول الله قبل أن يخلق السموات بألفی سنة خرجهما أبو أحمد في المناقب ۞ وخرج الاول الغسانی في معجمه وقد تقدمت احاديث المؤاخاة بين الصحابة مستوعبا في باب العشرة

علیؑ رسولؐ اللہ کے بھائی ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے محمدؐ رسول اللہ ہیں۔ اور علیؑ رسول اللہ کے بھائی ہیں۔ آسمانوں کو پیدا کرنے کے دو ہزار سال پہلے۔

ذکر اختصاصه بأن الله جعل ذرية نبيه في صلبه

خدا نے رسول کی اولاد علیؑ کی صلب میں قرار دی

تقدم في الذکر قبله قوله صلی الله علیه وسلم أنت أخي وأبو ولدی ۞ وعن عبد الله بن عباس قال کنت أنا والعباس جالسين عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ دخل علی بن أبی طالب فسلم فرد علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم السلام وقام اليه وعانقه وقبل بين عينيه وأجلسه عن يمينه فقال العباس

رسولؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ تم میرے بھائی ہو اور میرے فرزندوں کے باپ ہو۔ یہ حدیث پہلے ذکر ہو چکی ہے۔ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ میں اور عباس رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ علیؑ تشریف لائے آنحضرت کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اٹھ کر آپ کو گلے لگایا۔ آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ دائیں طرف بٹھایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا رسول الله أتحب هذا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا عم والله لله أشد حبا له مني
ان الله جعل ذرية كل نبي في
صلبه وجعل ذريتي في صلب هذا
خرجه أبو الخير الحاكمي

ذكر اختصاصه بأنه مولى من النبي صلى الله عليه وسلم مولاه

عن رباح بن الحارث قال
جاء رهط الى علي بالرحبة فقالوا
السلام عليك يا مولانا قال و
كيف أكون مولاكم وأنتم عرب
قالوا سمعنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول يوم غدير خم من
كنت مولاه فعلي مولاه قال
رباح فلما مضوا تبعتهم فسألت
من هؤلاء قالوا نفر من الانصار
فيهم أبو أيوب الانصاري خرجه
أحمد وعنه قال بينا علي جالس
اذ جاء رجل فدخل عليه أثر السفر

عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ
اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔
آپ نے اپنے چچا سے فرمایا۔ خدا مجھ
سے زیادہ آپ سے محبت
کرتا ہے۔ خدا نے ہر نبی کی اولاد
اس کی صلب میں قرار دی ہے
اور میری اولاد اس شخص (علیؑ)
کی صلب میں قرار دی ہے۔

جس کا نبیؐ مولا علیؑ اس کا مولا

رباح بن حارث سے مروی
ہے کہ مسجد کوفہ کے صحن میں ایک
گروہ حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا
عرض کیا مولا آپ پر سلام ہو۔ فرمایا
تم عرب ہو میں تمہارا مولا کیسے ہو
گیا ہوں عرض کیا ہم نے غدیر خم
کے روز رسول اللہؐ سے سنا تھا۔
جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا
ہیں۔ رباح نے کہا جب یہ لوگ
چلے گئے تو میں ان کے پیچھے چلا گیا۔
میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون
لوگ ہیں تو انہوں نے کہا۔ یہ
انصار ہیں ان میں ابو ایوب
انصاری بھی ہیں۔ رباح سے مروی
ہے کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا
ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا جس پر سفر کے آثار
نمایاں تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال السلام علیک یا مولای قال من ھذا قال ابوایوب الانصاری فقال علی افرجوا لہ ففرجوا فقال ابوایوب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ خرجہ البغوی فی معجمہ

عرض کیا میرے مولا آپ پر سلام ہو۔ پوچھا کون ہے کہا ابوایوب انصاری ہیں۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ کو جگہ دے دو۔ انہوں نے جگہ دے دی ابوایوب انصاری نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

وعن البراء بن عازب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم فنودی فینا الصلاۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت شجرۃ فصلی الظھر واخذ بید علی و قال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فاخذ بید علی وقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال فلقیہ عمر بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولی کل مؤمن ومؤمنۃ ۔ وعن زید بن ارقم مثلہ خرجہ احمد فی

براء بن عازب کا بیان ہے۔ میں رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں تھا غدیر خم کے مقام پر قیام کیا۔ نماز جامعہ کا اعلان ہوا۔ درخت کے نیچے رسول اللہؐ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ علیؑ کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تم نے جانتے کہ میں مومنین کی جان کا مالک ہوں عرض کیا ایسا ہی ہے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں اے معبود! تو اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے جو علی کو دوست رکھے۔ اور اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ اس کے بعد علیؑ سے عمر نے عرض کیا۔ ابوطالب کے فرزند آپ کو مبارک ہو۔ آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہو گئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسنده وخرج الاول ابن السمان و
خرج أحمد في كتاب المناقب معناه
عن عمر وزاد بعد قوله وعاد من
عاداه وانصر من نصره وأحب من
أحبه قال شعبة أو قال أبغض من
أبغضه وخرج ابن السمان عن
عمر منه من كنت مولاه فعلی
مولاه وخرجه المخلص الذهبي
عن حبشي بن جنادة وقال بعد وانصر
من نصره وأعن من أعانه ولم يذكر
ما بعده ÷ وعن أبي الطفيل قال قال
علی أنشد الله كل امرئ سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم
غدير خم لما قام فقام ناس فشهدوا
انهم سمعوه يقول ألستم تعلمون
أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم
قالوا بلى يا رسول الله قال من كنت
مولاه فان هذا مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه فخرجت وفي
نفسي من ذلك شئ فلقيت زيد بن
أرقم فذكرت ذلك له قال قد سمعنا

زید بن ارقم نے اس طرح بیان
کیا۔ عمر کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ
ہیں "تو اس کو دشمن رکھ جو علیؑ کو
دشمن رکھے اسکی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے
اس کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے
شعبہ نے کہا یا یہ کہا اس سے بغض رکھ
جو علیؑ سے بغض رکھے"۔
ابن سمان نے عمر سے روایت کی
ہے جس کا میں مولا ہوں اس کے
علیؑ مولا ہیں۔ حبشی بن جنادہ سے
مروی ہے کہ آپ نے اس کے بعد فرمایا
اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے۔
اس کی اعانت کر جو علیؑ کی اعانت
کرے۔ اس کے بعد کچھ بیان نہیں کیا
ابو طفیل نے کہا کہ علیؑ نے فرمایا۔ میں ہر
آدمی کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں
جس نے غدیر خم کے مقام پر رسول اللہؐ
کا اعلان سنا ہو وہ اس بات سے آگاہ
کرے۔ گواہوں نے گواہی دی کہ ہم نے
رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ کیا تم
نہیں جانتے کہ میں مومنین کی جان کا مالک ہوں۔
انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے یا رسول اللہ فرمایا
جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی مولا ہیں۔
اے معبود! تو اسے دوست رکھ جو اسے
دوست رکھے۔ تو اسے دشمن رکھ جو اسے
دشمن رکھے میرے دل میں یہ سن کر اطمینان نہ ہوا تھی
میں زید بن ارقم سے ملا اس سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ذلك له قال أبو نعيم قلت
لفطر يعني الذي روى عنه الحديث كم
بين القول وبين موته قال مائة يوم
خرجه أبو حاتم وقال يريد موت
علي بن أبي طالب وخرج الترمذي عنه
من ذلك من كنت مولاه فعلي مولاه
وقال حسن غريب وخرجه أحمد عن
سعيد بن موهب ولفظه قال نشد
علي فقام خمسة أو ستة من أصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم فشهدوا أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من كنت مولاه فعلي مولاه * وعن
زيد بن أرقم قال استنشد علي الناس
فقال أنشد الله رجلا سمع النبي
صلى الله عليه وسلم يقول من كنت
مولاه فعلي مولاه اللهم وال من
والاه وعاد من عاداه فقام ستة
عشر رجلا فشهدوا * وعن زياد
بن أبي زياد قال سمعت علي بن أبي
طالب ينشد الناس فقال أنشد الله

حدیث سنی ہے۔ ابونعیم کا بیان
ہے کہ میں نے راوی حدیث فطر
سے پوچھا کہ اس حدیث کے بیان کرنے
اور حضرت علی کی مدت کے درمیان
کتنا فاصلہ ہے۔ کہا سو دن کا وقفہ
ہے۔ ابوحاتم نے کہا مدت سے علیؑ
کی موت مراد ہے۔ ترمذی نے
من کنت مولاہ کی حدیث کو
حسن غریب کہا ہے۔ سعید بن وھب
نے کہا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے
لوگوں سے قسم دے کر پوچھا۔ پانچ
یا چھ صحابی اٹھ کر کھڑے ہو گئے
اور انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے
من کنت مولاہ والی حدیث رسول اللہ صؐ
سے سنی تھی۔ زید بن ارقم سے مروی
ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں
کو قسم دے کر پوچھا۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کس کس
نے یہ حدیث سنی تھی جس کا میں مولا ہوں
اس کے علیؑ مولا ہیں۔ اے اللہ تو اس
کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے۔
اور تو اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی
کرے سولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر
اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے یہ
حدیث سنی تھی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رجلا مسلما سمع رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول یوم غدیر خم ما
قال فقام اثنی عشر رجلا بدریا فشهدوا
وعن بریدة قال غزوت مع علی
الیمن فرأیت منه جفوة فلما قدمت
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ذکرت علیا فتنقصته فرأیت وجه
رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر
وقال یا بریدة ألست أولی بالمؤمنین
من أنفسهم قلت بلی یا رسول الله
قال من کنت مولاه فعلی مولاه خرجه
أحمد ؛ وعن عمر أنه قال علی مولی
من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
مولاه ؛ وعن سالم قیل لعمر انك
تصنع بعلی شیأ ما تصنعه بأحد من
أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال انه مولای ؛ وعن عمر وقد جاءه
اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض
بینهما یا ابا الحسن فقضی علی بینهما
فقال احدهما هذا یقضی بیننا فوثب
الیه عمر واخذ بتلبیبه وقال ویحك

زیاد بن ابی زیاد سے مروی ہے کہ
حضرت علیؑ نے لوگوں سے قسم دے
کر پوچھا۔ فرمایا میں مسلمان آدمی سے
قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ غدیر خم کے
مقام پہ کس کس نے رسول
کو (من کنت) فرماتے ہوئے سنا تھا۔
بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر کہا ہم نے
رسول اللہؐ سے یہ حدیث سنی تھی۔ بریدہ
سے روایت ہے میں نے علیؑ کے ساتھ مل
کر یمن کی جنگ لڑی تھی۔ آپ نے میرے ساتھ
زیادتی کی۔ جب میں جنگ سے واپس ہوا تو رسول اللہؐ
سے آپکی شکایت کی شکایت کے بعد رسول اللہؐ
کے چہرے کا رنگ بدل گیا فرمایا اے بریدہ
کیا میں تم لوگوں کی جان کا مالک نہیں ہوں
میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ مالک ہیں۔
فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا
ہیں عمر نے کہا۔ جس کے رسول اللہ مولا ہیں
اس کے علیؑ مولا ہیں حضرت عمر سے کسی شخص نے پوچھا
کہ آپ جسقدر علیؑ کی عزت کرتے ہیں اسقدر کسی
اور صحابی کی نہیں کرتے کہا اس لئے کہ آپ میرے
مولا ہیں حضرت عمر کے پاس دو دیہاتی جھگڑا
لے کر آئے آپ نے علیؑ سے کہا دونوں کا فیصلہ
کیجئے آپ نے فیصلہ کیا۔ ایک کہنے لگا یہی
فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر نے لپک کر
اس شخص کا گریبان پکڑ لیا۔ کہا تمہارے
لئے ہلاکت ہو جائے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اتدري من هذا هذا مولاي ومولى كل مؤمن ومن لم يكن مولاه فليس بمومن ۔ وعن وقد نازعه رجل في مسئلة فقال بيني وبينك هذا الجالس واشار الى علي بن ابي طالب فقال الرجل هذا الابطن فنهض عمر عن مجلسه واخذ بتلبيبه حتى شاله من الارض ثم قال اتدري من صغرت مولاي ومولى كل مسلم خرجه ابن السمان

شرح :- غدير خم موضع بين مكة والمدينة بالجحفة وبيان معنى الحديث بيان متعلق من ذهب الى امامة علي رضي الله عنه والجواب عنه وحمل الحديث على المعنى المناسب لما تقدم في امامة أبي بكر قد تقدم في فصل خلافة أبي بكر

۔ یہ کون شخص ہے۔ یہ میرے اور ہر مومن کے مالک ہیں۔ جو شخص آپ کو اپنا مالک تصور نہ کرے وہ مومن نہیں ہے۔ ایک شخص نے کسی مسئلہ میں حضرت عمر سے جھگڑا کیا۔ آپ نے کہا میرے اور میرے درمیان یہ بیٹھنے والا شخص فیصلہ کرے گا۔ آپ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص نے کہا یہ بڑے پیٹ والا فیصلہ کرے گا۔ حضرت نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اس کا گریبان پکڑ کر اُچھال کر زمین پر گرا دیا اور کہا یہ میرے اور ہر مومن کے آقا ہیں۔ توضیح غدیر مکہ اور مدینہ کے درمیان جحفہ میں ایک جگہ ہے۔

ذكر اختصاصه بانه من النبي صلى الله عليه وسلم وانه ولي كل مومن بعده

رسول اللہ کے بعد آپ ہر مومن کے آقا ہیں۔

قد تقدم طرف من أحاديثه

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من النبي صلى الله عليه وسلم: وعن عمران ابن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية واستعمل عليها عليا قال فمضى على السرية فأصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد أربعة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرناه بما صنع علي فقال عمران وكان المسلمون اذا قدموا من سفر بدؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم وسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام أحد الاربعة فقال يا رسول ألم تر ان عليا صنع كذا وكذا فاعرض عنه ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام الثالث فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فأقبل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم الغضب يعرف في وجهه فقال

عمران بن حصین سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے ایک لشکر علیؑ کی سرکردگی میں روانہ فرمایا۔ اس جنگ میں ایک لونڈی دستیاب ہوئی۔ جس کو حضرت علیؑ نے لے لیا۔ مگر رسول اللہؐ کے چار صحابہ نے اس پر اعتراض کیا۔ آپس میں طے کیا کہ جب رسول اللہؐ سے ملیں گے تو علیؑ کی شکایت کریں گے۔ عمران نے کہا جب مسلمان جنگ سے واپس آتے تو پہلے آنحضرتؐ کو سلام کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے جب لشکر واپس آیا تو آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چار میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہؐ علیؑ نے فلاں فلاں زیادتی کی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس سے رُخ موڑ لیا۔ دوسرے نے شکایت کی۔ اس سے بھی سلوک کیا۔ تیسرے کی شکایت پر بھی برتاؤ کیا۔ چوتھے آدمی نے اپنے تینوں ساتھیوں کی بات کی تائید کی۔ رسول اللہؐ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے رُخ انور سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ما تريدون من علي ثلاثا ان عليا
مني وأنا منه وهو ولي كل مومن بعدي
خرجه الترمذي وقال حسن غريب
وابوحاتم وخرجه احمد وقال فيه فأ
قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم
على الرابع وقد تغير وجهه فقال
دعوا عليا دعوا عليا علي مني وأنا منه
وهو ولي كل مومن بعدي ؛ وعن بريدة
قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم سرية وامر عليها رجلا وانا
فيها فاصبنا سبيا فكتب الرجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابعث لنا من يخمسه فقال فبعث
عليا وفي السبي وصيفة هي من أفضل
السبي قال فخمس وقسم قال فخرج
ورأسه يقطر قلنا يا أبا الحسن ما هذا
قال ألم تروا الى الوصيفة التي كانت
في السبي فاني قسمت وخمست فصارت
في الخمس ثم صارت في أهل بيت
النبي صلى الله عليه وسلم ثم صارت
في آل علي ووقع بها فكتب الرجل

ناراضگی کے آثار نمایاں تھے۔
تین دفعہ فرمایا علیؑ سے کیا چاہتے
ہو۔ علیؑ مجھ سے ہے میں
علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میرے بعد
ہر مومن کے آقا ہیں۔ ترمذی
نے بیان کیا کہا یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ امام احمد حنبل نے یوں بیان
کیا ہے کہ رسول اللہ چوتھے شخص
کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ
کے چہرے مبارک کا رنگ بدلا
ہوا تھا۔ فرمایا علیؑ کو چھوڑ دو۔
علیؑ کو چھوڑ دو (دو دفعہ فرمایا)
علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے
ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کے
سردار ہیں۔ بریدہ سے مروی
ہے رسول اللہ نے ایک شخص
کی سرکردگی میں لشکر روانہ کیا میں
اس لشکر میں شامل تھا۔ قیدی ہاتھ آئے
ہمارے قائد نے رسول اللہؐ کی خدمت میں لکھا
کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجو جو اس مال سے
خمس نکالے آنحضرت نے علیؑ کو بھیجا قیدیوں
میں ایک خوبصورت لونڈی تھی علیؑ نے خمس
نکال کر مال تقسیم کیا باہر تشریف لائے آپ
کے سر سے پانی گرتے تھے ہم لوگوں نے کہا
یا ابوالحسن یہ کیا ہوا فرمایا قیدیوں میں لونڈی
نہیں دیکھتے میں نے مال تقسیم کیا۔ لونڈی خمس
میں آگئی پھر

آل علیؑ کے حصہ میں آگئی۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خط لکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت البعثۃ مصدقا قال فجعلت اقرأ الکتاب واقول صدق قال فامسک یدی والکتاب وقال تبغض علیا قلت نعم قال فلا تبغضہ وان کنت تحبہ فازدد لہ حبا فوالذی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفۃ قال فما کان من الناس احد بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من علی ۔ وفی روایۃ فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودفعت الکتب فقرئ علیہ فرأیت الغضب فی وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ھذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما امرت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی خرجھا احمد ۔ وعنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا علی خالد لیقبض الخمس فکنت

میں یہ خط لے کر آنحضرت ؐ کی خدمت میں آیا۔ عرض کیا مجھے بطور مصدق کے روانہ کیا ہے۔ میں خط پڑھتا جاتا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کی تصدیق کرتا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور خط لے آیا۔ فرمایا۔ تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا علیؑ سے بغض رکھتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا اس سے بغض نہ رکھا کرو۔ اگر آپ سے محبت کرتے ہو۔ تو اس میں اضافہ کرو۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اولاد علیؑ کا خمس میں حصہ لونڈی سے بڑھ کر ہے۔ رسول اللہؐ کے فرمان کے بعد علیؑ سب سے زیادہ میرے محبوب تھے۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ میں بُریدہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا خط آپ کے حوالے کیا خط آپ کے سامنے پڑھا گیا۔ میں نے آنحضرتؐ کے رُخ انور میں ناراضگی کے آثار دیکھے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں پناہ مانگتا ہوں۔ آپ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا۔ میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کے درپے نہ ہو وہ مجھ سے ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ بریدہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے خمس لینے کے لئے علیؑ کو خالد کے پاس بھیجا میں علیؑ سے بغض رکھتا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أبغض عليا فاصطفى منه سبية فأصبح
وقد اغتسل فقلت لخالد أما ترى الى
هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله
عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال
يا بريدة أتبغض عليا قلت نعم قال
لا تبغضه فان له في الخمس أكثر من
ذلك أخرجه البخاري * وعنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم من كنت
وليه فعلي وليه أخرجه أبو حاتم *
وعن علي قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين
والآخرين يوم القيامة ونصب الصراط
على جسر جهنم ما جازها حتى كانت
معه براءة بولاية علي بن أبي طالب
أخرجه الحاكمي في الاربعين والمراد
بالولاية والله أعلم الموالاة والنصرة
والمحبة * وعن ابن مسعود قال
أنا رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخذ بيد علي وقال هذا
ولي وأنا وليه واليت من والاه
وعاديت من عاداه أخرجه الحاكمي

علیؑ نے خمس سے ایک لونڈی چن
لی۔ صبح کو علیؑ نے غسل کیا۔ میں نے
خالد سے کہا۔ اس شخص کو دیکھو اس
نے کیا کیا ہے؟ جب ہم رسول اللہؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو
اس بات سے آگاہ کیا۔ مجھ سے فرمایا
تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے
عرض کیا ہاں۔ فرمایا علیؑ سے بغض
نہ رکھو۔ علیؑ کا خمس میں اس سے
بھی زیادہ حق ہے۔ بریدہ آنحضرت
سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا جس کا میں ولی ہوں اسکے
علیؑ ولی ہیں۔ علیؑ سے روایت ہے
کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت
کا روز ہوگا۔ تو خداوند اولین اور
آخرین کو جمع کریں گے۔ اور جہنم کو
پل صراط کو نصب کریگا جب تک کہ علیؑ
کی ولایت کا ٹکٹ نہیں ہوگا۔ کوئی
شخص اس کو عبور نہیں کر سکے گا۔ ولایت
سے مراد موالات، نصرت اور محبت
ہے۔ واللہ اعلم۔ ابن مسعود سے مروی
ہے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ
کر فرمایا۔ یہ میرا ولی ہے اور میں اس کا ولی
ہوں میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔
جو اس کو دوست رکھتا ہے۔ میں اس سے
دشمنی کرتا ہوں جو اس سے دشمنی کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر حق علي على المسلمين

عن عمار بن ياسر وأبي أيوب قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق علي على المسلمين حق الوالد على الولد خرجه الحاكمي۔

وعن أبي مقدم صالح قال لما حضرت عبد الله بن عباس الوفاة قال اللهم إني أتقرب إليك بولاية علي بن أبي طالب خرجه أحمد في المناقب۔ الكلام على هذا الحديث وبيان متعلق الرافضة منه والجواب عنه والجمع بينه وبين ما تقدم في خلافة أبي بكر تقدم في فصل خلافة أبي بكر۔

ذكر اختصاصه بأن جبريل منه

عن أبي رافع قال لما قتل علي أصحاب الألوية يوم أحد قال جبريل يا رسول الله أن هذه لهي المواساة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إنه مني وأنا منه فقال جبريل وأنا

مسلمانوں پر علیؑ کا حق

عمار یاسرؓ اور ابو ایوبؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کا مسلمانوں پر اسقدر حق ہے جس قدر والد کا بیٹے پر۔ ابو مقدم صالح بیان کرتے ہیں۔ کہ جب عبداللہ بن عباس کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو کہا اے پالنے والے میں علیؑ بن ابی طالب کی ولایت کا واسطہ دے کر تیرا قرب چاہتا ہوں۔

جبرائیلؑ علیؑ سے ہیں

ابو رافع سے روایت ہے کہ احد کی لڑائی میں جب علیؑ اصحاب الویہ کو قتل کیا جبرائیل نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کو مواسات کہتے ہیں۔ فرمایا کیوں نہ ہو۔ فرمایا علیؑ مجھ سے ہے۔ اور میں اس سے ہوں۔ جبرائیل نے کہا۔ یا رسول اللہ میں تم دونوں سے ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

منكما يا رسول الله خرجه أحمد في المناقب،

ذكر اختصاصه تباركه أيد الله نبيه صلى الله عليه وسلم به وكتبه ذلك على ساق العرش وعلى بعض الحيوان

عن أبي الحمراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري بي الى السماء نظرت الى ساق العرش الايمن فرأيت كتابا فهمته محمد رسول الله أيدته بعلي ونصرته به خرجه الملا في سيرته وعن ابن عباس كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاذا بطائر في فيه لوزة خضراء فالقاها في حجر النبي صلى الله عليه وسلم فقبلها ثم كسرها فاذا في جوفها دودة خضراء مكتوب فيها بالاصفر لا اله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلي خرجه أبو الخير

خداوند تعالیٰ کا نبیؐ کی علیؑ کے ذریعہ مدد کرنا

عرش اور بعض حیوانوں پر اس کا لکھا ہوا ہونا

ابوالحمراءؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں نے شب معراج میں عرش کی دائیں طرف دیکھا۔ ایک کتاب کو دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا۔ میں نے علیؑ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور نصرت کی۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز بادام تھا۔ اس نے اس کو نبی کی گود میں گرادیا۔ آنحضرتؐ نے اس کو اٹھاکر چوما اور پھر توڑا۔ اس سے ایک سبز رنگ کا ایک کیڑا نکلا جس پر زرد رنگ سے یہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ ہیں۔ میں نے آپ کی علیؑ کے ذریعے مدد کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

القزويني الحاكي.

ذكر اختصاصه بالتبليغ عن النبي صلى الله عليه وسلم

عن أبي سعيد أو أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علي فعرفه فأتاه فقال ما شأني قال خير إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني ببراءة فلما رجعنا انطلق أبو بكر إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما لي خير قال أنت صاحبي في الغار غير أنه لا يبلغ غيري أو رجل مني يعني عليا.

(شرح) بغام الناقة صوت لا تفصح به تقول منه بغمت تبغم بالكسر وبغمت الرجل إذا لم تفصح له عن معنى ما تحدثه به. ضجنان جبل بناحية مكة وعن جابر أنهم حين رجعوا من الجعرانة إلى المدينة بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر على الحج فأقبلنا

علیؑ کا نبیؐ کی جانب تبلیغ کرنا

ابو سعید یا ابو ھریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر کو روانہ (مکہ کی طرف) کیا جب ہم ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی حضرت ابو بکر اونٹنی کی آواز کو پہچان کر آپ کے پاس آئے پوچھا میرے بارے کیا حکم ہے فرمایا بھلائی ہے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ براءت دے کر بھیجا ہے۔ جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو ابو بکر رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا بھلائی ہے۔ تم میرے غار کے ساتھی ہو۔ میرا پیام غیر نہیں پہنچا سکتا۔ میرا اپنا یعنی علیؑ ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ ضجنان مکہ کے علاقہ کی پہاڑی کا نام ہے۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ جب یہ لوگ ان سے مدینہ واپس آئے تو رسول اللہ نے ابو بکر کو حج

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معه حتى اذا كان بالعرج ثوب بالصبح
فلما استوى بالتكبير سمع الرغوة خلف
ظهره فوقف على التكبير فقال هذه
رغوة ناقة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلعله ان يكون رسول الله صلى
الله عليه وسلم فنصلى معه فاذا علي
عليها فقال له ابوبكر امير ام رسول
فقال لا بل رسول ارسلني رسول الله
صلى الله عليه وسلم ببراءة اقرؤها
على الناس في مواقف الحج فقدمنا
مكة فلما كان قبل التروية بيوم قام
ابوبكر فخطب الناس حتى اذا فرغ قام
علي فقرأ براءة حتى ختمها ثم خرجنا
معه حتى اذا كان يوم عرفة قام ابوبكر
فخطب الناس فعلمهم مناسكهم حتى اذا
فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة
حتى ختمها ثم كان يوم النحر فافضنا
فلما رجع ابوبكر خطب الناس فحدثهم
عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم
فلما فرغ قام علي فقرأ على الناس
براءة حتى ختمها فلما كان يوم النفر

پر روانہ کیا۔ ہم لوگ آپ کے
ساتھ تھے۔
عرج پر وارد ہوئے۔ صبح کی اذان
ہوئی۔ تکبیر کہنے لگے۔ اپنے پیچھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی
کی آواز سنی۔ آپ نماز پڑھانے سے
رک گئے۔ خیال کیا ممکن ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہوں اور
ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
اچانک علیؑ تشریف لائے۔ آپ سے
ابوبکر نے پوچھا۔ امیر بن کر آئے ہو
یا پیام رساں ہو کر آئے ہو۔ فرمایا
پیام رساں ہو کر آیا ہوں۔ مجھے رسول
اللہ نے سورہ برات دے کر بھیجا ہے
میں مواقف حج میں یہ آیات لوگوں
کو سناؤں گا۔ ہم لوگ مکہ میں
آ گئے۔ ترویہ کے روز سے ایک
دن پہلے ابوبکر نے لوگوں کو خطبہ دیا۔
اور اُن کو حج کے احکام تعلیم فرمائے
پھر علی نے لوگوں کو سورہ برات
پڑھ کر سنائی۔ قربانی کے روز ہم نے
افاضہ کیا۔ جب ابوبکر واپس آئے
تو لوگوں کو افاضہ، قربانی اور احکام
حج کی تعلیم دی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الاول قام ابوبکر فخطب الناس فحدثهم
کیف ینفرون وکیف یرمون وعلمهم
مناسکهم فلما فرغ قام علی فقرأ
علی الناس براءة حتی ختمها خرجهما
ابوحاتم وخرج الثانی النسائی
(شرح) الجعرانة، موضع
بقرب مکة معروف یعتمر منه
أهل مکة فی کل عام مرة فی ذی
القعدة لان النبی صلی الله علیه وسلم
اعتمر منها بعد مرجعه من الطائف
لثنتی عشرة لیلة بقیت من القعدة و
فیها لغتان اسکان العین والتخفیف
وکسرها مع تشدید الراء، والعرج
منزل بطریق مکة والیه ینسب العرجی
الشاعر وهو عبد الله بن عمر بن عثمان
بن عفان ذکره الجوهری والصواب
عبد الله بن عمر بن عمر بن عثمان بن
عفان۔ والتثویب۔ فی الصبح أن تقول
الصلاة خیر من النوم ثم قد یراد به
الایذان بالصلاة ولعله المراد هنا
والرغوة۔ والرغا بمعنی وهو صوت

جب ابوبکر فارغ ہو گئے تو علیؑ
نے سورہ برأت پڑھ ختم کی۔ جب
پہلے کوچ کا علم ہوا۔ تو ابوبکر نے
کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور لوگوں
کو سمجھایا کس طرح کوچ کرنا چاہئے
اور کس طرح پتھر مارنے چاہئیں۔
لوگوں کو احکام حج کی تعلیم دی
آپ کے فارغ ہونے کے بعد
علیؑ نے لوگوں کو سورہ برات پڑھ
کر سنائی۔

شرح انہ ایک جگہ کا نام ہے۔
جو مکہ کے قریب ہے اور مشہور ہے
اہل مکہ ہر سال وہاں سے ماہ
ذیقعد میں عمرہ کی نیت کرتے
ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے طائف سے واپسی پر وہاں
سے نیت کی تھی۔ ماہ ذیقعد کی بارہ
راتیں باقی تھیں۔ عرج مکہ کی راہ
میں ایک منزل کا نام ہے۔
عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان عرجی
شاعر اس کی طرف منسوب ہے جس کو
جوہری نے ذکر کیا۔ آپکا درست سلسلہ نسب
یوں ہے عبداللہ بن عمر بن عمر بن عثمان بن عفان
تثویب فی الصبح کے معانی الصلوٰۃ خیر
من النوم کہنا ہے کبھی کبھی نماز کی اذان مراد
لی جاتی ہے یہاں یہی مراد ہے
اونٹ کی زور دار آواز کو کہتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذوات الخف يقول رغا البعير يرغو رغاء اذا ضج ؛ وعن علی رضی الله عنه قال لما نزلت عشرة آيات من براءة على النبي صلى الله عليه وسلم دعا النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر فبعثه بها ليقرأها على اهل مكة ثم دعاني فقال لي ادرك أبا بكر فحيثما لقيته فخذ الكتاب فاذهب به الى أهل مكة فاقرأه عليهم فلحقته بالجحفة فأخذت الكتاب منه ورجع أبوبكر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله نزل فيّ شئ قال لا جبريل جاءني فقال لن يؤدي عنك الا أنت أو رجل منك

(شرح) قوله فرجع أبوبكر الظاهر أن رجوعه كان بعد رجعه من الحج يشهد له الحديث المتقدم وأطلق عليه لفظ الرجوع لوجود حقيقة الرجوع فيه جمعا بينهما ؛ وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم حين بعثه ببراءة قال يا رسول الله اني لست باللسن ولا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورہ برأت کی دس آیات نازل ہوئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بلا کر آیات آپ کے حوالے کیں۔ تاکہ آپ اہل مکہ کے پاس جا کر یہ آیات ان کو سنائیں۔ پھر آنحضرتؐ نے مجھے بلا کر کہا۔ جہاں بھی ابوبکر ملیں ان سے آیات کو لے لو اور خود جا کر اہل مکہ کو سناؤ۔ میں نے جحفہ میں آپ کو جا لیا۔ اور میں نے آیات کو لے لیا۔ ابوبکر واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ جبرائیل آئے تھے کہ ان آیات کو تم خود پہنچاؤ یا وہ شخص پہنچائے جو تم میں سے ہو۔

شرح۔ حضرت ابوبکر حج کر کے واپس رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔ بحقیقت یہ ہے کہ آپ راستے سے واپس آگئے تھے حج نہیں کیا تھا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جب رسول اللہ نے آپ کو سورۂ برأت دی تو آپ نے آنحضرت کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالخطيب قال ما بدلي أن يذهب بها
أنا أو تذهب بها أنت قال فإن كان
ولا بد فاذهب أنا قال انطلق فإن
الله يسدد لسانك ويهدي قلبك
قال ثم وضع يده على فمه خرجهما أحمد
وعن حبشي بن جنادة وكان قد شهد
حجة الوداع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم علي مني وأنا منه
ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي خرجه
الحافظ السلفي ......

میں کوئی مقرر یا خطیب نہیں ہوں آپ خود تشریف لے جائیں اگر میرا جانا ضروری ہے تو پھر میں خود جاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم جاؤ۔ خدا تعالیٰ آپ کی زبان کو درست رکھے گا اور تمہارے دل کو ہدایت دیگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ آپ کے دہن اقدس پر رکھ دیا۔ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ میں خود تبلیغ کروں یا علیؑ تبلیغ کرے ......

ذكر اختصاصه بإقامة النبي صلى الله عليه وسلم إياه مقامه في نحر بقية بدنه وإشراكه إياه في هديه صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ کا اپنے قربانی کے جانور کا علیؑ سے نحر کروانا اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کرنا

عن جابر حديثه الطويل وفيه
فنحر رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثا وستين بدنة بيده وأعطى عليا
فنحر ما غبر منها وأشركه في هديه
ثم أمر من كل بدنة ببضعة فجعلت
في قدر فطبخت فأكلا من لحمها
وشربا من مرقها أخرجه مسلم

جابر سے طویل حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کئے ان کے علاوہ جو باقی بچ گئے وہ علیؑ کو نحر کرنے کے لئے عطا فرمائے اور آپ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ کو حکم دیا کہ ہر ایک اونٹ سے کچھ گوشت لے کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے۔ جب گوشت گل گیا تو دونوں نے مل کر گوشت کھایا اور شوربا پی لیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصه بالقیام علی بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن علی امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ وان اتصدق بلحمها وجلودها وان لا اعطی الجزار منها شیا

رسول اللہ کی طرف سے علیؑ کا قربانی کرنا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور ذبح کرنے کا حکم دیا کہ میں اس کے گوشت اور چمڑے کو صدقہ کے طور پر دے دوں اور ذبح کرنے والے کو اس میں سے کوئی چیز نہ دوں۔

ذکر اختصاصه بانه لا یجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز

عن قیس بن حازم قال التقی ابوبکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابوبکر فی وجه علی فقال له مالک تبسمت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز اخرجه ابن السمان فی الموافقة

علیؑ کے ٹکٹ کے سوا کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا

قیس بن حازم نے کہا: ابوبکر اور علیؑ کی آپس میں ملاقات ہوگئی علیؑ کو حضرت ابوبکر نے دیکھا اور مسکرا دیا۔ علیؑ نے پوچھا آپ کیوں مسکراتے ہیں۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ سے فرماتے سنا کہ کوئی شخص پل صراط عبور نہیں کر سکے گا جب تک علیؑ اس کو ٹکٹ نہ دیں گے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصه بمغفرة من الله یوم عرفة

عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم قالت خرج علینا رسول الله صلی الله علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان الله عزوجل تدباهی بکم و غفر لکم عامة و لعلی خاصة وانی رسول الله غیر محاب بقرابتی خصه احد

ذکر اختصاصه بسیادة العرب وحث الانصار علی حبه

عن الحسن بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیا قالت عائشة الست سید العرب قال انا سید ولد آدم و علی سید العرب فلما جاء ارسل الی الانصار فاتوه فقال لهم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی ابدا قالوا بلی یا رسول الله قال هذا علی فاحبوه بحبی واکرموه بکرامتی فان جبریل علیہ السلام اخبرنی بالذی

خدا نے علیؑ کو عرفہ کے روز بخش دیا۔

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا خداوند عالم آپ حضرت کے ذریعہ فخر کرتا ہے۔ آپ حضرات کو عام طور اور علیؑ کو خاص طور پر بخش دیا ہے۔

علیؑ عرب کے سردار ہیں آنحضرت آپکی محبت پر انصار کو آمادہ کرنا۔

حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے عرب کے سردار علیؑ کو بلا کر لا دو۔ عائشہ نے عرض کیا کہ آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہیں ایک شخص کے بارے میں

تشریف لائے تو انصار کو بلوا کر فرمایا۔ کہ میں تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بارے میں آگاہ کرتا ہوں اگر اس کا دامن پکڑے رہوگے کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ فرمایا یا رسول اللہ ایسا کون شخص ہے؟ فرمایا تمہارے سامنے علیؑ موجود ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو۔ مجھے اس بات سے جبرائیل نے آگاہ کیا۔ اور میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آگاہ کیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قلت لكم عن الله عزوجل خرجه
الفضائلي دالخجندي والمراد سيد
شباب العرب لانه تقدم في خصائص
أبي بكر انه سيد كهول العرب جمعا بين
الحديثين

ذكر اختصاصه بسيادة المسلمين وولاية المتقين وقيادة الغر المحجلين

عن عبد الله بن سعد بن زرارة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليلة أسرى بي انتهيت الى ربي عزوجل
فأوحى الي أو أمرني شك الراوي في علي
بثلاث انه سيد المسلمين وولي المتقين
وقائد الغر المحجلين خرجه المحاملي
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انك سيد المسلمين و امام
المتقين وقائد الغر المحجلين ويعسوب
الدين خرجه علي بن موسى الرضا

ذكر سيادته في الدنيا والآخرة

عن ابن عباس قال نظر رسول الله

آپ عرب کے جوانوں کے سردار ہیں۔
اور ابوبکر عرب کے بڈھوں کے سردار ہیں۔
اب دونوں حدیث میں اختلاف نہیں ہے۔

علی مسلمانوں کے سردار، متقین کے ولی اور غر المحجلین کے قائد

عبد اللہ بن سلا بن زرارہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ جب میں معراج کے موقعہ پر بارگاہ
خداوندی میں حاضر ہوا۔ تو خدا نے مجھے
وحی کی یا مجھے حکم دیا۔ راوی کو شک
ہوا۔ کہ آپ نے کون سا لفظ فرمایا۔
علیؑ میں تین خصوصیات ہیں۔ آپ
مسلمانوں کے سردار ہیں۔ متقی کے امام
غر المحجلین کے قائد اور دین کے
یعسوب ہیں۔ امام موسیٰ رضا علیہ السلام
نے بیان کیا۔

علیؑ دنیا و آخرت میں سردار ہیں

ابن عباس سے مروی ہے۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

صلى الله عليه وسلم الى على بن ابى طالب فقال أنت سيد في الدنيا وسيد في الآخرة خرجه أبو عمرو وأبو الخير الحاكمي

علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم دنیا میں بھی سردار ہو۔ اور آخرت میں بھی۔

ذکر اختصاصه بالولاية والارث

علیؑ رسول اللہؐ کے ولی اور وارث ہیں۔

عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي ووارث وان عليا وصيي ووارثي خرجه البغوى في معجمه ۔ وعن أنس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وآله وسلم من وصيه فقال سلمان يا رسول من وصيك؟ قال: يا سلمان من كان وصي موسى قال يوشع بن نون قال فان وصيي ووارثي يقضي ديني وينجز موعدي علي بن أبي طالب خرجه في المناقب.

بریدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ولی اور وارث ہوتا ہے۔ علیؑ میرے وصی اور وارث ہیں۔ انس سے مروی ہے کہ ہم نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہؐ سے پوچھو کہ آپ کے وصی کون ہیں۔ آپ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یا رسول اللہؐ آپ کے وصی کون ہیں۔ فرمایا موسےٰ کے وصی کون تھے۔ عرض کیا یوشع بن نون۔ فرمایا۔ میرے وصی میرے وارث میرے قرض ادا کرنے والے اور میرا وعدہ پورا کرنے والے علیؑ بن ابی طالب ہیں۔

ذکر اختصاصه بغسل النبي صلى الله عليه وسلم لما توفي

علیؑ کا رسول اللہؐ کو غسل دینا

قال ابن اسحاق لما غسل النبي صلى الله عليه وسلم علي أسنده الى صدره وعليه قميصه يدلكه به من ورائه ولا يفضي بيده الى رسول الله

ابن اسحاق نے کہا کہ جب رسول اللہؐ کو غسل دیا گیا تو علی علیہ السلام نے آپ کو سینے سے لگایا ہوا تھا آنحضرتؐ پر قمیض تھی جس کے اوپر سے آپ کو غسل دیتے تھے آپ کے جسم کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وسلم ویقول بأبی وأمی ما أطیبک حیا ومیتا ولم یر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیٔ یری من المیت وکان العباس والفضل وقثم یساعدون علیا فی تقلیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان أسامة بن زید وشقران یصبان الماء علیه

ذکر اختصاصه بالرخصة فی تسمیة ولده باسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتکنیته بکنیته

عن محمد بن الحنفیة عن أبیه علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان ولد لک غلام فسمه باسمی وکنه بکنیتی وهو لک رخصة دون الناس خرجه المخلص الذهبی

وعن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لو ولد لک ابن قد نحلته اسمی وکنیتی خرجه أحمد

فرماتے جاتے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ زندگی اور موت میں آپ کس قدر پاکیزہ ہیں علیؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنحضرت کی وہ چیز نہ نہ دیکھی جو میت کی دیکھی جاتی ہے عباس فضل اور قثم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھیرنے میں علیؑ کی مدد کرتے تھے اسامہ بن زید اور شقران آنحضرت پر پانی ڈالتے تھے۔

آنحضرت کا آپ کے فرزند کے لئے اپنے نام اور کنیت رکھنے کی اجازت

محمد بن حنفیہ اپنے باپ علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ کا ایک فرزند پیدا ہوگا۔ اس کا نام اور کنیت میرے نام اور کنیت پر رکھنا۔ یہ اجازت صرف ایک کے لئے ہے۔ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا ایک فرزند پیدا ہوگا۔ میں نے اس کو اپنا نام اور کنیت دے دی ہے۔ (ذخائر آل محمد)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصہ بردّ الشمس علیہ

عن الحسن بن علی قال کان رأس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجر علی وھو یوحی الیہ فلما سری عنہ قال یا علی صلیت العصر قال لا قال اللھم انک تعلم ان کان فی حاجتک وحاجۃ نبیک فرد علیہ الشمس فردھا علیہ فصلی وغابت الشمس خرجہ الدولابی قال وقال علماء الحدیث وھو حدیث موضوع ولم ترد الشمس لاحد وانما حبست لیوشع بن نون قد خرجہ الحاکمی عن أسماء بنت عمیس و لفظہ قالت کان رأس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجر علی فکرہ أن یتحرک حتی غابت الشمس فلم یصل العصر ففزع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وذکر لہ علی انہ لم یصل العصر فدعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰہ عز وجل أن یرد الشمس علیہ فاقبلت الشمس لھا خوار حتی ارتفعت قدر ما کانت

آپ کی خاطر سورج کا واپس ہونا

حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا سر مبارک علیؑ کی گود میں تھا۔ آنحضرت پر وحی ہو رہی تھی۔ جب وحی ختم ہو گئی۔ فرمایا یا علی عصر کی نماز پڑھی ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پالنے والے ان کو جانتا ہے۔ علیؑ تیرے اور تیرے نبیؐ کے کام میں مصروف تھے۔ آپکی خاطر سورج واپس کر۔ سورج واپس ہُوا۔ آپؑ نے نماز عصر پڑھی۔ اور پھر سورج غائب ہو گیا۔ دولابی نے یہ حدیث بیان کی اور کہا۔ کہ علماء حدیث کہتے ہیں۔ یہ حدیث موضوع ہے۔ سورج کسی کی خاطر نہیں لوٹا تھا یوشع بن نون کے لئے رُک گیا تھا۔

اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر علی کی گود میں تھا۔ آپ نے نماز کی خاطر اُٹھانا چاہا۔ مگر اُٹھنے سے پہلے سورج غروب ہو گیا۔ نماز عصر نہ پڑھ سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے ڈر گئے۔ علی نے آپ سے عرض کی۔ کہ میں نے نماز عصر نہیں پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکی خاطر سورج واپس ہونے کی دعا کی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کیسا تھ لوٹ دیا۔ عصر کے وقت جتنا بلند ہوتا ہے بلند ہُوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

في وقت العصر قال فصلى ثم رجعت

وخرج أيضا عنها ان علي بن أبي طالب دفع الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد أوحى الله اليه أن يجلله بثوب فلم يزل كذلك الى ان أدبرت الشمس يقول غابت أو كادت تغيب ثم ان النبي صلى الله عليه وسلم سري عنه فقال أصليت يا علي قال لا قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم رد الشمس على علي فرجعت الشمس حتى بلغت نصف المسجد

علیؑ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا۔ اسماء سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی ہو رہی تھی علیؑ آپ پر چادر تانے ہوئے تھے۔ سورج ڈھل گیا یا غائب ہو گیا یا غائب ہونے کو تھا جب وحی ختم ہوئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے نماز عصر کے پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ عرض کیا میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ خداوند کی بارگاہ میں عرض کی پالنے والے علیؑ کے لئے سورج لوٹا دے۔ سورج لوٹ کر مسجد کے نصف حصہ تک آ گیا تھا۔

ذكر اختصاصه باوخال النبي صلى الله عليه وسلم اياه معه في ثوبه يوم توفي واحتضانه اياه الى ان قبض

آنحضرت نے اپنی وفات کے وقت آپ کو اپنے کپڑے کے اندر لے لیا وفات تک اپنے گلے لگائے رکھا۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حضرته الوفاة ادعوا الى حبيبي فدعوا له أبا بكر فنظر اليه ثم وضع رأسه ثم قال ادعوا لي حبيبي فدعوا له

عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا۔ میرے دوست علی کو بلاؤ۔ صحابہ کرام ابوبکر کو بلا لائے آپ نے ابوبکر کو دیکھ کر سر نیچے رکھ لیا۔ پھر فرمایا۔ میرے دوست کو بلاؤ۔ عمر کو بلا لائے۔ آپ کو دیکھ کر سر نیچے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليا فلما رآه أدخله معه في الثوب
الذي كان عليه فلم يزل يحتضنه
حتى قبض ويده عليه أخرجه الرازي

ذكر اختصاصه بأقربية العهد به يوم مات

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت
والذي أحلف به ان كان علي لأقرب
الناس عهدا برسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت عدنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة
يقول جاء علي مرارا وأظنه كان
بعثه لحاجة فجاء بعد فظننت ان له
حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا
عند الباب فكنت من أدناهم الى
الباب فأكب عليه علي فجعل يساره
ويناجيه ثم قبض من يومه ذلك
صلى الله عليه وسلم فكان من أقرب
الناس به عهدا أخرجه أحمد

ذكر قدم اختصاصه بتزويج فاطمة عليها السلام

عن انس بن مالك رضي الله

دیکھ لیا۔ پھر فرمایا میرے دوست کو
بلا لاؤ۔ علیؑ کو بلا لائے۔ علیؑ کو دیکھ کر
آپ کو اپنے کپڑے کے اندر داخل کر لیا
موت تک آپ کو گلے لگائے رہے
موت کے بعد آپ کا ہاتھ علیؑ کے اوپر تھا

علی موت کے وقت آپ سے زیادہ قریب تھے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:
آپ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی میں
قسم کھاتی ہوں علیؑ تمام لوگوں سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ
قریب العہد تھے۔ صبح کے وقت رسول اللہ
کے پاس جاتے تھے۔ آپ نے کئی بار
فرمایا علی آگئے ہیں میں سمجھی آپ کو کسی
کام کے لئے بھیجا ہے علی تشریف لائے
میں نے سمجھا آپ کو علیؑ سے کوئی کام ہے
ہم گھر سے نکل کر دروازے پر بیٹھ گئے!
دروازہ سے میں سب سے زیادہ قریب تھی علی
نے اپنے آپ کو آنحضرت پر گرا دیا۔ رسول اللہ
نے آپ سے راز کی باتیں کیں اور سرگوشیاں کرنی
شروع کر دیں۔ آپ نے اسی روز انتقال کیا۔
عہد کے لحاظ سے آپ سب لوگوں سے قریب تھے۔

علیؑ سے فاطمہ کی شادی ہونا

انس بن مالک سے مروی ہے۔ رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عنه قال جاء ابوبكر الى النبي صلى الله عليه وسلم فقعد بين يديه فقال يارسول الله قد علمت مناصحتي وقدمي في الاسلام واني قال وما ذاك قال تزوجني فاطمة قال فسكت عنه قال فرجع ابوبكر الى عمر فقال هلكت واهلكت قال وما ذاك قال خطبت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم فاعرض عني قال مكانك حتى آتي النبي صلى الله عليه وسلم فاطلب مثل الذي طلبت فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فقعد بين يديه فقال يارسول الله قد علمت مناصحتي وقدمي في الاسلام واني قال وما ذاك قال تزوجني فاطمة فسكت عنه فرجع الى ابي بكر فقال انه ينتظر امر الله بها قم بنا الى علي حتى نامره يطلب مثل الذي طلبنا قال علي فاتياني وانا اعالج فسيلا لي فقالا انا جئناك من عند ابن عمك بخطبة قال علي فنبهاني لامر فقمت اجر ردائي حتى اتيت

کی خدمت میں جناب ابوبکر حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے۔ میں نے فلاں فلاں کام کئے ہیں۔ فرمایا۔ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ عرض کیا فاطمہ کی میرے ساتھ شادی کر دو۔ آپ نے منہ موڑ لیا۔ ابوبکر عمر کے پاس آکر کہنے لگا میں ہلاک و برباد ہو گیا۔ عمر نے کہا۔ کیوں کہا میں نے فاطمہ کے نکاح کا پیغام دیا آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ عمر نے کہا آپ یہاں رہیں۔ آپکی طرح رسول اللہ کے پاس جاتا ہوں۔ اور فاطمہ سے شادی کرنے کا پیغام دیتا ہوں۔ عمر رسول اللہ کی خدمت میں آکر آپ کے سامنے بیٹھ گئے عرض کیا یا رسول اللہ میرے خدمات اور اسلام لانے کا آپ کو علم ہے میں نے فلاں فلاں کام انجام دیئے ہیں فرمایا مدعا بیان کرو عرض کیا فاطمہ کی شادی میرے ساتھ کر دو۔ آنحضرت نے منہ موڑ لیا۔ اور کوئی جواب نہ دیا عمر نے ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ آپ کو فاطمہ کے بارے میں خدا کے حکم کا انتظار ہے۔ آؤ علیؑ کے پاس چلیں آپ سے کہیں کہ وہ ہماری طرح جاکر فاطمہ سے شادی کرنے کی رسول اللہ سے درخواست کریں۔ علیؑ نے کہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

للنبي صلى الله عليه وسلم فقعدت بين
يديه فقلت يا رسول الله قد علمت
قدمي في الاسلام ومناصحتي واني
واني قال وما ذاك قلت تزوجني
فاطمة قال وما عندك قلت فرسي
وبزتي قال اما فرسك فلابد لك
منها واما بزتك فبعها قال فبعتها بأربع
بمائة وثمانين قال فجئت بها
حتى وضعتها في حجر رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقبض منها قبضة
فقال اي بلال ابغنا بها طيبا وامرهم
ان يجهزوها فحمل لها سريرا مشرطا
بالشرط ووسادة من ادم حشوه
ليف وقال لعلي اذا اتتك فلا تحدث
شيا حتى آتيك فجاءت مع ام ايمن
حتى قعدت في جانب البيت وانا
في جانب وجاء رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ههنا اخي قالت ام
ايمن اخوك وقد زوجته ابنتك
قال نعم ودخل رسول الله صلى الله
عليه وسلم البيت فقال لفاطمة ائتني

سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ میری
نیکیاں اور تقدم اسلام آپ پر واضح ہے میں
وہ ہوں اور میں یہ ہوں۔ رسول اللہؐ نے
فرمایا مطلب بیان کرو۔ عرض کیا فاطمہ کی شادی
مجھ سے کردو۔ فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟
گھوڑا اور زرہ ہے فرمایا گھوڑا تمہارے لئے
ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کردو۔ میں نے
اس کو چار سو اسی درہم میں فروخت کیا
تمام رقم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی گود میں ڈال دی۔ بلال کو کچھ رقم دے
کر فرمایا۔ خوشبو لے آؤ اور باقی صحابہ کو حکم
دیا کہ فاطمہؑ کا جہیز تیار کرو۔ ایک پلنگ
اور چمڑے کا تکیہ جو کھجوروں کے پتوں
سے بھرا ہوا تھا لایا گیا۔ علیؑ سے فرمایا اگر
آجائیں (فاطمہؑ) تو ان سے اس وقت تک
کوئی بات نہ کرنا جب میں نہ آؤں پیدہ
اُم ایمن کے ساتھ تشریف لائیں۔ گھر کے
ایک کونے میں بیٹھ گئیں میں گھر کے دوسرے
کونے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا یہاں تیرے
بھائی موجود تھے۔ ام ایمن نے کہا آپ نے اپنی
بیٹی کی شادی علیؑ سے کردی ہے فرمایا
رسول اللہؐ گھر میں تشریف لائے فاطمہؑ سے فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بماء فقامت الى قعب في البيت
فأتت به بماء فأخذه النبي صلى
الله عليه وسلم ومج فيه ثم قال
تقدمي فتقدمت فنضح بين ثدييها
وعلى رأسها وقال اللهم اني أعيذها
بك وذريتها من الشيطان الرجيم
ثم قال لها أدبري فأدبرت فصب بين
كتفيها وقال اللهم اني أعيذها بك
وذريتها من الشيطان الرجيم ثم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ائتوني
بماء قال علی فعلمت الذي يريد فقمت
فملأت القعب ماء وأتيته به فأخذه
ومج فيه ثم قال لي تقدم فصب على رأسي
وبين ثديي ثم قال اللهم اني أعيذه
بك وذريته من الشيطان الرجيم
ثم قال أدبر فأدبرت فصب بين كتفي
وقال اللهم اني أعيذه بك وذريته
من الشيطان الرجيم ثم قال لعلي ادخل
بأهلك بسم الله والبركة أخرجه
أبو حاتم وأخرجه أحمد في المناقب
من حديث أبي يزيد المدائني وقال

فرمایا! پانی لاؤ۔ آپ پیالے میں پانی لے آئیں۔ آنحضرت نے پیالہ لے لیا۔ اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ سیدہ سے فرمایا آگے آئیے۔ آپ نزدیک تشریف لائیں۔ خاتم الانبیاءؐ نے اپنی بیٹی کے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر اقدس پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے میں اس کی اور اس کی اولاد کی شیطان مردود کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت کرو آپ نے پشت کردی۔ آپ نے بیٹی کے دونوں شانوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیے۔ فرمایا پالنے والے اس کی اور اس کی اولاد کی تم سے شیطان مردود کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا! پانی لاؤ۔ علی علیہ السلام نے کہا میں آنحضرت کا مطلب سمجھ گیا۔ میں نے پانی کا پیالہ بھر کر آپکی خدمت میں حاضر کیا آپ نے کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ فرمایا میرے نزدیک آجاؤ۔ میں آپ کے نزدیک ہوگیا۔ آپ نے میرے دونوں پستانوں کے درمیان اور سر پر پانی چھڑکا۔ فرمایا! پالنے والے اس کی اور اس کی اولاد کی تم سے شیطان لعین کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا میری طرف پشت کرو۔ میں نے پشت کردی۔ آپ نے میرے دونوں شانوں کے درمیان پانی چھڑکا۔ پھر فرمایا کہ خدا کے نام اور برکت سے اپنی بیوی کے پاس تشریف لے جاؤ۔ اس کو ابوحاتم نے روایت کیا۔ احمد حنبل نے مناقب میں ابو یزید مدائنی کی حدیث نقل کی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم إلى علي لا تقرب أمرأتك حتى آتيك فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فدعا بماء فقال فيه ما شاء الله أن يقول ثم نضح منه على وجهه ثم دعا فاطمة فقامت إليه تعثر في ثوبها وربما قال في مرطها من الحياء فنضح عليها أيضا وقال لها أني لم آل أن أنكحك أحب أهلي إلي فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوادا وراء الباب فقال من هذا قالت أسماء. قال أسماء بنت عميس قالت نعم قال أمع بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم جئت كرامة لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم قالت فدعا لي دعاء أنه لأوثق عملي عندي قال ثم خرج ثم قال لعلي دونك أهلك ثم ولى في حجرة فما زال يدعو لهما حتى دخل في حجرته، وأخرج عبد الرزاق في جامعه من هذا الحديث عن عكرمة قال لما زوج النبي صلى الله عليه وسلم عليا فاطمة قال لها ما آلوت أن

کہ رسول اللہ صلعم نے علی علیہ السلام کو بلوا لیا۔ فرمایا اس وقت تک اپنی بیوی کے پاس نہ جانا جب تک میں نہ آ لوں۔ رسول اللہ صلعم تشریف لائے۔ پانی طلب فرمایا۔ اس پر کچھ پڑھا۔ اس کو علی کے چہرے پر چھڑکا۔ فاطمہ کو بلایا۔ حیا اور شرم کے مارے آپ اپنی چادر میں الجھ پڑتی تھیں۔ نیز آپ پر پانی چھڑکا۔ آپ سے فرمایا! میں نے اپنے اہل کے محبوب آدمی سے آپ کا عقد کیا ہے۔ دروازے کے عقب میں رسول اللہ نے سیاہی دیکھی۔ پوچھا کون ہے۔ اسماء نے عرض کیا میں اسماء ہوں۔ فرمایا اسماء بنت عمیس۔ عرض کیا ہاں۔ فرمایا! رسول اللہ صلعم کی عزت کی خاطر آئی ہو۔ عرض کیا ایسا ہی ہے۔ اسماء نے کہا "رسول اللہ صلعم نے میرے حق میں دعا کی میرے نزدیک میرا بہترین عمل یہی تھا۔" اس کے بعد رسول اللہ باہر تشریف لے گئے۔ علی سے فرمایا اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ آپ حجرے میں تشریف لائے۔ دونوں کے حق میں دعا فرماتے رہے آخر کار اپنے حجرہ میں تشریف لائے۔

عبد الرزاق نے اپنی کتاب جامع میں اس حدیث کو عکرمہ سے روایت کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ نے علی کی فاطمہ سے شادی کی تو فرمایا میں نے تمہاری شادی اپنے اہل کے اس شخص سے کی ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أنكحتك أحب أهلي الي وأخرج الدولابي جملة معناه عن أسماء بنت عميس وقدم فيه عليا في النضح والدعاء كما تقدم عن أحمد وقال ثم قال لام أيمن ادعي لي فاطمة فجاءت خرقة من الحياء فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اسكني فقد انكحتك أحب أهل بيتي الي ثم نضح صلى الله عليه وسلم عليها ودعا لها ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى سوادا بين يديه فقال من هذا قالت أنا قال أسماء بنت عميس قلت نعم قال جئت في زفاف بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تكرمينه قلت نعم فدعا لي

(شرح) الفضل - الودي الصغار والجمع فسلان - والنضح الرش ونضح البيت رشه - والخرقة المستحية من الخرق بالتحريك الدهش من الخوف والحياء تقول منه خرق بالكسر فهو خرق: وعن أنس رضي الله عنه قال لما زوج النبي

جو مجھے بہت محبوب تھا۔ دولابی نے اس حدیث کو اسما بنت عمیس سے نقل کیا ہے۔ اس میں پانی چھڑکنے اور دعا کرنے میں علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ جیسا احمد نے علی کا ذکر پہلے کیا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ پھر رسول اللہ نے ام ایمن سے کہا۔ فاطمہ کو بلاؤ۔ آپ حیا و شرم کے مارے لڑکھڑاتی ہوئی آئیں۔ فرمایا آرام سے رہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو مجھے اپنے اہل میں زیادہ محبوب تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے سیاہی دیکھی۔ فرمایا کون ہو؟ میں نے عرض کی میں ہوں۔ فرمایا اسما بنت عمیس ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں میں رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے زفاف آپ کی عزت بڑھانے کی خاطر آئی ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلعم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی تو ام ایمن سے فرمایا!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال یا ام أیمن زفی ابنتی الی علی ومریه أن لا یعجل علیها حتی آتیها فلما صلی العشاء أقبل برکوۃ فیها ماء فتفل فیها ما شاء اللہ وقال اشرب یا علی وتوضأ واشربی یا فاطمۃ وتوضئی ثم أجاف علیهما الباب فبکت فاطمۃ فقال ما یبکیک وقد زوجتک أقدمهم سلما وأحسنهم خلقا أخرجه أبو الخیر الحاکمی ۞ وعن بریدۃ رضی اللہ عنه قال خطب ابوبکر وعمر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها صغیرۃ فخطبها علی فزوجها أخرجه أبو حاتم والنسائی ۞ وعن جابر رضی اللہ عنه قال حضرنا عرس علی فما رأیت عرسا کان أحسن منه حشونا البیت طیبا وأتینا بتمر وزیت فأکلنا وکان فراشهما لیلة عرسهما إهاب کبش أخرجه أبو بکر بن فارس ۞

وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال لما زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میری بیٹی کے زفاف میں علی کے پاس جاؤ اس سے کہو فاطمہ کے بارے میں جلد نہ کریں جب تک میں نہ آجاؤں۔ آپ نے نماز عشاء پڑھنے کے بعد ایک پانی کا کوزہ اٹھایا۔ اس میں لعاب دہن ڈالا۔ علی سے فرمایا پانی پی لو اور وضو کرو۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا پانی پی لو اور وضو کرو۔ آپ نے دونوں کا دروازہ بند کر لیا فاطمہ سلام اللہ علیہا رونے لگیں۔ فرمایا کیوں روتی ہو۔ میں نے تمہارا عقد اس شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا اور جس کا خلق سب سے اچھا ہے۔

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے اپنی بیٹی فاطمہ کا رشتہ طلب کیا۔ آنحضرت نے فرمایا یہ ابھی چھوٹی ہے۔ جب علی نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا رشتہ مانگا تو آنحضرت نے آپ سے علی کی شادی کر دی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ علی کی شادی پر موجود تھے۔ ہم نے اس سے اچھی شادی کبھی نہ دیکھی۔ ہم لوگوں نے گھر کو خوشبو سے بھر دیا تھا۔ کھجور اور زیتون منگوا کر کھایا۔ علی اور فاطمہ کی شادی کی رات دونوں کا بچھونا دنبہ کی کھال کا تھا

ابن عباس سے مروی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاطمۃ لعلی قالت یا رسول اللہ زوجتنی برجل فقیر لا شیء لہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضین یا فاطمۃ ان اللہ اختار من اھل الارض رجلین جعل احدھما اباک والآخر بعلک اخرجہ الملاء فی سیرتہ

کی شادی علی علیہ السلام سے کی۔ سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نے میری شادی غریب آدمی سے کر دی ہے جس کے پاس بالکل دولت نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا! اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ خداوند عالم نے زمین سے دو انسانوں کو منتخب کیا ہے۔ ایک تم ہو دوسرے تمہارے شوہر۔

ذکر ان تزویج فاطمۃ من علی کان بامر اللہ عزوجل ووحی منہ

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے بحکم خدا اور اللہ کی وحی سے ہوئی تھی

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر لم ینزل القضاء بعد ثم خطبھا عمر مع عدۃ من قریش کلھم یقول لہ مثل قولہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لخلیق ان یزوجکھا قال وکیف وقد خطبھا اشراف قریش

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کا پیغام دیا آنحضرت نے فرمایا ابھی آسمانی فیصلہ نہیں ہوا۔ عمر اور دوسرے قریش کے کئی آدمیوں نے پیام دیا۔ سب کو وہی جواب دیا جو ابوبکر کو دیا تھا۔ حضرت علی سے کہا گیا کہ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیام دیں تو بہت ممکن ہے کہ آپ ص فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی آپ سے کر دیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اشراف قریش نے پیام دیا اور آپ نے رد کر دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثم يزوجها قال فخطبها فقال صلى الله عليه وسلم قد أمرني ربي عز وجل بذلك قال أنس ثم دعاني النبي صلى الله عليه وسلم بعد أيام فقال لي يا أنس أخرج وادع لي أبا بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن أبي وقاص وطلحة والزبير وبعدة من الانصار قال فدعوتهم فلما اجتمعوا عنده صلى الله عليه وسلم وأخذوا مجالسهم وكان علي غائبا في حاجة النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم

الحمد لله المحمود بنعمته ؛ المعبود بقدرته المطاع بسلطانه ؛ المرهوب من عذابه وسطواته ؛ النافذ أمره في سمائه وأرضه الذي خلق الخلق بقدرته ؛ وميزهم بأحكامه ؛ وأعزهم بدينه ؛ وأكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة

علی علیہ السلام نے پیام عقد دیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے اس بات کا خدا وند تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ انس کا بیان ہے۔ کئی روز بعد مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بلایا فرمایا جاکر مندرجہ ذیل حضرات کو بلا لاؤ۔ ابوبکر صدیق۔ عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، طلحہ، زبیر، دوسرے کئی انصار۔ میں سب کو بلا کر لایا۔ سب رسول اللہ کے پاس جمع ہو گئے۔ علی رسول اللہ کا کوئی کام کرنے گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مندرجہ ذیل خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

خدا کا شکر ہے اپنی نعمت کی وجہ سے محمود ہے۔ قدرت کی وجہ سے معبود، اپنے سلطان کی وجہ سے مطاع ہے عذاب اور دبدبے کی وجہ سے دنیا آپ سے ڈرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین پر اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اپنی قدرت سے مخلوق کو پیدا کیا۔ اپنے احکام سے ان کو ممتاز کیا۔ اپنے دین سے ان کو معزز بنایا۔

محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے ان کو بزرگی عطا کی۔

اس کا نام برکت والا ہے اس کی عظمت بہت بلند ہے۔ مصاہرت کو سبب لاحق بنایا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سبباً لاحقاً وأمراً مفترضاً أوشج به
الارحام والزم الأنام فقال عز من
قائل وهو الذي خلق من الماء بشراً
فجعله نسباً وصهراً وكان ربك قديراً
فأمر الله تعالى يجري الى قضائه و
قضاؤه يجري الى قدره ولكل قضاء
قدر ولكل قدر أجل ولكل أجل
كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت عنده
أم الكتاب ثم ان الله عز وجل أمرني
أن أزوج فاطمة بنت خديجة من
علي بن أبي طالب فاشهدوا اني قد زوجته
على أربعمائة مثقال فضة ان رضي
بذلك علي بن أبي طالب ثم دعا بطبق
من بسر فوضعه بين أيدينا ثم قال
انتهبوا فتهبنا فبينا نحن ننتهب اذ
دخل علي على النبي صلى الله عليه وسلم
فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه
ثم قال ان الله أمرني أن ازوجك فاطمة
على اربعمائة مثقال فضة ان رضيت
بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول
الله قال أنس فقال النبي صلى الله عليه وسلم

اس کو امر فرض قرار دیا۔ اس ارحام کو ملایا
اور لوگوں کو جمع کیا۔ اس بات کا کہنے والا
عزت والا ہے۔ خدا وہ ذات ہے جس نے
انسان کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کو
نسب و صہر قرار دیا۔ تمہارا رب اس بات
پر قادر ہے۔ حکم کا اس کی قضا کو جاری کرتا
ہے۔ اس کی قضا قدرت کی طرف جاری ہوتی
ہے۔ ہر قضا کے لئے قدرت ہے۔ اور ہر
کے لئے ایک اجل۔ ہر اجل کے لئے ایک
نوشتہ ہے۔ جس نوشتہ کو اللہ تعالے چاہتا
ہے باقی رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مٹا
دیتا ہے۔ اس کے پاس ام الکتاب ہے
خطبہ کے بعد فرمایا! خدا نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں فاطمہ بنت خدیجہ کی شادی علی ابن
ابی طالب سے کردوں آپ حضرات گواہ رہیں کہ
میں نے چار سو مثقال چاندی پر فاطمہ کی شادی
علی علیہ السلام سے کر دی ہے۔ آپ نے
کھجوروں کا تھال منگوایا ہمارے سامنے رکھ
دیا۔ فرمایا ان کو لوٹ لو۔ ہم نے ان کو لوٹ لیا
ہم لوٹ میں مشغول تھے کہ اس دوران علیؑ
تشریف لائے۔ رسول اللہ نے علی کو دیکھ
کر مسکرا دیا۔ فرمایا مجھے نے حکم دیا ہے کہ
میں چار صد مثقال چاندی کے حق مہر پر
فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی تم سے کر
دوں اگر تم اس پر راضی ہو۔ عرض کیا
یا رسول اللہ صلعم میں راضی ہوں۔
انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جمع الله شملكما وأسعد جدكما وبارك
عليكما وأخرج منكما كثيرا طيبا قال
أنس فوالله لقد أخرج منهما كثيرا
طيبا أخرجه أبو الخير القزويني الحاكمي
(شرح) أو شج بدا الأرحام ـ أي
شك بعضها في بعض يقال رحم و
اشجة أي مشتبكة وعنه قال كنت
عند النبي صلى الله عليه وسلم فغشيه
الوحي فلما أفاق قال تدري ما جاء به
جبرئيل قلت الله ورسوله أعلم قال
أمرني أن ازوج فاطمة من علي
فانطلق فادع لي أبا بكر وعمر وعثمان
وعليا وطلحة والزبير وبعدة
من الأنصار ثم ذكر الحديث بتمامه
وقال وشج به الأرحام فقال فلما
أقبل علي قال له يا علي ان الله أمرني
أن ازوجك فاطمة وقد زوجتكها
على أربعمائة مثقال فضة أرضيت
قال رضيت يا رسول الله قال ثم قام
على فخر ساجدا شكرا قال النبي صلى
الله عليه وسلم جعل الله منكما الكثير

خدا تم دونوں کو انتشار سے بچائے۔ تم دونوں
کی جد نیک کرے تم دونوں کو برکت عطا کرے
تم دونوں سے بہت زیادہ پاکیزہ اولاد کو پیدا
کرے۔ انس نے کہا خدا کی قسم دونوں سے
بہت زیادہ پاک و پاکیزہ اولاد پیدا ہوئی۔
انس سے مروی ہے کہ میں آنحضرتؐ کی
خدمت میں موجود تھا۔ آپ پر وحی طاری ہو
گئی۔ وحی سے فارغ ہوئے تو فرمایا جانتے
ہو جبرئیلؑ کیا حکم لائے تھے۔ عرض کیا خدا اور
اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ خدا نے مجھے
فاطمہ سے علی کی شادی کرنے کا حکم دیا ہے
تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر
اور انصار میں سے کچھ لوگ بلا کر میرے پاس
لاؤ۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی
جب علی تشریف لائے فرمایا خدا نے مجھے
حکم دیا ہے میں فاطمہ کی شادی تم سے کر
دوں۔ میں چار صد مثقال چاندی پر اس
کی تم سے کرتا ہوں۔ تم اس پر راضی ہو؟
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں راضی ہوں۔ پھر علی کھڑے ہو کر شکریہ
کے سجدہ میں گر پڑے۔ نبی کریم صلعم نے
فرمایا خداوند تعالی تم دونوں کو پاک و طاہر
اولاد پیدا کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الطيب وبارك الله فيكما قال أنس فوالله لقد أخرج منهما الكثير الطيب أخرجه أبو الخير أيضاً ، وعن عمار وقد ذكر عنده علي قال ذاك صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل جبريل فقال إن الله يأمرك أن تزوج فاطمة ابنتك من علي أخرجه ابن السمان في الموافقة

خدا تمہیں برکت دے۔ انس نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے دونوں سے کافی اولاد پاکیزہ پیدا کی عمار کے پاس علی کا ذکر ہوا۔ کہا آپ رسول اللہ ص کے داماد ہیں جبرائیل آنحضرت کے پاس آئے۔ عرض کیا خدا آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی سے کردو

ذكر أن الله زوج فاطمة عليا بشهد من الملائكة

خدا نے فرشتوں کی موجودگی میں فاطمہؑ کی شادی علیؑ سے کی

عن أنس رضي الله عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد إذ قال صلى الله عليه وسلم لعلي هذا جبريل يخبرني أن الله عز وجل زوجك فاطمة وأشهد على تزويجها أربعين ألف ملك وأوحى إلى شجرة طوبى أن انثري عليهم الدر والياقوت فنثرت عليهم الدر والياقوت فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ علی علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس جبرائیل موجود ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے تمہاری شادی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کردی ہے۔ اس پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔ درخت طوبیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ فرشتوں پر موتی اور یاقوت نچھاور کریں طوبیٰ نے موتی اور یاقوت نچھاور کئے موتی اور یاقوت کے تھالوں سے حوریں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من اطباق الدر والياقوت فهم يتهادونه بينهم على يوم القيامة أخرجه الملاء في سيرته

ذكر اختصاصه باعطائه الراية يوم خيبر وبفتحها

عن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غداً رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم أيهم يعطاها فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو أن يعطاها فقال أين علي بن أبي طالب قالوا يشتكي عينيه يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرئ حتى كان لم يكن به وجع واعطاه الراية فقال علي يا رسول الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال ابتدأ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم أخرجاه وأبو حاتم

دوڑ دوڑ کر موتی اور یاقوت چلتی تھیں فرشتے یہ موتی اور یاقوت ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیتے ہیں گے۔

رسول اللہ کا علیؑ کو خیبر کے دن علم دینا اور آپکا خیبر فتح کرنا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کل میں علم اس شخص کو دوں گا جس کے اللہ تعالیٰ فتح دیگا۔ لوگوں نے رات انتہائی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کیا ہوتا ہے صبح کے وقت لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر شخص علم لینے کی خواہش رکھتا تھا آپ نے فرمایا علیؑ ابن ابی طالب کہاں ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ فرمایا آپ کو بلاؤ علی حاضر ہوئے آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی آپ ٹھیک ہو گئے ایسے ٹھیک ہوئے جیسے آپ کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ آپ کو علم دے دیا۔ علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جتنی کہ وہ ہماری مانند ہو جائیں اپنی رفتار سے چلے جائیے جب ان کے میدان میں جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دو اور انہیں اس بات سے آگاہ کردو کہ ان پر خدا کے کیا کیا حقوق ہیں۔ خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی راہ راست پر آجائے تو آپ کے لیئے یہ بات سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔ بخاری مسلم اور ابو حاتم نے اس حدیث کو بیان کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لادفعن الراية اليوم الى رجل يحب الله ورسوله فتطاول القوم فقال أين علي فقالوا يشتكي عينه قد عاه فبزق في كفيه ومسح بهما عين علي ثم دفع اليه الراية ففتح الله عليه أخرجه أبو حاتم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر لاعطين هذه الراية رجلا يحب الله ورسوله يفتح الله عليه قال عمر فما أحببت الامارة الا يومئذ فتشارفت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فاعطاه اياها وقال امش ولا تلتفت فسار علي شيأ ثم وقف ولم يلتفت فصرخ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال علي على ما اقاتل فقال صلى الله عليه وسلم قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم

ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالے اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس بات کا انتظار کیا۔ فرمایا علی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔ آپ نے بلوایا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن اپنی ہتھیلیوں پر لگا کر علی کی آنکھ پر مس کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر کی لڑائی کے روز فرمایا میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالے اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خداوند تعالی اس کے ہاتھ فتح دیگا۔ عمر نے کہا مجھے اس روز سرداری کا شوق پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو طلب کیا۔ علم آپ کے حوالے کیا۔ فرمایا کہیں نہ دیکھو۔ چلے جاؤ۔ علی کچھ چلے پھر ٹھہر گئے۔ ادھر ادھر نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زور سے آواز دی۔ علی نے کہا کب تک ان سے لڑوں فرمایا اس وقت تک لڑو جب تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ نہ کہیں۔ جب کلمہ پڑھ لیں تو پھر ان کا قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا منع ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وأمرهم إلا بحقها وحسابهم على الله عز وجل أخرجه مسلم وأبو حاتم بتغيير بعض اللفظ ❊ وعن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال كان علي قد تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان به رمد فقال أنا أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كانت الليلة التي فتحها الله في صباحها قال صلى الله عليه وسلم لأعطين الراية أو ليأخذن الراية غدا رجل يحبه الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فإذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فأعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ففتح الله عليه أخرجاه ❊ وعنه قال خرجنا الى خيبر وكان عمي عامر يرتجز بالقوم وهو يقول

والله لولا الله ما اهتدينا – ولا تصدقنا ولا صلينا

ونحن عن فضلك ما استغنينا – فثبت الاقدام ان لاقينا

وانزلن سكينة علينا

ان سے حساب اللہ تعالےٰ لے گا۔ بعض الفاظ کے فرق سے اس حدیث کو مسلم اور ابوحاتم نے بیان کیا ہے۔ سلمہ بن اکوع سے مروی ہے۔ جنگ خیبر کے موقع پر علی آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ فرمایا میں رسول اللہ سے پیچھے رہ گیا ہوں پھر روانہ ہو کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جا ملے۔ جس رات کو صبح کو اللہ تعالےٰ نے خیبر فتح کیا۔ فرمایا میں کل علم دوں گا یا فرمایا کل مجھ سے علم وہ شخص لے گا جس کو خدا اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ یا فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے فتح دے گا۔

اچانک علیؑ آگئے۔ ہمیں آپ کے آنے کی امید نہ تھی۔ رسول اللہ نے آپ کو علم دیا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالےٰ نے فتح دی۔ سلمہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جنگ خیبر میں شامل ہوئے میرا چچا عامر یہ رجز پڑھتا تھا ؎

اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی ہم نہ آنحضرتؐ کی تصدیق کرتے نہ نماز پڑھتے۔ اے خدا ہمیں آپ کے فضل کی امید ہے۔ جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ ہمیں سکون دے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من ھذا قالوا عامر فقال
غفر اللہ لک یا عامر وما
استغفر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ
الا استشھد قال عمر یا رسول
اللہ لو متعتنا بعامر ۔ فلما
قدمنا خیبر خرج مرحب
یخطر بسیفہ وھو ملکھم
وھو یقول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا یہ اشعار پڑھنے والا کون ہے۔ عرض کیا عامر ہے۔ فرمایا اے عامر! خداوند تجھے بخش دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جس شخص کا نام لیکر بخشش کی دعا کی وہ شخص جنگ میں شہید ہوا۔ عمر نے کہا یا رسول اللہ صلعم عامر کو ہمارے پاس رہنے دیں۔

جب ہم خیبر کے پاس پہنچے تو خیبر کا مالک یہ رجز پڑھتا ہوا تلوار لہراتا ہوا باہر آیا۔

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اُقبلت تلھب
فنزل عامر فقال
قد علمت خیبر انی عامر ۔ شاکی السلاح بطل مغامر
فاختلفا بضربتین فوقع
سیف مرحب فی فرس عامر
فذھب لیسفل لہ فوقع سیفہ
علی نفسہ فقطع اُکحلہ فکان
فیھا نفسہ واذا نفر من اُصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیبر جانتا ہے۔ میں ہتھیاروں سے لیس بہادر مرحب ہوں۔ جب جنگ کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں۔

عامر نے گھوڑے سے اتر کر یہ رجز پڑھا۔ خیبر جانتا ہے میں ہتھیار پوش بہادر عامر ہوں۔ دونوں میں تلواریں چلنے لگیں۔

مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی تلوار اٹھانے لگے جس کی وجہ سے اس کی اپنی تلوار اس کی شہ رگ پر لگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يقولون بطل عمل عامر قتل نفسه
فأتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم وأنا أبكي فقلت يا
رسول الله بطل عمل عامر
فقال يا رسول الله صلى الله
عليه وسلم من قال هذا قال
قلت ناس من أصحابك فقال
صلى الله عليه وسلم بل له
أجره مرتين ثم أرسلني رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى
علي فأتيته وهو أرمد فقال
لاعطين الراية اليوم رجلا يحب
الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فجئت به أقوده وهو
أرمد حتى أتيت به النبي صلى
الله عليه وسلم فبصق في عينيه
فبرئ وأعطاه الراية وخرج
مرحب فقال : قد علمت خيبر
انی مرحب : فقال علي
أنا الذي سمتني أمي حيدره * كليث غابات كريه المنظره
أوفيهم بالصاع كيل السندره

اور فوت ہو گئے۔ آنحضرت کے اصحاب
کی ایک جماعت کہنے لگی عامر کا عمل ضائع
ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خود کشی کی ہے
میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل ضائع
ہو گیا۔ فرمایا کون کہتا ہے۔ عرض کیا

آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کہتی
ہے۔ فرمایا اس کو دو دفعہ ثواب
ملے گا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلعم نے
علی کے پاس روانہ کیا۔ آپ کی آنکھ دکھ
رہی تھی۔ آنحضرت نے فرمایا میں آج
اس شخص کو علم دوں گا جو اللہ اور
اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو۔ اور
اس کو اللہ اور اس کے رسول دوست
رکھتے ہوں۔ پس علی کو آشوب چشم کی
حالت میں پکڑ کر لایا۔ میں نے آپ کو نبی
کریم صلعم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ
نے آپ کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا
آپ ٹھیک ہو گئے۔ آپ کو علم عطا کیا
مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا مقابلہ میں آیا
قد علمت خیبر انی مرحب
علی نے یہ رجز پڑھا:۔
میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا
بار ہیبت کچھار کا شیر ہوں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال فضربه ففلق رأسه فقتله وكان
الفتح على يد علي بن أبي طالب أخرجه
أبو حاتم وقال هكذا روي في فرس
عامر وإنما هو في عامر

حضرت علی نے ایسی ضرب مرحب کے سر پر لگائی جس سے اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا۔ علی علیہ السلام کے ذریعہ خیبر فتح ہوا۔ ابو حاتم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

وأخرجه مسلم بتغيير بعض لفظه
وأخرجه أحمد عن بريدة الأسلمي
ولم يذكر فيه قصة عامر وقال
بعد قوله شاكي السلاح بطل
مجرب أطعن أحيانا وحينا أضرب

احمد بن حنبل نے بریدہ اسلمی سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں عامر کے قصہ کا ذکر نہیں ہے۔ علی کے رجز میں ہتھیار پوش تجربہ کار کے بعد یہ شعر لکھا ہے کہ میں کبھی نیزہ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

وقال فاختلف هو وعلي ضربتين
فضربه علي على عاتقه حتى عض
السيف فيها بأضراسه وسمع أهل
العسكر صوت ضربته قال وما
يتام الناس مع علي حتى فتح
الله له ولهم

علی اور مرحب میں مقابلہ ہونے لگا۔ آپ نے مرحب کے کندھے اور گردن کے درمیان اس قدر زور سے تلوار ماری جس کو لوگوں نے سنا جو مرحب کی داڑھوں میں پیوست ہو گئی۔

حضرت علی اور لوگ اس وقت تک نہ سوئے جب تک قلعہ خیبر فتح نہ ہوا۔

وعن أبي سعيد الخدري رضي
الله عنه أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم أخذ الراية
وهزها ثم قال من يأخذها
بحقها فجاء فلان فقال أنا فقال
امض ثم قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم والذي كرم وجه محمد

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے علم لے کر ہلایا۔ فرمایا اس کو لے کر کون پورا اترے گا۔ ایک شخص آیا اور کہا میں لینا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم جاؤ۔ فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو عزت دی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لا عطينها رجلا لا يفر هالك
يا علي فانطلق حتى فتح الله
عليه خيبر و فدك وجاء بعجوتها
وقديدها خرجه أحمد ★ وعن
بريدة رضي الله عنه قال لما
كان حيث نزل رسول الله
صلى الله عليه وسلم بحصن أهل
خيبر أعطى رسول الله صلى الله
عليه وسلم اللواء عمر بن الخطاب
ونهض معه من نهض من الناس
فلقوا أهل خيبر فانكشف
عمر وأصحابه فرجعوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
لاعطين الراية غدا رجلا يحب
الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله فلما كان الغد
تصادر بها أبو بكر وعمر فدعا
عليا وهو أرمد فتفل في عينه
وأعطاه اللواء ونهض معه من
الناس من نهض ثم ذكر قتل

میں علم اس شخص کو دوں گا جو جنگ
سے فرار نہیں کرے گا۔ یا علیؑ علم
تم لے لو اور لڑنے کے لئے چلے جاؤ۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے خیبر اور فدک
فتح کیا۔ آپ وہاں سے کھجوریں اور سوکھا
ہوا گوشت لائے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خیبر کے قلعہ کے پاس قیام کیا۔ علم عمر بن خطاب
کے حوالے کیا حضرت عمر کے ساتھ اور لوگ
بھی خیبر فتح کرنے کی خاطر روانہ ہوئے
اہل خیبر سے لڑائی ہوئی۔ حضرت عمر اور آپ
کے ساتھی شکست کھا کر واپس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
کل میں علم اس شخص کو دوں گا۔ جو خدا اور اس
کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ خدا اور
اس کا رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔
دوسرے روز عمر اور ابوبکر علم کے حصول کی امید
میں آئے۔ مگر آنحضرت نے علیؑ کو بلایا
اور علم آپ کے حوالے کیا۔ آپ کی
آنکھیں دکھتی تھیں۔ ان میں اپنا
لعاب دہن لگایا۔ آپ کے ساتھ کچھ
لوگ گئے۔ آپ نے مرحب کو قتل
کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرحب وقال فما بنام آخر الناس حتى فتح الله لهم وله أخرجه الغيلانی والحافظ الدمشقی في الموافقات وعنه قال حاصرنا خيبر فأخذ اللواء أبوبكر فانصرف ولم يفتح له ثم أخذه عمر من الغد فخرج ورجع ولم يفتح له وأصاب الناس يومئذ شدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی دافع اللواء الى رجل يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله لا يرجع حتى يفتح عليه فبتنا طيبة أنفسنا ان الفتح غدا فلما أصبح صلى الله عليه وسلم قام قائما فدعا باللواء والناس على مصافهم فدعا عليا وهو أرمد فتفل في عينه ودفعه اليه ففتح له قال بريدة وأنا ممن تطاول لها أخرجه أحمد في المناقب ☆

وعن سلمة رضي الله عنه قال

حضرت علیؑ اور تمام لوگ اس وقت تک نہ سوئے جب خیبر فتح نہ ہُوا۔ بریدہ نے کہا ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا۔ علم ابوبکر نے لیا بغیر فتح کے واپس آگئے۔ دوسرے روز عمر علم لے کر قلعہ فتح کرنے گئے مگر ناکام ہو کر لوٹ آئے۔ اس روز لوگوں نے بے حد تکلیف محسوس کی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں علم اس شخص کو دینے والا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے۔ وہ خود خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ بغیر فتح کے واپس نہیں آئے گا۔ ہم لوگوں نے رات خوشی خوشی بسر کی کہ کل فتح ہونے والی ہے۔ صبح کو رسول اللہ نے علم طلب کیا۔ لوگ اپنی اپنی جگہوں میں موجود تھے۔ علیؑ کو بلایا آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ اُن میں اپنا لعاب دہن لگایا۔ آپ کو علم دیا۔ آپ نے خیبر فتح کیا۔ بریدہ نے کہا۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جس کو علم لینے کی آرزو تھی۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعث رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أبا بکر الصدیق برایۃ وکانت بیضاء الی بعض حصون خیبر فقاتل ورجع ولم یکن فتح وقد جھد فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسولہ یفتح اللّٰہ علی یدیہ لیس بفرار فدعا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعلی وھو ارمد فتفل فی عینیہ ثم قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللّٰہ علیک قال سلمۃ فخرج واللّٰہ بھا یھرول ھرولۃ وأنا خلفہ نتبع أثرہ حتی رکز رأیتہ فی رضم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من رأس الحصن فقال من أنت قال أنا علی بن أبی طالب قال یقول الیھودی علوتم وما أنزل علی موسی أو کما قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو خیبر کے ایک قلعہ کی طرف فتح کے لئے بھیجا آپ نے جنگ کی۔ مگر بغیر فتح کئے واپس آگئے۔ اگرچہ آپ نے بہت محنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا۔ جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح دے گا۔ وہ شخص بھاگنے والا نہیں ہے۔ رسول اللہ نے علی کو بلایا آپ آشوب چشم سے مبتلا تھے۔ آنحضرت نے اپنا لعاب دہن آپ کی آنکھوں میں لگایا۔ فرمایا علم لے کر چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دے گا۔ سلمہ نے کہا خدا کی قسم آپ علم کو لہراتے ہوئے خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ میں آپ کے پیچھے تھا۔ آپ نے قلعہ کے نیچے ایک پتھر کے شگاف میں علم گاڑ دیا۔ ایک یہودی نے قلعہ کی چھت سے نمودار ہو کر پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں ابن ابی طالب ہوں۔ یہودی نے کہا موسیٰ پر جو نازل ہوئی تھی۔ اس کی رو سے تم فتح پاؤ گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثم رجع حتى فتح الله على
يديه أخرجه ابن اسحاق ★
وعن أبي رافع مولى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
قال خرجنا مع علي حين بعثه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
برايته فلما دنا من الحصن
خرج اليه أهله فقاتلهم فضربه
رجل من يهود وفطرح
ترسه من يده فتناول علي
بابا كان عند الحصن فترس
به نفسه فلم يزل بيده حتى
فتح الله عز وجل عليه ثم ألقاه
من يده حين فرغ فلقد رأيتني
في نفر معي سبعة انا ثامنهم
نجتهد على أن نقلب ذلك
الباب فما نقلبه أخرجه
أحمد وعن جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما ان علي بن
أبي طالب حمل الباب يوم
خيبر حتى صعد المسلمون

خداوند نے آپ کے ہاتھوں فتح
ونصرت عطا کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے غلام رافع سے مروی ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے علیؑ کو اپنا علم دے
کر روانہ کیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔
جب آپ قلعہ کے قریب گئے
تو وہاں کے رہنے والے آپ سے
لڑنے لگے۔ ایک یہودی نے آپ
پر ضرب لگائی جس سے آپ کی
ڈھال گر گئی۔ علیؑ نے قلعہ کا
دروازہ اکھاڑ لیا۔ اور اس
کو بطور ڈھال استعمال کیا۔
خداوند عالم نے آپ کو فتح
دی۔ جب قلعہ فتح کر چکے تو
دروازہ پھینک دیا۔ تم مجھے
ان سات آدمیوں میں دیکھتے ہیں
ان میں آٹھواں تھا۔ دروازے
کو ہلانا چاہتے تھے۔ مگر نہ ہلا سکے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے۔ کہ علیؑ نے خیبر کے روز دروازہ اٹھا
لیا تھا اور لوگ اس کے اوپر سے گزرے تھے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليه فافتحوها وبعد ذلك
لم يحمله اربعون رجلا وفي
طريق ضعيف ثم جتمع عليه
سبعون رجلا فكان جهدهم
ان أعادوا الباب أخرجهما
الحاكمي في الاربعين

قلعہ فتح کر لیا۔ دروازہ کو چالیس آدمی
نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ایک ضعیف
سلسلہ میں ہے کہ ستر آدمیوں نے
پوری کوشش کی کہ دروازے کو دوبارہ
اپنی جگہ قائم کریں۔ (مگر قائم نہ کر سکے)

ذكر اختصاصه بأنه وزوجه وابنيه أهل البيت

آپ، آپ کی زوجہ اور آپ
کے دونوں فرزند اہل بیت
ہیں۔

عن سعيد قال أمر معاوية
سعدا أن يسب أبا تراب
فقال أما ما ذكرت ثلاثا
قالهن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلن أسبه لان يكون
في واحدة منهن أحب الي
من حمر النعم سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم
يقول وخلفه في بعض
مغازيه فقال له علي تخلفني
مع النساء والصبيان فقال

سعید سے مروی ہے۔ کہ معاویہ نے
سعد کو حکم دیا کہ علیؑ کو گالیاں دو۔ سعد
نے کہا جب تک میں علی کی تین خصوصیات
یاد کرتا رہوں گا جو رسول اللہ نے آپ
کے حق میں بیان فرمائی ہیں اس وقت تک
میں آپ کو گالیاں نہیں دوں گا۔
اگر ان میں مجھے ایک خصوصیت مل جاتی
تو میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی۔ رسول
نے علیؑ کو ایک جنگ میں مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا
علیؑ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ مجھے
عورتوں اور بچوں میں نائب مقرر
کرتے ہیں۔ فرمایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

له رسول الله صلى الله عليه
وسلم أما ترضى أن تكون مني
بمنزلة هارون من موسى
الا انه لا نبي بعدي وسمعته
يقول يوم خيبر لاعطين
الراية وذكر القصة وسيأتي ★
ولما نزلت هذه الاية
قل تعالوا ندع أبناءنا و
أبناءكم دعا رسول الله صلى
الله عليه وسلم عليا وفاطمة
والحسن والحسين وقال
اللهم هؤلاء أهلي خرجه
مسلم والترمذي ★ وعن
أم سلمة ان النبي صلى الله
عليه وسلم جلل على الحسن
والحسين وعلي وفاطمة
كساء وقال اللهم هؤلاء أهل
بيتي وخاصتي أذهب عنهم
الرجس وطهرهم تطهيرا
خرجه الترمذي وقال حسن
صحيح ★ وعن سعيد بن عمرو

تم اس بات پر راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے
وہ منزلت حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسیٰ
سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی
نہیں آئے گا۔ میں نے رسول اللہ کو خیبر
کے روز فرماتے سنا۔ کہ کل میں اس
کو علم دوں گا۔ پورا واقعہ بیان کیا۔
جب قل تعالوا ندع ابناءکم
والی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ، فاطمہ
سلام اللہ علیہا، حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا
اور فرمایا یہ حضرات میرے اہل ہیں
ام سلمہ سے مروی ہے۔ کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حسنؑ حسینؑ، علیؑ اور فاطمہ سلام اللہ
علیہا پر چادر تان کر فرمایا۔ پالنے
والے یہ لوگ میرے اہل بیت
ہیں۔ اور میرے خاص بندے ہیں۔
ان سے ناپاکی کو دور رکھ
ان کو پوری طرح پاکیزہ فرما۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن سعید بن العاص قال قلت لعبد الله بن عیاش بن ابی ربیعة یا عم لم کان صغو الناس الی علی فقال یا ابن اخی ان علیا کان له ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان له من السطة فی العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر من رسول الله صلی الله علیه وسلم والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود فی الماعون ولما نزل قوله تعالی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة وعلیا وحسنا وحسینا فی بیت ام سلمة وقال اللهم ان هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا اخرجه القلعی

سعید بن عمرو بن سعید بن العاص نے کہا میں نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا میرے چچا کے فرزند لوگوں کا جھکاؤ علی کی طرف کیوں ہے، کہا اے بھائی کے فرزند علیؑ علم کے ماہر، خاندان میں خاص مقام سب سے پہلے اسلام لانے والے، رسول اللہ کے داماد، سنت میں بصیرت رکھتے تھے، جنگ میں بہادر، خیرات دینے میں سخی، آیت انما کے نزول کے وقت آپ نے فاطمہؑ، علیؑ حسن اور حسین کو ام سلمہؓ کے گھر میں جمع کیا فرمایا میرے پالنے والے یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاک چیز کو دور رکھ

ذکر ان بیته اوسط بیوت رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن سعید بن عبیدة قال جاء رجل الی ابن عمر فسأله عن عثمان فذکر له محاسن عمله ثم قال لعل ذلك یسوءك قال نعم قال فارغم الله انفك ثم سأله عن علی فذکر محاسن عمله قال ذاك بیته اوسط بیوت النبی صلی الله علیه وسلم قال لعل ذلك یسوءك قال اجل قال فارغم الله انفك انطلق فاجهد علی جهدك اخرجه البخاری والمخلص

حضرت علی کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے درمیان تھے

سعید بن عبیدہ نے کہا ایک شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا۔ اور عثمان کے بارے میں دریافت کیا اس کو آپ کی نیکیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ ممکن ہے یہ باتیں آپ کو ناگوار گزری ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا تجھ کو ذلیل کرے پھر اس نے حضرت علیؑ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے اس کو حضرت امیرؑ کی خوبیوں سے آگاہ کیا پھر کہا شاید یہ باتیں آپ کو ناپسند آئی ہوں کہا ایسا ہی ہے کہا خدا تم کو رسوا کرے چلے جاؤ اپنے نظریہ میں دوبارہ غور کرو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر اختصاصه وزوجه وبنيه بأنه صلى الله عليه وسلم حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم

علیؑ آپ کی زوجہ اور آپ کے فرزندوں سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا رسول اللہ سے جنگ کرنیوالا اور صلح کرنیوالا ہے

عن زيد بن أرقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين أنا حرب لمن حاربهم سلم لمن سالمهم خرجه الترمذى ★

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے جن لوگوں نے جنگ کی۔ اُن سے میری جنگ ہے۔ اور جن لوگوں نے ان سے صلح کی ان ان سے میری صلح ہے۔ بحوالہ ترمذی۔

وعن أبي بكر الصديق قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خيم خيمة وهو متكئ على قوس عربية وفي الخيمة علي وفاطمة والحسن والحسين فقال معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم ولي لمن والاهم لا يحبهم الا سعيد الجد طيب المولد ولا يبغضهم الا شقي الجد ردى الولادة

ابوبکر صدیق سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمے کے اندر عربی کمان کا سہارا لئے ہوئے تشریف فرما تھے۔ علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ دوسرے کمرے میں قیام فرما تھے۔ فرمایا اے لوگو! میری ان لوگوں سے صلح ہے۔ جن کو ان خیمہ والوں سے صلح ہے۔ اور میری ان سے جنگ ہے جنہوں نے ان سے جنگ کی۔ میں ان کا دوست ہوں جو ان کو دوست رکھتا ہے۔ ان کو صرف وہ دوست رکھے گا جن کا دادا نیک ہوگا اور ان کی ولادت ٹھیک ہوگی۔ ان سے بغض رکھنے والے کا دادا بدبخت ہوگا اور ولادت ٹھیک نہیں ہوگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر اختصاصه بانتفاء الرمد عن عينيه أبدا بسبب تفل النبي صلى الله عليه وسلم فيهما

آپ کی آنکھوں میں اس روز سے کبھی تکلیف نہ ہوئی جس روز سے رسول اللہ ﷺ نے ان میں لعاب دہن لگایا

عن علي رضي الله عنه قال ما رمدت منذ تفل النبي صلى الله عليه وسلم في عيني أخرجه أحمد ★ وعنه قال ما رمدت عيناي منذ مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهي وتفل في عيني يوم خيبر حين أعطاني الراية أخرجه أبو الخير القزويني

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں آنکھ میں کبھی آشوب نہ ہوا جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا۔ بحوالہ احمد

نیز آپ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں کبھی آشوب کی تکلیف نہیں ہوئی جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ان پر مسح کیا تھا۔ میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا تھا خیبر کے روز اور مجھے علم عطا ہوا تھا۔ اس کو ابوالخیر قزوینی نے بیان کیا۔

ذكر اختصاصه بلبس لباس الشتاء في الصيف ولبس لباس الصيف في الشتاء لعدم وجدان الحر والبرد

آپ سردی کا لباس گرمی میں اور گرمی کا لباس سردی میں پہنا کرتے کیونکہ آپ کو گرمی اور سردی نہیں لگا کرتی تھی۔

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى

عبدالرحمن بن ابی لیلی کا بیان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال كان أبي يسمر مع علي و كان علي يلبس ثياب الصيف في الشتاء وثياب الشتاء في الصيف فقيل له لو سألته فسأله فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث علي وأنا أرمد العين يوم خيبر فقلت يا رسول الله اني أرمد العين قال فتفل في عيني وقال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما وجدت حرا ولا بردا منذ يومئذ وقال لأعطين الراية رجلا يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله ليس بفرار فتشوف لها أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطا نيها أخرجه أحمد

ہے کہ میرے باپ علی علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتے آپ گرمی کا لباس سردی میں اور سردی کا گرمی میں پہنا کرتے۔ آپ سے کسی نے کہا۔ آپ حضرت سے اس کی وجہ پوچھ لیتے۔ اس نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے پاس ایک شخص بلانے کے لئے بھیجا تھا۔ میں خیبر کی جنگ میں آشوب چشم میں مبتلا مبتلا تھا۔ آپ نے میری آنکھ میں لعاب دہن لگایا۔ فرمایا اے پالنے والے اس سے سردی اور گرمی کو دور رکھ۔ اس وقت سے لے کر اس وقت تک میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں کی۔ اس روز رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ میں علم اس شخص کو دوں گا جس کو خدا اور رسول دوست رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ جنگ سے بھاگنے والا نہیں ہے۔ اس منصب کے حصول کے لئے اصحاب رسول بہت بے چین تھے۔

ذكر اختصاصه بأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعطيه الراية فلا ينصرف حتى يفتح عليه

رسول اللہ جب آپ کو علم دیتے تو آپ فتح کے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن عمر بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی فقال لقد فارقکم رجل ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیعطیہ الرایۃ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائۃ درھم من عطائہ کان یرصدھا لخادم لاھلہ أخرجہ احمد

عمر بن حبشی سے مروی ہے ۔ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ لوگوں سے ایسا شخص جدا ہوا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علم عطا فرماتے آپ جنگ فتح کر کے تشریف لاتے سات سو درہم کا مال ترکہ میں چھوڑا جس سے اپنے اہل کے لئے نوکر خریدنا چاہتے تھے۔

ذکر اختصاصہ بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعثہ بالسریۃ جبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ فلا ینصرف حتی یفتح علیہ

آنحضرتؐ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے آپ کے دائیں طرف جبرائیل ہوتے اور بائیں طرف میکائیل ہوتے فتح کے بعد آپ واپس آئے

عن الحسن انہ قال حین قتل علی لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون بعلم ولا ادرکہ الاخرون کان

حضرت علی کی شہادت کے بعد امام حسن نے فرمایا۔ آپ سے وہ شخص چلا گیا ہے۔ علم میں جس کا مقابلہ پہلے لوگ نہ کر سکے۔ اور نہ ہی اس کے علم کو آنے والے لوگ پا سکے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعثه بالسریه جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن شماله لا ینصرف حتی یفتح علیه أخرجه أحمد وأبو حاتم ولم یقل نعلم وأخرجه الدولابی بزیادة ولفظه لما قتل علی قام الحسن خطیبا فقال قتلتم والله رجلا فی لیلة نزل فیها القرآن وفیها رفع عیسی بن مریم وفیها قتل یوشع فتی موسی والله ما سبقه احد کان قبله کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یبعثه بالسریه وذکر الحدیث

رسول اللہ آپ کو لشکر دے کر روانہ فرماتے جبرائیل آپ کے دائیں اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے۔ فتح کر کے واپس آتے۔ دولابی کے الفاظ یہ ہیں۔ حضرت علی کی شہادت کے وقت امام حسن نے خطبہ میں فرمایا۔ تم لوگوں نے ایسے شخص کو رات کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں قرآن نازل ہوا۔ جس میں عیسیٰ بن مریم کی رفعت موسیٰ کے نوجوان یوشع کا قتل ہونا موجود تھا۔ خدا کی قسم علیؑ کا کسی گذشتہ شخص نے مرتبہ حاصل نہیں کیا خدا کی قسم آنحضرت آپ کو لشکر دے کر روانہ کرتے تھے۔ پھر پوری حدیث بیان کی

ذکر اختصاصه بتنویه الملك باسمه یوم بدر

"بدر کی جنگ میں فرشتہ نے علی کے نام کی آواز دی۔"

عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملك من السماء یوم بدر یقال له رضوان لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی أخرجه الحسن بن عرفة العبدی.

ابو جعفر محمد ابن علی نے فرمایا فرشتے فرشتے نے بدر کی لڑائی میں آسمان سے آواز دی جس کا نام رضوان تھا۔ تلوار صرف ذوالفقار ہے جوان صرف علی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شرح:۔ ذو الفقار اسم سیف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ابو العباس سمی بذلک لانہ کانت فیہ حفر صغار والفقرۃ الحفرۃ التی فیہا الودیہ ★ قال ابو عبید والمغفر من السیوف الذی فیہ خروز

شرح:۔ ذو الفقار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام تھا۔ ابو العباس نے کہا یہ نام اس لئے ہے کہ اس میں چھوٹے گڑھے تھے۔

ابو عبید نے کہا مغفر اس تلوار کو کہتے ہیں جس میں دندانے ہوں۔

ذکر اختصاصہ بحمل رایۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم بدر

وفی المشاھد کلھا ★ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال کان علی آخذ برایۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم بدر قال الحکم یوم بدر والمشاھد کلھا اخرجہ احمد فی المناقب ★ وعن علی علیہ السلام قال کسرت یدعلی یوم احد فسقط اللواء من یدہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

"جنگ بدر اور تمام لڑائیوں میں علم رسول علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

ابن عباس سے روایت ہے۔ بدر کی لڑائی میں علم رسول اللہ علی کے ہاتھ میں تھا۔ حکم نے کہا۔ صرف بدر ہی نہیں بلکہ تمام لڑائیوں میں آنحضرت کا علم علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ احد کی جنگ میں میرا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ علم میرے ہاتھ سے گر گیا۔ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضعوه في يده اليسرى فانه صاحب لوائي في الدنيا والآخرة
أخرجه الحضرمي

اس کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لو۔ میرا علم دنیا اور آخرت میں تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ذكر اختصاصه بكتابة كتاب الصلح يوم الحديبية

حدیبیہ میں صلحنامہ علیؑ نے لکھا۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان كاتب كتاب الصلح يوم الحديبية علي ابن أبي طالب قال عبد الرزاق قال معمر فسألت عنه الزهري فضحك أو قال تبسّم وقال هو علي ولو سألت هؤلاء لقالوا هو عثمان يعني بني امية
خرجه في المناقب الغساني

ابن عباس سے روایت ہے کہ۔ حدیبیہ کا صلحنامہ علی بن ابی طالب نے لکھا تھا۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر نے یہ بات زہری سے پوچھی تو آپ ہنس دیئے۔ یا مسکرا پڑے۔ کہا صلحنامہ لکھنے والے علی تھے۔ اگر تم بنوامیہ سے پوچھو تو وہ کہیں گے۔ کاتب صلحنامہ عثمان یعنی بنوامیہ تھے

ذكر اختصاصه يوم الحديبية بتهديد قريش ببعثه عليهم

حدیبیہ میں آنحضرت نے قریش کو حضرت علی کے بھیجنے کی دھمکی دی

عن علي عليه السلام قال لما كان يوم الحديبية خرج لنا ناس من المشركين منهم سهيل بن عمرو وناس من

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ ہمارے پاس حدیبیہ میں مشرکین میں سہیل بن عمرو اور رؤساء مشرکین حاضر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رؤساء المشركين فقالوا يا رسول الله خرج اليك ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا فارددهم الينا فان كان بهم فقه في الدين سنفقههم فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف على الدين قد امتحن الله قلبه على الايمان قالوا من هو يا رسول الله وقال ابوبكر من هو يا رسول الله وقال عمر من هو يا رسول الله قال هو خاصف النعل و كان اعطى عليا نعله يخصفها ثم التفت على الى من عنده وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار اخرجه الترمذي وقال حسن صحيح

ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ ہمارے بیٹے بھائی اور غلام آپ کے پاس آگئے ہیں۔ انہیں ہمارے حوالے فرمائیے۔ اگر ان میں دین کی سمجھ بوجھ ہے۔ تو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے فرمایا۔ تمہیں ایسی باتوں سے باز آجانا چاہیئے۔ ورنہ میں ایسے آدمی کو بھیجوں گا۔ جو دین کے معاملے تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ جس کے دل کا امتحان ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ایسا شخص کون ہے۔ ابوبکر اور عمر نے کہا یا رسول اللہ ان اوصاف کا مالک کون ہے؟ فرمایا یہ شخص وہ ہے جو جوتی ٹھیک کر رہا ہے۔ آنحضرت نے علی کو اپنی جوتی ٹھیک کرنے کو کہا۔ پھر علی علیہ السلام لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کیا۔ اس کو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنانا چاہیئے۔

سنبل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ ۔ C1

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصه بالقتال علی تاویل القرآن کما قاتل النبی صلی الله علیه وسلم علی تنزیله

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان فیکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیله قال ابوبکر انا هو یا رسول الله قال لا قال عمر انا هو یا رسول الله قال لا ولکن خاصف النعل وکان اعطی علیا نعله یخصفها اخرجه ابوحاتم و عنه قال کنا جلوسا ننتظر النبی صلی الله علیه وسلم یخرج علینا من بعض بیوت نسائه فقمنا معه فانقطعت نعله فتخلف علیها علی یخصفها فمضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومضینا معه ثم قام ننتظره

رسول اللہ نے جس طرح قرآن کے نازل ہونے پر جہاد کیا تھا اس طرح علیؑ قرآن کی تفسیر میں جہاد کریں گے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں ایسا شخص موجود ہے۔ میں نے جس طرح قرآن کے نازل پر جہاد کیا۔ وہ شخص قرآن کی تفسیر کے لئے جہاد کرے گا۔ ابوبکر نے عرض کیا۔ وہ میں ہوں گا۔ فرمایا نہیں۔ عمر نے فرمایا یا رسول اللہ یہ منصب مجھے نصیب ہوگا۔ فرمایا نہیں یہ اعزاز ایسے شخص کو حاصل ہوگا۔ جو جوتی درست کر رہا ہے۔ آنحضرت نے اپنی جوتی علی کو درست کرنے کے لئے دی تھی۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ ہم لوگ آنحضرت کے انتظار میں تھے۔ آپ اپنی کسی زوجہ کے گھر سے باہر تشریف لائے۔ ہم آپ کے ساتھ چلنے لگے۔ راستے میں آپ کی جوتی ٹوٹ گئی۔ آپ نے جناب امیرؑ کو درست کرنے کو دی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ چل پڑے۔ کچھ دور جا کر آپ رسول کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقمنا معه فقال ان منكم من
يقاتل على تاويل القرآن كما قاتلت
على تنزيله فاستشرفنا وفينا ابو
بكر وعمر فقال لا ولكن خاصف
النعل قال فجئنا نبشره قال وكانه
قد سمعه

شرح: اصل الخصف
والجمع وخصف النعل اطباق طاق
على طاق ومنه يخصفان عليهما من
ورق الجنة وقوله استشرفنا اي
تشوفنا وتطلعنا تقول استشرفت
الشئ واستكشفته بمعنى وهو ان
تضع يدك على حاجبك كالذي
يستظل به من الشمس حتى يتبين
لك الشئ حكاه الهروي

ذكر اختصاصه بسد الابواب الشارعة في المسجد الا بابه

عن ابن عباس ان النبي صلى
الله عليه وسلم امر بسد الابواب
الا باب علي أخرجه الترمذي

کے ساتھ انتظار کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم میں
ایسا شخص موجود ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کے
بارے میں اس طرح جہاد کرے گا جس
طرح میں نے قرآن کی تنزیل پر کیا ہے
ہم نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایسے شخص کو
دیکھنا شروع کیا۔ ابو بکر اور عمر بھی موجود
تھے۔ دونوں نے آنحضرت سے پوچھا۔
کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ
وہ شخص مراد ہے جو جوتی ٹھیک کر
رہا ہے علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی جوتی ٹھیک کر رہا تھا
ہم لوگوں نے علی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی
بشارت دی۔ آپ نے اس بات کو
سنا اور ایسا معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ
اس بات سے پہلے آگاہ تھے

در حضرت علی علیہ السلام کے سوا سب رسول اللہ نے مسجد کی طرف کھلنے والے گھروں کے دروازے بند کرا دیئے ماسوائے علیؑ

ابن عباس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ
حضرت علی کے سوا صحابہ کے وہ تمام دروازے
بند کر دیئے جائیں جن کا راستہ مسجد کی طرف تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقال حدیث غریب ٭ وعن زید بن ارقم رضی اللّٰہ عنہ قال کان لنفر من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابواب شارعۃ فی المسجد قال فقال یوماً سدوا ھذہ الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی امرت بسد ھذہ الابواب الا باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللّٰہ ما سددت ولا فتحتہ ولکن امرت بشیٔ فاتبعتہ اخرجہ احمد ٭

وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال لقد اوتی ابن ابی طالب ثلاث خصال لأن یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ فی المسجد واعطاہ الرایۃ یوم خیبر اخرجہ احمد ٭ وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ... کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے۔ ایک ارشاد فرمایا۔ علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کر دیئے جائیں۔ اس بارے میں بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں حمد وثنا کے بعد فرمایا۔ مجھے علیؑ کے دروازے کے کھلے رہنے کا اور ان حضرات کے دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ میں سے کچھ لوگوں نے اعتراض کیا خدا کی قسم میں نے اپنی مرضی سے دروازوں کو بند نہیں کیا نہ ہی علی کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ جس بات کا مجھے حکم ملا ہے۔ میں نے اس کی تعمیل کی ہے۔

ابن عمر نے کہا علی میں تین خوبیاں ملی ہیں۔ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر تھی رسول اللہ نے علیؑ سے اپنی بیٹی بیاہ دی جس سے آپ کی اولاد پیدا ہوئی۔ لوگوں کے دروازے بند کروائے مگر علی کا دروازہ کھلا رکھا خیبر کی لڑائی میں علم دیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال قال عمر ثلاث خصال لعلی لأن یکون لی خصلة منهن أحب إلی من أن یکون لی حمر النعم تزویج فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسکناہ فی المسجد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والرایة یوم خیبر أخرجه ابن السمان فی الموافقة

حضرت عمر نے کہا کہ علیؑ میں تین ایسی خوبیاں ہیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہیں۔ فاطمہؑ دختر نبیؐ سے آپ کی شادی کا ہونا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا۔ خیبر کی جنگ میں آپ کو علم فوج کا ملنا۔

وعن عبد اللہ بن شریک عن عبد اللہ بن الرقیم الکنانی قال خرجنا إلی المدینة زمن الجمل فلقینا سعد بن مالک فقال أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسد الأبواب الشارعة فی المسجد وترک باب علی أخرجه أحمد

عبد اللہ بن شریک بن رقیم کنانی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ جمل کے زمانے میں مدینہ گئے ہماری ملاقات سعد بن مالک سے ہوئی۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ تمام دروازے بند کروا دیئے جو مسجد کیطرف کھلتے تھے صرف علیؑ کے دروازے کو کھلا رہنے دیا۔ سعدی نے کہا عبد اللہ بن شریک جھوٹا ہے۔ ابن حبانی نے کہا غالی شیعہ ہے۔

قال السعدی. عبد اللہ بن شریک کذاب. وقال ابن حبان کان غالیا فی التشیع یروی عن الاثبات مالا یشبه حدیث الثقات. وقد روی هذا الحدیث عن ابن عباس وجابر. وإنما الصحیح ما أخرج فی الصحیحین عن أبی سعد

درست بات یہ ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ابو سعد کی روایت سے بیان کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الاسد الا باب ابی بکر وان صح الحدیث فی علی ایضا حمل ذلک علی حالین مختلفین توفیقا بین الحدیثین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کے دروازہ کے سوا مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اگر علیؑ سے مروی حدیث درست ہے تو دونوں حدیثوں کی تاویل کی جائے گی۔ (صرف علیؑ سے مروی حدیث صحیح درست ہے)

ذکر اختصاصہ بالمرور فی المسجد جنبا ★

حضرت علیؑ جنب کی حالت میں مسجد سے گزرتے تھے

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک اخرجه الترمذی۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اس مسجد میں میرے اور تمہارے سوا کوئی شخص جنب کی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ علی بن منذر نے کہا میں ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب دریافت کیا تو آپ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ میرے اور تمہارے سوا جنب کی حالت میں اس مسجد سے کوئی شخص گزر نہیں سکتا۔

ذکر اختصاصہ بانہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ

حضرت علیؑ آنحضرتؐ کی طرف سے آپ کی امت پر حجت ہیں

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنت عند النبی صلی اللہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليه وسلم فرأى عليا مقبلا فقال يا انس قلت لبيك قال هذا المقبل حجتي على امتي يوم القيامة -

آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کو آتے ہوئے دیکھ کر مجھے فرمایا یہ آنے والے قیامت کے روز میری امت پر میری حجت ہوں گے۔

ذكر اختصاصه بأنه باب دار الحكمة

آپ حکمت کے گھر کا دروازہ ہیں

عن علي عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا دار الحكمة وعلي بابها أخرجه الترمذي وقال حسن غريب

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

ذكر اختصاصه بأنه باب دار العلم وباب مدينة العلم

حضرت علیؑ علم کے گھر اور علم کے شہر کا دروازہ ہیں

عن علي السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا دار العلم وعلي بابها أخرجه في المصابيح في الحسان وأخرجه ابو عمر وقال انا مدينة العلم وزاد فمن اراد العلم فليأته من بابه -

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں۔

ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں۔ جو شخص علم کی تلاش میں ہو اس کو دروازہ کے ذریعے آنا چاہیئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر اختصاصه بانّه اُعلم الناس بالسنّة

آپ کے تمام لوگوں سے سنت کے زیادہ عالم ہونے کی خصوصیات

عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہا قالت من افتاکم بصوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم الناس بالسنۃ اخرجہ ابو عمر و

بی بی عائشہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں عاشورہ کے روز روزہ رکھنے کا فتوی کس نے دیا۔ کہا علی نے۔ فرمانے لگیں آپ سنت کے تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں

ذکر اختصاصه بانّه اکثر الامۃ علما و اعظمهم حلما

آپ کی تمام اُمت سے علم و حلم میں بڑھے ہوئے خصوصیات۔

عن معقل بن یسار قال وضّأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هل لک فی فاطمة تعودها فقلت نعم فقام متوکئا علیّ فقال انه سیحمل ثقلها غیرک ویکون اجرها لک قال فکانه لم یکن علی شیٔ حتی دخلنا علی فاطمه فقلنا کیف تجدینک قالت لقد اشتد حزنی واشتدت فاقتی وطال سقمی قال

معقل بن یسار نے کہا کہ رسول اللہ صلعم بیمار ہو گئے مجھے فرمایا فاطمہ کی عیادت کرنی ہے! عرض کیا ضرور۔ آپ مجھ پر سوار ہوئے آپ کا کوئی بوجھ نہ تھا۔ فرمایا! عنقریب فاطمہ کا بوجھ کوئی اور اٹھائے گا اور اس کا اجر تم کو ملے گا۔ ہم فاطمہ کے ہاں آئے۔ ہم نے کہا کیا حال ہے؟ کہا! غم واندوہ اور فاقہ زیادہ ہے اور بیماری لمبی ہو گئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبد الله بن أحمد بن حنبل
وجدت بخط أبي في هذا الحديث
قال أوما ترضين اني زوجتك
أقدمهم سلما وأكثرهم علما و
اعظمهم حلما أخرجه أحمد و
أخرجه القلعي وقال زوجتك
سيدا في الدنيا والآخرة ثم
ذكر الحديث ★ وعن عطاء
وقد قيل له أكان في أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحد أعلم من علي قال ما أعلم
أخرجه القلعي ★ وعن ابن مسعود
رضي الله عنه قال أعلم أهل
المدينة بالفرائض علي بن أبي
طالب ★ وعن المغيرة نحوه
أخرجهما القلعي ★ وعن ابن
عباس رضي الله عنهما أنه قال
والله لقد أعطي علي تسعة
أعشار العلم وايم الله لقد شارككم في العشر العاشر أخرجه
أبو عمر وعنه وقد سأله الناس

عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا۔ مَیں نے اس حدیث کو اپنے باپ کے خط سے لکھا ہُوا دیکھا ہے۔ جس میں تحریر ہے (اے فاطمہؑ) تم اس بات پر راضی نہیں ہو۔ میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے۔ جو سب سے پہلے اسلام لایا۔ جس کا علم بہت ہے اور حلم میں بڑے مرتبہ پر فائز ہیں۔ احمد نے اس حدیث کو بیان کیا۔ اور قلعی نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا۔ میں نے تمہاری شادی اس سے کی ہے۔ جو دنیا اور آخرت کے سردار ہیں۔"

عطا سے کسی نے پوچھا۔ کہ اصحاب رسول میں کوئی شخص علی سے زیادہ علم والا تھا۔ کہا میں ایسے شخص کو نہیں جانتا۔ ابن مسعود نے کہا۔ مدینہ میں علم کے فرائض علی سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ابن عباس نے کہا۔ علیؑ کو علم کے نو حصے عطا ہوئے اور دسویں حصے میں بھی تمہارے شریک ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقالوا أي رجل كان عليا قال كان
ممتلئ جوفه حكما وعلما وبأسا و
نجدة مع قرابته من رسول الله
صلى الله عليه وسلم أخرجه أحمد
في المناقب

(شرح) البأس - الشدة في
الحرب يقول بؤس الرجل
بالضم يبأس بأسا فهو بئيس
على فعيل أي شجاع - والنجدة
الشجاعة تقول منه نجد بالضم
فهو نجيد ونجيد ونجد * وروى
ان عمر اراد رجم المراة التي ولدت
لستة أشهر فقال له علي ان الله
تعالى يقول وحمله وفصاله ثلاثون
شهرا وقال تعالى وفصاله في
عامين فالحمل ستة اشهر و
الفصال في عامين فترك عمر
رجمها وقال لولا علي هلك عمر
أخرجه العقيلي وأخرجه ابن
السمان عن أبي حزم بن أبي
الأسود * وعن سعيد بن المسيب

ابن عباس سے لوگوں نے پوچھا
کہ علی کیسے آدمی ہیں۔ کہا آپ
کا شکم اقدس حکمت، علم
رعب و داب اور بہادری سے
بھرا ہوا تھا۔ ساتھ ہی رسول اللہ
کے قرابتدار بھی تھے۔

روایت میں آیا ہے کہ ایک عورت نے
چھ ماہ میں بچہ جنا۔ حضرت عمر نے
اُسے سنگسار کرنا چاہا۔ حضرت
علی نے آپ سے فرمایا۔ کہ
خداوند عالم فرماتا ہے۔
بچے کے حمل اور دودھ
پینے کی مدت تیس ماہ ہے۔
دودھ کے بارے میں کہا
ہے۔ کہ اس کی مدت دو سال
ہے۔ لہذا حمل کی مدت
چھ ماہ اور دودھ پینے کی عمر دو
سال ہوئی۔ حضرت عمر نے
عورت کو رجم نہ کیا۔ اور کہا۔
اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک
ہو جاتے۔ سعید بن مسیب سے
مروی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال كان عمر يتعوذ من معضلة
ليس لها أبو حسن أخرجه أحمد
وأبو عمر وعن محمد ابن الزبير
قال دخلت مسجد دمشق فاذا
أنا بشيخ قد التوت ترقوتاه من
الكبر فقلت يا شيخ من ادركت
قال عمر قلت فما غزوت قال
اليرموك قلت فحدثني بشيء سمعته
قال خرجنا مع قتيبة حجاجا فاصبنا
بيض نعام وقد احرمنا فلما قضينا
نسكنا ذكرنا ذلك لامير المؤمنين
عمر فادبر وقال اتبعوني حتى انتهى
الى حجر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فضرب حجرة منها فاجابته
امرأة فقال أثم أبو حسن قالت
لا فمر في المقتاة فادبر فقال
اتبعوني حتى انتهى اليه وهو يسوي
التراب بيده فقال مرحبا يا أمير
المؤمنين فقال ان هؤلاء اصابوا
بيض نعام وهم محرمون قال الا
ارسلت الى قال انا احق باتيانك

حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگتے
جس کے حل کے لئے ابوالحسن نہ
ہوں۔ محمد بن زبیر سے مروی ہے۔
کہ میں مسجد دمشق میں گیا۔ وہاں ایک
بوڑھے کو دیکھا۔ جس کا حنجرہ بوڑھاپے
سے ڈھیلا ہو چکا تھا۔ میں نے پوچھا
آپ نے کس شخص کا زمانہ دیکھا ہے۔
کہا عمر کا۔ میں نے کہا۔ آپ کس
جنگ میں شامل ہوئے۔ کہا۔ یرموک
کی لڑائی میں۔ میں نے کہا۔ آپ کوئی
بات بتائیں۔ کہا ہم قتیبہ کے ساتھ
حج کو روانہ ہوئے۔ احرام کی حالت
میں شتر مرغ کے انڈے اٹھائے
حج ادا کرنے کے بعد اس کا امیر المومنین عمر
سے ذکر کیا۔ آپ نے کہا میرے ساتھ چلے
آؤ۔ رسول اللہ کے حجروں کے پاس آئے
اور ایک حجرہ پر دستک دے کر کہا یہاں
ابوالحسن موجود ہیں! اندر سے عورت نے
کہا۔ یہاں موجود نہیں۔ فرمایا میرے ساتھ
چلے آؤ حضرت علی کے پاس آئے
آپ مٹی کی ہاتھ سے ڈھیریاں بنا رہے
تھے۔ کہا ان لوگوں نے شتر مرغ کے انڈے
احرام میں اٹھائے ہیں۔ فرمایا ان کو بھیج دیتے
آپ کیوں آئے کہا میرا آنا ضروری تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال بيضن يوت الفحل قلائص أبكارا لعد د البيض فما نتج منها احد وه قال عمر فان الابل تخدج قال علی و البيض يمرض فلما أدبر قال عمر اللهم لا تنزل بی شديدة الا و أبو حسن الی جنبی أخرجه ابن البختری

فرمایا باکرہ اونٹنیوں سے اونٹ ملاؤ۔ جو اس سے بچے پیدا ہوں وہ انڈوں والے کو دے دو۔ عمر نے فرمایا۔ بعض اونٹنیوں کے بچے ساقط ہوتے ہیں۔ فرمایا نہیں انڈے بھی تو خراب ہو جاتے ہیں۔ حضرت عمر جب واپس ہوئے تو کہا اے پالنے والے جب مجھ پر مصیبت نازل کریں تو ابو الحسن میرے پہلو میں ہوں۔

ذکر اختصاصه بالحالة جمع من الصحابة عند سؤالهم عليه

تمام صحابہ آپ سے مسئلہ پوچھتے تھے

عن أذينة العبدی قال أتيت عمر فسألته من اين اعتمر قال ائت عليا فسله أخرجه أبو عمر و ابن السمان فی الموافقة وعن أبی حازم قال جاء رجل الی معاوية فسأله عن مسئلة فقال سل عنها علی بن أبی طالب فهو أعلم قال يا امير المومنين جوابك فيها

اذینہ عبدی نے کہا۔ میں عمر کے پاس آیا پوچھا عمرہ کہاں سے شروع کروں۔ کہا علی کے پاس جاکر پوچھو۔ حازم نے کہا ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا۔ کہا علی سے دریافت کہا میں تو آپ کا جواب جانتا ہوں۔ مجھے آپ کا جواب پسند ہے۔ علی کا نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أحب إلى من جواب على قال لبئس ما قلت لقد كرهت رجلا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزره بالعلم غزرا ولقد قال له أنت مني بمنزلة هارون بن موسى إلا أنه لا نبي بعدي وكان عمر إذا أشكل عليه شئ أخذه منه أخرجه أحمد في المناقب (شرح) الغزارة - بالغين المعجمة الكثرة وقد غزر الشئ بالضم كثر وعن عائشة رضي الله عنها وقد سئلت عن المسح على الخفين فقالت ائت عليا فسله أخرجه مسلم وعن ابن عمر ان اليهود جاؤا إلى أبي بكر فقالوا صف لنا صاحبك فقال معشر اليهود لقد كنت معه في الغار كاصبعي هاتين ولقد صعدت معه جبل حراء وان خنصري لفي خنصره ولكن الحديث عنه صلى الله عليه وسلم شديد و

کہا تم نے ٹھیک نہیں کہا ایسے شخص سے نفرت کرتے ہو جس کو آنحضرت نے علم سے پوری طرح نوازا ہے۔ آپ کے بارے میں فرمایا۔ تجھے مجھ سے وہ مرتبہ ہے جو ہارون کو موسے سے تھا۔ ہاں میرے بعد نبی کوئی نہیں ہو گا۔ عمر اپنی ہر مشکل آپ سے حل کراتے۔ عائشہ سے جرابوں کے مسح کے بارے میں کسی نے پوچھا۔ آپ نے کہا علی سے دریافت کرو۔ ابن عمر سے مروی ہے۔ یہودی ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اپنے نبی کی صفت بیان فرمائیے۔ کہا میں آپ کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح تھا۔ میں آپ کے ساتھ کوہ حرا پر چڑھا۔ میری چھوٹی انگلی آپ کی چھوٹی انگلی میں تھی۔ لیکن آپ کی حدیث بہت سخت ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هذا علی بن أبی طالب فأتوا علیا
فقالوا یا أبا الحسن صف لنا ابن
عمك فقال لم یکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل
الذاهب طولا ولا بالقصیر
المتردد وكان فوق الربعة أبیض
اللون مشربا حمرة جعد الشعر لیس
بالقطط یضرب شعره إلی أرنبته
صلت الجبین أدعج العینین
دقیق المسربة براق الثنایا أقنا
الأنف كأن عنقه أبریق فضة
له شعرات من لبته الی سرته
كأنهن قضیب مسك أسود
لیس فی جسده ولا فی صدره
شعرات غیرهن وكان ششن
الكف والقدم واذا مشی كأنما
یتقلع من صخر واذا التفت
التفت بمجامع بدنه واذا قام
غمر الناس واذا قعد علا الناس
واذا تکلم أنصت الناس واذا
خطب أبكی الناس وكان أرحم

علیؑ کے پاس جاؤ۔ اور آپ
سے پوچھو۔ حاضر ہو کر عرض کرنے
لگے اے ابوالحسن اپنے ابن عم کے
اوصاف بیان فرمائیے۔ فرمایا۔
آنحضرت درمیانے قد کے تھے۔ اوپر
کا نصف حصہ سرخی مائل سفید تھا۔
گھنگھرالے بالوں والے تھے۔
پیچیدہ نہیں تھے۔ سیاہ موٹی آنکھوں
والے۔ پتلی کمر والے۔ سفید دانتوں
والے۔ درمیانے ناک والے۔
گردن چاندی کی صراحی۔ گردن سے
ناف تک سیاہ بال مشک کی چھڑی
کی مانند تھے۔ ان بالوں کے علاوہ
جسم میں اور سینہ پر کوئی بال نہیں
تھا۔ بھرے ہوئے گوشت کے ہاتھ
اور قدم تھے۔ جب چلتے تو اس طرح
احتیاط سے چلتے تھے۔ گویا پتھر
پر سے قدم اٹھا رہے ہیں۔ جب
مڑتے تو تمام بدن کے ساتھ مڑتے۔ جب
کھڑے ہوتے تو لوگوں پر چھا جاتے
جب تشریف رکھتے تو لوگوں سے
بلند ہوتے جب بولتے تو لوگ خاموش
ہو جاتے۔ جب خطبہ دیتے تو لوگ رونے لگ جاتے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الناس بالناس لليتيم كالاب الرحيم
وللأرملة كالزوج الكريم أشجع
الناس وابذلهم كفاً واصبحهم
وجهاً لباسه العباء وطعامه
خبز الشعير وادامه اللبن
ووسادة الادم محشو بليف
النخل سريره أم غيلان مرمل
بالشريط كان له عمامتان احدا
هما تدعى السحاب والاخرى
العقاب وكان سيفه ذا الفقار
ورايته الغراء وناقته العضباء
وبغلته دلدل وحماره يعفور
وفرسه مرتجز وشاته بركة و
قضيبه الممشوق ولواؤه الحمد
وكان يعقل البعير ويعلف الناضح
ويرقع الثوب ويخصف النعل
وعن زيد بن علي عن أبيه عن
جده قال أتى عمر بامرأة حامل
قد اعترفت بالفجور فامر
برجمها فتلقاها علي فقال
ما بال هذه فقالوا أمر عمر برجمها

لوگوں پر بڑے مہربان۔ یتیم کے لئے
مہربان باپ کی طرح تھے۔ بیواؤں کے
لئے بہت بڑے سخی۔ بہت بڑے بہادر
بڑے سخی، ہشاش بشاش۔ آپ کا
لباس عبا۔ خوراک جو کی روٹی۔ سالن دودھ
بچھونا کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا گدا۔
آپ کا بستر گھنے پتوں کا بنا ہوا۔ جن کو
پتلی ڈوری سے باندھ دیا گیا تھا۔
آپ کے دو عمامے تھے۔ ایک کا نام
سحاب دوسرے کا نام عقاب۔ تلوار
کا نام ذوالفقار۔ آپ کا جھنڈا روشن
تھا۔ اونٹنی کا نام عضبا۔ خچر کا نام دلدل
گدھے کا نام یعفور۔ گھوڑے کا نام مرتجز
بکری کا نام برکہ۔ چھڑی کا نام ممشوق
لوا کا نام حمد۔ اونٹ کو باندھتے تھے۔
پانی نکالنے والے جانور کو گھاس کھلاتے
تھے۔ کپڑے کو ٹانکا لگاتے اور جوتے
کو پیوند لگاتے۔ زید بن علیؑ اپنے
باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت
کرتے ہیں۔ حضرت عمر کی خدمت میں حاملہ
عورت لائی گئی جس نے اپنے گناہ کا
اقرار کیا تھا۔ آپ نے اس کے رجم کرنے
کا حکم دیا۔ حضرت علیؑ نے عورت کو دیکھا تو پوچھا اس کا
کیا قصہ ہے۔ لوگوں نے کہا حضرت عمر نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فردها علی وقال هذه سلطانک علیها فما سلطانک علی ما فی بطنها او اخفتها قال قد کان ذلک قال او ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حد علی معترف بعد بلاء انه من قید او حبس او تهدد فلا اقرار له فخلا سبیلها وعن عبد الله بن الحسن قال دخل علی علی عمر واذا امرأة حبلی تقاد ترجم فقال ما شان هذه قالت یذهبون بی لیرجمونی فقال یا امیر المؤمنین لای شئ ترجم ان کان لک سلطان علیها فما لک سلطان علی ما فی بطنها فقال عمر کل احد افقه منی ثلاث مرات فضمها علی حتی وضعت غلاما ثم ذهب بها الیه فرجمها فهذه غیر تلک والله اعلم لان اعتراف تلک کان بعد تخویف فلم یصح فلم ترجم وهذه فرجمت

حضرت علیؑ عورت کو عمر کے پاس لائے فرمایا عورت پر تیرا حکم ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے شکم میں جو بچہ ہے۔ اس کا کیا قصور ہے یا آپ کے ڈرانے کی وجہ سے اس نے اعتراف کیا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو کیا رسول اللہ کا فرمان نہیں سنا جو شخص قید یا حبس اور دھمکی کی وجہ سے جرم کا اعتراف کرے۔ اس پر حد قائم نہیں ہو گی۔ اس کا اقرار درست نہیں ہے عورت کو چھوڑ دیا گیا۔ عبداللہ بن حسن سے مروی ہے حضرت علی عمر کے پاس آئے۔ ایک عورت رجم کے لئے لائی گئی۔ پوچھا اس عورت کا کیا معاملہ ہے۔ کہنے لگی یہ مجھے رجم کرنے لے جارہے ہیں علی نے عمر سے کہا۔ کہ عورت پر تیرا حکم درست ہو سکتا ہے۔ مگر جو بچہ اس کے شکم میں ہے اس کا کیا قصور ہے۔ حضرت علی کی ضمانت پر عورت چھوڑ دی گئی۔ لڑکا جننے کے بعد آپ اس کو عمر کے پاس لائے۔ تب رجم ہوئی۔

یہ اور عورت تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ورنہ دھمکی کے بعد اقرار ٹھیک نہیں ہے۔ پھر رجم کرنا درست نہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

كما تضمنه الحديثان * وعن
عبد الرحمن السلمي قال أتى
عمر بامرأة اجهدها العطش
فمرت على راع فاستسقته فأبى
أن يسقيها إلا أن تمكنه من نفسها
ففعلت فشاور الناس في رجمها
فقال له علي هذه مضطرة إلى
ذلك فخل سبيلها ففعل وعن
أبي ظبيان قال شهدت عمر بن
الخطاب أتي بامرأة قد زنت
فأمر عمر برجمها فذهبوا بها
ليرجموها فلقيهم علي فقال لهم
ما بال هذه قالوا زنت فأمر عمر
برجمها فانتزعها علي من أيديهم
فردهم فرجعوا إلى عمر فقالوا
ردنا علي قال ما فعل هذا إلا لشيء
فأرسل إليه فجاءه فقال ما لك
رددت هذه قال أما سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
رفع القلم عن ثلاثة عن النائم
حتى يستيقظ وعن الصغير حتى

عبدالرحمن سلمی سے مروی ہے۔ ایک عورت
پیاس کی شدت سے مجبور ہو کر چرواہے کے
پاس پانی مانگنے گئی۔ اس نے پانی اس
شرط پر دیا کہ وہ اس کے ساتھ بدفعلی کرے
مجبوری کی وجہ سے مان گئی۔ عمر نے لوگوں
سے اس کے رجم کرنے کے بارے میں
مشورہ کیا۔ علی نے آپ سے کہا۔ یہ تو مجبور
تھی۔ اس کو چھوڑ دو۔ اس نے چھوڑ دیا
ابوظبیان نے کہا میں حضرت عمر کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کی خدمت
میں ایک زانیہ عورت لائی گئی۔ آپ نے
اس کے رجم کا حکم دیا۔ لوگ اُسے رجم
کرنے جا رہے تھے راستے میں حضرت
مل گئے۔ فرمایا اس کو کیوں لے جا رہے ہو۔
عرض کیا اس نے زنا کرایا ہے عمر نے
رجم کرنے کا حکم دیا ہے۔ علی نے عورت
کو ان سے چھڑا لیا۔ رجم کرنے والوں کو
واپس کر دیا۔ انہوں نے عمر سے کہا ہمیں
علی نے واپس کیا ہے۔ آپ نے کہا علی
نے یہ کام کس وجہ سے کیا ہو گا۔ آپ
کو بلوا کر پوچھا یہ کیوں کیا۔ فرمایا رسول
اللہ کی حدیث نہیں سنی کہ تین آدمیوں
کو سزا نہیں دی جا سکتی۔ ایک نیند والا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يكبر وعن المبتلى حتى يعقل قال
بلى فهذه مبتلاة بني فلان
فلعله أتاها وهو بها قال له
عمر لا أدري قال وأنا لا أدري
فترك رجمها وعن مسروق أن
عمر أتي بامرأة قد نكحت في
عدتها ففرق بينهما وجعل
مهرها بيت المال وقال
لا يجتمعان أبدا فبلغ عليا
فقال إن كان جهلا فلها المهر
بما استحل من فرجها ويفرق
بينهما فإذا انقضت عدتها
فهو خاطب من الخطاب فخطب
عمر وقال ردوا الجهالات
إلى السنة فرجع إلى قول
علي أخرج جميع ذلك ابن السمان
في الموافقة وأخرج حديث
أبي ظبيان أحمد وعن ابن سيرين
أن عمر سأل الناس كم يتزوج
المملوك وقال لعلي إياك أعني
يا صاحب المعافري رداء كان

جب تک بیدار نہ ہو جائے۔ ایک بچہ جب
تک بڑا نہ ہو جائے۔ ایک بے ہوش جب
تک ہوش میں آ جائے۔ یہ فلاں قوم کی
بے ہوش عورت ہے۔ ممکن ہے یہ فعل
بے ہوشی کی وجہ سے سرزد نہ ہوا ہو۔ عمر نے
کہا میں اس بات کو نہیں جانتا۔ علیؑ نے
کہا میں بھی نہیں جانتا۔ اس
عورت کو عمر نے چھوڑ دیا۔ مسروق
نے کہا حضرت عمر کے پاس ایک
عورت آئی جس نے عدت کے اندر
نکاح کیا تھا۔ آپ نے میاں بیوی کو
الگ کر دیا۔ اور کہا یہ پھر کبھی اکٹھے
نہ ہوں گے۔ عورت کے مہر کو بیت المال
قرار دیا۔ یہ بات علیؑ کو معلوم ہوئی فرمایا
اگر دونوں کو مسئلہ معلوم نہیں تھا۔
مہر عورت کا حق ہے کیونکہ مرد نے اس سے
فائدہ اٹھایا ہے۔ مدت کے ختم ہونے
تک دونوں کو الگ الگ رکھا جائے۔
جب عدہ ختم ہو تو یہ شخص خطبہ دینے والوں
میں ایک ہوگا۔ عمر نے خطبہ دیا۔ کہا جہالت
کی باتوں کو سنت کی طرف لے جاؤ۔ علیؑ کے قول پر
عمل کیا عمر نے لوگوں سے پوچھا غلام کتنی عورتوں سے
نکاح کر سکتا ہے علیؑ سے کہا اے معافری چادر والے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليه قال اثنتين ∴ وعن محمد
بن زياد قال كان عمر حاجا
فجاءه رجل قد لطمت عينيه
فقال من لطم عينك قال علي
بن ابي طالب فقال لقد وقعت
عليك عين الله ولم يسأل
ما جرى منه ولم لطمه فجاء علي
والرجل عند عمر فقال علي
هذا الرجل رأيته يطوف وهو
ينظر الى الحرم في الطواف فقال
عمر لقد نظرت بنور الله ∴ وفي
رواية كان عمر يطوف بالبيت
وعلي يطوف أمامه اذ عرض رجل
لعمر فقال يا امير المومنين خذ
حقي من علي بن ابي طالب قال وما
باله قال لطم عيني قال فوقف عمر
حتى لحق به علي فقال ألطمت
عين هذا يا ابا الحسن قال نعم
يا امير المومنين قال ولم قال
لاني رأيته يتأمل حرم المومنين
في الطواف فقال عمر احسنت

آپ سے پوچھ رہا ہوں فرمایا دو ہوتیں۔ محمد بن زیاد
سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے حج کیا۔ ایک شخص
آپ سے ملا جس کی آنکھ پر تھپیڑ لگا ہوا تھا۔
پوچھا کس نے تھپڑ لگایا ہے۔ کہا علیؑ نے
کہا تیرا یہ حشر عین اللہ نے کیا ہے حضرت
سے کچھ نہ پوچھا۔ آدمی ابھی حضرت عمر کے
پاس موجود تھا۔ اسی اثنا میں حضرت علی علیہ
السلام تشریف لائے فرمایا یہ طواف کے
دوران حرم کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے
کہا آپ نے اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھا ہے
ایک اور روایت ہے۔ عمر طواف
میں تھے۔ علیؑ آپ کے آگے طواف میں مصروف
تھے۔ ایک شخص نے عمر سے کہا علیؑ سے
میرا حق دلوایئے۔ عمر ٹھیر گئے۔ جب علیؑ
آ گئے تو کہا اے ابوالحسن آپ
نے اس شخص کو تھپڑ مارا ہے۔
کہا ہاں۔ کہا کیوں کہا یہ طواف
میں مومنین کے حرم کو دیکھ رہا تھا
کہا۔ اے ابوالحسن۔ اچھا کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يا أبا الحسن ثم أقبل على الرجل
فقال وقعت عليك عين من
عيون الله عز وجل فلاحق لك
فقال يقلب يعني صاحبه من جواهر
الله ولي من أولياء الله تعالى؛
وعن حنش بن المعتمر ان رجلين
أتيا امرأة من قريش فاستودعاها
مائة دينار وقالا لا تدفعيها الى
أحد منا دون صاحبه حتى نجتمع
فلبثا حولا ثم جاء أحدهما اليها
وقال ان صاحبي قد مات فادفعي
الى الدنانير فأبت فثقل عليها
بأهلها فلم يزالوا بها حتى دفعتها
اليه ثم لبثت حولا آخر فجاء الآخر
فقال ادفعي الى الدنانير فقالت
ان صاحبك جاءني وزعم انك
قد مت فدفعتها اليه فاختصما
الى عمر فأراد أن يقضي عليها
وروى أنه قال لها ما أراك الا
ضامنة فقالت أنشدك الله
ان تقضي بيننا وارفعنا الى علي

پھر اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
تیری حرکت کو اللہ کی آنکھ نے دیکھا
ہے۔ آپ کو جواہر خدا اور اللہ تعالیٰ
کا ولی تصور کرو۔ خنش بن معتمر نے کہا
دو آدمیوں نے قریش کی عورت کے پاس
سو دینار بطور امانت رکھے۔ اور اس
سے کہا جب تک ہم دونوں اکٹھے
نہ آئیں۔ اس وقت تک کسی کو نہ دینا
ایک سال گذر گیا۔ پھر ایک شخص آیا
اور اس عورت سے کہا میرا ساتھی فوت
ہو گیا ہے۔ دینار میرے حوالے کیجئے۔
عورت نے انکار کر دیا۔ عورت کے
رشتہ داروں نے اس پر دباؤ ڈلوایا
آخرکار اس نے سو دینار دے
دیئے۔ ایک سال کے بعد دوسرا شخص
آ گیا۔ اس نے دیناروں کا مطالبہ
کیا۔ عورت نے کہا تیرے ساتھی نے
آکر کہا۔ کہ تمہارا انتقال ہو گیا۔ میں
نے دینار اس کے حوالے کر دئیے تھے
دونوں حضرت عمر کے پاس اپنا فیصلہ
لے گئے۔ آپ نے عورت کے
خلاف فیصلہ کرنا چاہا۔ عورت نے
کہا ہمیں علی کے پاس بھیج دیجئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن أبي طالب فرفعها الى علي و
زبير أنهما قد مكرا بها فقال
أليس قلتما لا ندفعها الى واحد
منا دون صاحبه قال بلى قال
فان مالك عندنا اذهب فجئ
بصاحبك حتى ندفعها اليكما ۞
وعن موسى بن طلحه ان عمر
اجتمع عنده مال فقسمه ففضلت
منه فضلة فاستشار اصحابه في
ذلك الفضل فقالوا نرى ان تمسكه
فان احتجت الى شئ كان عندك
وعلي في القوم لا يتكلم فقال عمر
مالك لا تتكلم يا علي قال قد اشار
عليك القوم قال وانت فاشر
قال فاني أرى أن تقسمه ففعل ۞
وعن حارثة بن مضرب أن عمر
أراد أن يقسم السواد قال له علي
ان للناس نسلا من اولادهم
ومواد امن أعرابهم فدعهم
كما هم ۞ وعن أبي سعيد الخدري
سمع عمر يقول لعلي وقد سأله

آپ نے علی علیہ السلام کے پاس بھیج
دیا۔ حضرت کو معلوم ہوگیا۔ کہ ان آدمیوں
نے عورت کے ساتھ دھوکا کیا
ہے۔ فرمایا کیا تم نے نہیں کہا تھا جب
تک ہم دونوں نہ آئیں اس وقت
تک کسی کو مال نہ دینا۔ کہا ہاں کہا
تھا۔ فرمایا تیرا مال ہمارے پاس
موجود ہے اپنے ساتھی کو لے آ۔ تب
مال دیں گے۔ موسیٰ بن طلحہ سے مروی
ہے۔ حضرت عمر کے پاس مال جمع
ہوگیا۔ آپ نے تقسیم کردیا۔ مگر
کچھ بچ گیا۔ آپ نے صحابہ سے
مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا اپنے
پاس رکھ دو۔ اگر آپ کو ضرورت
پڑے کام آئے گا۔ حضرت علیؑ
بھی لوگوں میں موجود تھے۔ حضرت عمر
نے [illegible] آپ سے کہا آپ
کیوں خاموش ہیں۔ فرمایا۔ لوگوں
کے مشورہ کے بعد میری کیا
ضرورت ہے۔ کہا آپ بھی مشورہ
دیں۔ فرمایا میرا مشورہ یہ ہے کہ مال کو
تقسیم کردیں۔ آپ نے مال
تقسیم کردیا۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ن شئ فاجابه أعوذ بالله ان أعيش
في قوم لست فيهم يا أبا الحسن ٭
وعن يحيى بن عقيل قال كان عمر
يقول لعلي اذا سأله ففرج عنه لا
أبقاني الله بعدك يا علي ٭ وعنه
عن علي أنه قال لعمر يا امير المؤمنين
ان سرك أن تلحق بصاحبيك
فاقصر الامل وكل دون الشبع
واقصر الازار وارفع القميص
واخصف النعل تلحق بهما
أخرج جميع ذلك ابن السمان ٭
وعن محمد بن يحيى بن حبان أن
حبان بن منقذ كان تحته امرأتان
هاشمية وأنصارية فطلق
الانصارية ثم مات على رأس
الحول فقالت لم تنقض عدتي
فارتفعوا الى عثمان فقال هذا
ليس لي به علم فارتفعوا الى
علي فقال علي تحلفين عند منبر
النبي صلى الله عليه وسلم انك
لم تحيضي ثلاث حيضات ولك

ابوسعید خدری رضی سے روایت
ہے۔ کہ عمر نے حضرت علی سے کوئی
چیز پوچھی آپ نے اس کا جواب دیا
آپ سے حضرت عمر نے کہا۔ میں
خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ کہ میں اس
قوم میں زندہ رہوں۔ اے ابوالحسن
جس میں آپ موجود نہ ہوں۔ یحیٰ ابن
عقیل سے منقول ہے۔ کہ جب حضرت
عمر علیہ السلام سے کوئی چیز دریافت
کرتے تو آپ بتا دیتے۔ تو حضرت
عمر کہا کرتے۔ اے علیؑ خدا مجھے
آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ رسالت راوی
علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔
کہ آپ نے عمر سے کہا۔ اگر تمہیں یہ
بات پسند ہے کہ اپنے ساتھیوں
رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے ساتھ
رہو تو پھر اپنی خواہش کم کرو۔ بھوک سے
کم کھاؤ۔ تہبند اونچا باندھو۔ اور قمیص چھوٹی
پہنو جوتی کو ٹانکا لگایا کرو۔ پھر تم دونوں
کے ساتھ رہو گے۔ محمد بن یحیٰ ابن حبان سے مروی ہے۔
کہ حبان ابن منقذ کی دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ
دوسری انصاریہ۔ آپ نے انصاریہ کو طلاق دے دی
حبان سال کے آخر پر مر گیا۔ انصاریہ کہنے لگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الميراث فحلفت ما أشركت في الارث أخرجه ابن حرب الطائي۔

ذكر اختصاصه بأنه لم يكن أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سلوني غيره

عن سعيد بن المسيب أنه قال لم يكن أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سلوني الا عليا أخرجه احمد في المناقب والبغوي في المعجم وأبو عمر ولفظه ما كان أحد من الناس يقول سلوني غير علي بن أبي طالب ٭ وعن أبي الطفيل قال شهدت عليا يقول سلوني والله لا تسألوني عن شيء الا أخبرتكم وسلوني عن كتاب الله فوالله ما من آية الا وأنا أعلم أبليل

"میری عدت ختم نہیں ہوئی وہ لوگ عثمان کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے اس نے کہا مجھے علم نہیں پھر علیؑ کے پاس گئے فرمایا کہ تو منبر رسول کے پاس قسم کھاتی ہے کہ تمہیں تین حیض نہیں تو تجھے میراث ملیگی اسے قسم کھائی اور میراث میں شریک ہوئی

حضرت علیؑ کے سوا اصحاب رسولؐ میں کسی نے سلونی کا دعویٰ نہیں کیا"

سعید بن مسیبؓ سے مروی ہے کہ علیؑ کے سوا اصحاب رسول میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو عمرو نے کہا۔ علی بن ابی طالب کے سوا کسی شخص نے یہ دعوی نہیں کیا۔ کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ مجھ سے جو چیز دریافت کرو گے۔ میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا۔ مجھ سے کتاب کا مسئلہ دریافت کرو۔ خدا کی قسم میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزلت أم بنهار فی سهل أم فی جبل أخرجه أبو عمر۔

کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن کو میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر

ذکر اختصاصه بأنّه أقضی الامة

علی تمام لوگوں سے زیادہ فیصلہ کرنے والے تھے

عن انس رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم أنه قال أقضی أمتی علی أخرجه فی المصابیح فی الحسان ❊ وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال أقضانا علی بن أبی طالب أخرجه السلفی ❊ وعن ابن مسعود قال کنا نتحدث ان أقضی أهل المدینه علی بن أبی طالب ❊ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک أحد من قریش أنت أولهم ایمانا باللہ وأوفاهم بعهد اللہ وأقومهم بأمر اللہ وأقسمهم بالسویه وأعدلهم فی الرعیة وأبصرهم بالقضیة وأعظمهم عند اللہ مزیة أخرجه

انس نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ علیؑ میری امت میں سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے ہیں عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ علیؑ ہم سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے ہیں۔ ابن مسعود سے مروی ہے کہ ہم لوگ کہا کرتے مدینہ والوں میں سے سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے علیؑ علیہ السلام ہیں۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ سات باتوں سے تم لوگوں پر فخر کرو گے۔ اس میں قریش میں تیرا ہم پلہ کوئی نہیں ہو گا۔ آپ اللہ پر سب سے پہلے ایمان لائے اللہ تعالیٰ کے عہد پر سب سے زیادہ وفا کی۔ خدا کے حکم کی سب سے زیادہ پابندی کی سب سے زیادہ لوگوں میں برابر تقسیم کیا۔ لوگوں میں سب سے زیادہ انصاف کیا۔ فیصلہ کرنے میں بالغ نظر اللہ تعالیٰ سے زیادہ اجر پانے والے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر دعائہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولاہ قضاء الیمن

عن علی رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وأنا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیہدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین ★ وفی روایۃ ان اللہ یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فمہ أخرجہما أحمد۔

(شرح) ۔ احداث جمع حدث وھو الامر یحدث ویقع والحدث والحدثی والحماوثۃ والحدثان کلہ بمعنی ★ وعنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا رسول اللہ تبعثنی

"رسول اللہ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنایا تو دعا کی"

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب مجھے رسول اللہ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو اس وقت میں نوجوان تھا۔ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ مجھے ایسی قوم کے پاس روانہ فرما رہے ہیں جس میں بڑی عمر والے لوگ موجود ہیں۔ مجھے فیصلہ کرنے کا کوئی خاص ملکہ نہیں ہے۔ فرمایا۔ خدا تمہاری زبان کی درست راہنمائی کرے گا۔ اور تیرے دل کو مضبوط رکھے گا۔ پھر میرا دل میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے وقت کبھی شک گزرا۔ ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت دے گا پھر اپنا ہاتھ علی کے منہ پر رکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الی قوم ذوی اسنان وأنا شاب لا أعلم القضاء فوضع یده علی صدری وقال ان اللّٰہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک یا علی اذا جلس الیک الخصمان فلا تقض بینھما حتی تسمع من الآخر کما تسمع من الاول فانک اذا فعلت ذلک تبین لک القضاء، قال علی فما اختلفت وربما قال شریک فما أشکل علی قضاء بعد ذلک ٭ وفی روایة فما شککت فی قضاء وما زلت قاضیا بعد اخرجه الا ستماعیلی والحاکمی

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول اللّٰہ نے قاضی یمن بنا کر بھیجا میں نے رسول اللّٰہ کی خدمت میں عرض کیا جس قوم میں آپ مجھے بھیج رہے ہیں وہ بڑی عمر والے ہیں۔ اور میں نوجوان ہوں مجھے فیصلہ کرنے کا علم نہیں ہے۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ دیا فرمایا اے علیؑ خدا تیرے دل کو ہدایت اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب دو آدمیوں میں فیصلہ کرنے لگو تو دونوں کی باتیں سن کر فیصلہ کیا کرنا جب ایسا کرو گے تو صحیح فیصلہ تمہارے سامنے آجائے گا۔ میں اس بات کا پابند رہا ہوں۔ پھر مجھے فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل نہ آئی۔

ذکر بعض أقضیتہ

"آپ کے بعض فیصلے"

عن زرین بن حبیش قال جلس اثنان یتغدیان ومع احدھما خمسة أرغفة والآخر ثلاثة أرغفة وجلس الیھما ثالث واستأذنھما فی أن یصیب من طعامھما فأذنا له فأکلوا علی

زرین بن جیش سے مروی ہے۔ دو آدمی کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں تیسرے آدمی نے کھانے میں شامل ہونے کی اجازت لی۔ دونوں نے اجازت دے دی۔ سب نے برابر کھایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السوار ثم ألقى اليهما ثمانية
دراهم وقال هذا عوض
ما أكلت من طعامكما فتنازعا
في قسمتها فقال صاحب الخمسة
لي خمسة ولك ثلاثة وقال
صاحب الثلاثة بل نقسمها
على السوار فترافعا الى علي فقال
لصاحب الثلاثة أقبل من
صاحبك ما عرض عليك فأبى
وقال ما أريد الا مر الحق فقال
علي عليه السلام لك في مر الحق
درهم واحد وله سبعة قال و
كيف ذاك يا امير المؤمنين
قال كان الثمانية أربعة وعشرون
ثلثا لصاحب الخمسة خمسة
عشر ولك تسعة وقد استويتم
في الاكل فاكل ثمانية وبقي
لك واحد وأكل صاحبك ثمانية
وبقي له سبعة وأكل الثالث ثمانية
سبعة لصاحبك وواحد لك
فقال رضيت الآن أخرجه القلعي*

تیسرے آدمی نے آٹھ درہم دیتے ہوئے کہا۔ یہ میرے کھانے کی اُجرت ہے۔ درہموں کی تقسیم میں جھگڑا ہو گیا۔ پانچ روٹی والے نے کہا۔ میں پانچ درہم کا حقدار ہوں اور تم تین درہم کے۔ تین روٹی والے نے کہا میں برابر کا حق دار ہوں۔ دونوں اپنا فیصلہ علی علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ آپ نے تین روٹی والے سے کہا اپنے ساتھی کی پیشکش قبول کر لو۔ اس نے انکار کیا۔ کہا میں صحیح فیصلہ چاہتا ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا صحیح فیصلہ میں آپ کو ایک درہم اور تمہارے ساتھی کو سات درہم ملیں گے عرض کیا وہ کیسے فرمایا آٹھ روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کرنے کے بعد چوبیس ٹکڑے ہوتے ہیں لہذا پانچ والے کے پندرہ اور تین والے کے نو ٹکڑے ہوئے سب نے برابر کھائے۔ پندرہ والے نے آٹھ کھائے اور اس کے سات ٹکڑے بچ گئے تیسرے آدمی نے آٹھ ٹکڑے کھائے تیرے ساتھی کے سات اور تمہارا ایک ٹکڑا کھایا۔ لہذا تجھے ایک اور تمہارے ساتھی کو سات درہم ملیں گے عرض کیا۔ اب میں راضی ہوں۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن علی علیہ السلام أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ حفرت لیصطاد فیھا الاسد سقط اولا رجل فتعلق بآخر وتعلق الآخر بآخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحھم الاسد وماتوا من جراحتہ فتنازع أولیاءھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی أنا أقضی بینکم فان رضیتم فھو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم اجمعوا من القبائل الذی حفروا البئر ربع الدیۃ وثلثھا ونصفھا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ أھلک من فوقہ وللذی یلیہ ثلثھا لانہ أھلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ أھلک من فوقہ وللرابع الدیۃ کاملۃ فأبوا أن یرضوا فاتوا

علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ مجھے رسول اللہ نے یمن بھیجا۔ وہاں چار اشخاص شیر کا شکار کرنے کی وجہ سے گڑھا میں گر گئے پہلا ایک شخص گرا اس نے دوسرے کو پکڑا۔ دوسرے نے تیسرے کو پکڑا۔ تیسرے نے چوتھے کو چاروں کے چاروں گڑھے میں گر گئے۔ شیر نے ان کو زخمی کیا۔ زخموں کی تاب نہ لاکر سب مر گئے۔ ان کے ورثا میں سب جھگڑا ہوا قتل و غارت تک نوبت آگئی۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم مان جاؤ۔ تو میں تمہارا فیصلہ کرتا وہی صحیح ہوگا ورنہ میں تمہیں اس وقت تک لڑنے نہیں دوں گا جب رسول اللہ کے پاس نہ پہنچ جاؤ۔ اور آپ تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے آپ نے ربع دیت، ثلث دیت نصف دیت اور پوری دیت کی سزا دی۔ آپ نے ان قبائل کو جمع کیا جنہوں نے کنواں کھودا تھا۔ پہلے شخص پر ربع دیت مقرر کی۔ کیوں کہ اس کو اوپر والے نے ہلاک کیا۔ جو اس کے اوپر تھا جو اس کے نزدیک تھا۔ ثلث دیت مقرر کی جو اس کے اوپر تھا نصف دیا چوتھے پر پوری دیت قائم کی۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ نامنظور کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقوه عند مقام ابراهيم فقصوا عليه القصة فقال أما أقضي بينكم وحتي نبردة فقال رجل من القوم أن عليا قضي بيننا فلما قصوا عليه القصة أجازه أخرجه أحمد في المناقب ★ وعن الحارث عن علي أنه جاء رجل بامرأة فقال يا امير المؤمنين دلست على هذه وهي مجنونة قال فصعد على بصره وصوبه وكانت امرأة جميلة فقال ما يقول هذا قالت والله يا أمير المؤمنين ما بي جنون ولكني اذا كان ذلك الوقت غلبتني غشية فقال علي خذها ويحك وأحسن اليها فما أنت لها بأهل أخرجه السلفي ★ وعن زيد بن أرقم قال أتي علي في اليمن بثلاثة نفر وقعوا على جارية في طهر واحد فولدت ولدا

رسول اللہ کی خدمت میں آئے۔ مقام ابراہیمؑ پر آپ مل گئے۔ انہوں نے تمام واقعہ بیان کیا ان میں ایک شخص نے کہا۔ علیؑ نے ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے سامنے تمام فیصلہ بیان کیا آنحضرتؐ نے آپ کا فیصلہ برقرار رکھا۔ حارث علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں نے اس پاگل عورت کو دھوکا دیا۔ حضرت نے غور سے دیکھا۔ عورت خوبصورت تھی فرمایا یہ شخص کیا کہتا ہے۔ عرض کیا میں پاگل نہیں ہوں خاص وقت میں میں بے ہوش ہو جاتی ہوں۔ فرمایا۔ اس کو لے جاؤ۔ لیکن اس کے لائق نہیں ہو۔

زید بن ارقم سے مروی ہے۔ علی علیہ السلام یمن میں تشریف لائے تین آدمیوں نے ایک ہی طہر میں ایک ہی لونڈی سے جماع کیا۔ اس نے لڑکا جنا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فادعوه فقال علي لاحد هم
تطيب به نفسا لهذا قال لا
قال أراكم شركاء متشاكسين
اني مقارع بينكم فما اجابته
القرعة أغرمته ثلثي القيمة
وألزمته الولد فذكروا ذلك
للنبي صلى الله عليه وسلم فقال
ما أجد فيها الا ما قال علي ★
وعن جميل بن عبد الله بن يزيد
المدني قال ذكر عند النبي صلى
الله عليه وسلم قضاء قضى به
علي فأعجب النبي صلى الله عليه
وسلم فقال الحمد لله الذي
جعل فينا الحكمة أهل البيت
أخرجها أحمد في المناقب

ہر ایک نے لڑکے کے مالک ہونے کا دعویٰ
کیا۔ علی علیہ السلام نے ایک سے فرمایا کیا
تم اس لڑکے سے خوشی سے دستبردار
ہوتے ہو۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تم اس فعل
میں برابر کے شریک ہو۔ میں لڑکے کے بارے
میں قرعہ ڈالتا ہوں جس کے نام قرعہ نکلے گا
اس کو تیسرا حصہ قیمت دینا ہوگی۔ اور میں
لڑکا اس شخص کو دے دوں گا۔
جمیل بن عبداللہ بن یزید مدنی سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں
علی علیہ السلام کے ایک فیصلہ کا ذکر ہوا۔
آنحضرت نے خوش ہو کر فرمایا۔ خدا
کا شکر ہے جس نے ہم
اہل بیت میں حکمت کو
قرار دیا ہے۔

ذكر اختصاصه بالعمل بآية في كتاب الله عز وجل

خدا کی ایک آیت پر عمل کرنے کی خصوصیت

عن علي عليه السلام أنه
قال آية في كتاب الله عز وجل
لم يعمل بها أحد بعدي آية

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ کتاب
خدا کی ایک آیت ایسی ہے جس
پر میرے سوا کسی نے عمل نہیں کیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

النجوى كان لي دينار فبعته بعشرة دراهم فلما أردت أن أناجي رسول الله صلى الله عليه وسلم قدمت درهما فنسختها الآية الاخرى (أأشفقتم) الآية أخرجه ابن الجوزي في اسباب النزول۔

یہ راز والی آیت ہے۔ میرے پاس ایک دینار تھا۔ میں نے اس کو دس درہموں میں بیچا۔ جب میں رسول اللہ سے راز کی بات کرتا تو ایک درہم آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ اس آیت کو دوسری آیت اشفقتم نے منسوخ کر دیا۔

ذکر اختصاصه بنجوى النبي صلى الله عليه وسلم يوم الطائف

"طائف کے روز نبی کریمؐ سے راز کی بات کرنے کی خصوصیت"

عن جابر قال دعا النبي صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه أخرجه الترمذي وقال حسن صحيح غريب۔

(شرح) انتجاه من النجوى وهو السر بين اثنين يقول نجوته

جابر سے مروی ہے۔ نبی کریم صلعم نے طائف کے روز علی علیہ السلام کو بلا کر راز کی بات بتائی۔ لوگوں نے کہا آپ نے اپنے ابن عم سے طویل راز کی بات کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے علیؑ سے راز کی بات نہیں کی بلکہ خدا نے راز کی بات کی ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنجوی - أی سار رته. وکذا ناجیته
وانتجی القوم وتناجوا أی تساروا

ذکر اختصاصه بالرقی علی منکبی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض الاحوال

عن علی علیه السلام قال "انطلقت أنا والنبی صلی الله علیه وسلم حتی آتینا الکعبة فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذهبت لانهض به فرأی منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی الله صلی الله علیه وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیه قال فنهض قال فتخیل الی ان شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیه تمثال صفر او نحاس فجعلت

علیؑ کا رسول اللہ کے کندھے پر چڑھنے کی خصوصیت

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور میں خانہ کعبہ میں آئے آپ نے مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ میرے کندھے پر سوار ہو گئے۔ میں نے اٹھنا چاہا۔ مگر آنحضرت نے مجھ میں کمزوری محسوس کی نیچے اتر پڑے آپ میری خاطر بیٹھ گئے فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ میں آپ کے دونوں کندھوں پر سوار ہو گیا۔ آپ کھڑے ہو گئے۔ میں اتنا بلند ہوا کہ اگر چاہتا۔ تو آسمان کے افق کو ہاتھ لگا لیتا۔ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ جس پر پیتل اور تانبے کی مورتیاں پڑی ہوئی تھیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أزواله عن يمينه وعن شماله ومن بين يديه ومن خلفه حتى اذا استمكنت منه قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقذف به فقذفته فتكسر كما تتكسر القوارير ثم نزلت فانطلقت أنا ورسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية أن يلقانا احد من الناس أخرجه أحمد وصاحب الصفوة و أخرجه الحاكمی ★ وقال بعد قوله فصعدت على الكعبة فقال لی الق صنمهم الاكبر وكان من نحاس موتدا بأوتاد من حديد الى الارض فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عالجه فلم أزل أعالجه حتى استمكنت منه فقال اقذفه فقذفته ثم ذكر باقی الحديث وزاد فما صعد حتى الساعة۔

رشرح التمثال. الصورة

میں ان کو دائیں بائیں آگے اور پیچھے اکھاڑنے لگا۔ جب اکھاڑ چکا تو آپ نے فرمایا۔ نیچے پھینک دو میں نے نیچے پھینک دیا۔ گر کر شیشہ کی طرح چکنا چور چور ہو گیا۔ میں نیچے اُتر آیا۔ میں اور رسول اللہ جلدی جلدی ڈر کی وجہ سے چلنے لگے۔ تاکہ کوئی شخص ہم کو دیکھ نہ سکے۔ ہم گھروں کے اندر چھپ گئے۔

حاکمی نے علی کرم علیہ السلام نے فرمایا میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا رسول اللہ نے فرمایا بڑے بت کو گرا دو جو تانبے کا تھا اور لوہے کے کیلوں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس میں ایک لوہے کی تار تھی جس کو زمین پر کیلوں سے جکڑا گیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ ان کو اکھاڑ دو میں نے ان کو اکھاڑ لیا۔ فرمایا۔ نیچے پھینک دو۔ میں نے نیچے پھینک دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والجمع التماثیل ★ وقوله۔ آزوله۔ أي احاوله وأعالجه، والمزوالة المحاولة والمعالجة۔ والقذف الرمی اما بالحجارة أو بالغیب۔ وقوله۔ توارینا۔ أي استترنا

اے علی! میری امت کا سب سے پہلے قیامت میں حساب وکتاب لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری قرابت کی وجہ سے سب سے پہلے

ذکر اختصاصه بحمل لواء الحمد یوم القیامة والوقوف فی ظل العرش بین ابراهیم والنبی صلی الله علیه وسلم وانه یکسی اذا کسی النبی صلی الله علیه وسلم

"علی کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانے۔ ابرہیمؑ اور رسول اللہ کے درمیان عرش کے سائے میں کھڑے ہونے جب آنحضرت کو لباس پہنایا جائے کی خصوصیات"

عن مخدوج بن زید الذهلی أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لعلی أما علمت یا علی أنه أول من یدعی به یوم القیامة بی فأقوم عن یمین العرش فی

مخدوج بن زہلی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہا۔ اے علیؑ میں سب سے پہلے قیامت کے روز اٹھایا جاؤں گا عرش کے سایہ میں داہنی جانب کھڑا ہوں گا مجھے جنت کا سبز لباس پہنایا جائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظله فاكسى حلة خضراء من حلل
الجنة ثم يدعى بالنبيين بعضهم على
اثر بعض فيقومون سماطين عن
يمين العرش ويكسون حللا خضراء
من حلل الجنة الا وانى اخبرك يا على
ان امتى اول الامم يحاسبون
يوم القيامة ثم ابشر اول من يدعى
بك لقرابتك منى فيدفع اليك
لوائى وهو لواء الحمد تسير به بين
السماطين آدم وجميع خلق الله
تعالى يستظلون بظل لوائى
يوم القيامة وطوله مسيرة الف
سنة سنانه ياقوتة حمراء قضبة
فضة بيضاء زجه درة خضراء
له ثلاث ذوائب من نور ذوابة
فى المشرق وذوابة فى المغرب
والثالثة فى وسط الدنيا مكتوب
عليه ثلاثة اسطر الاول بسم الله
الرحمن الرحيم الثانى الحمد لله
رب العالمين الثالث لا اله الا
الله محمد رسول الله طول كل

پھر اور انبیاء کو باری باری اُٹھایا
جائے گا۔ ایک صف میں کھڑے ہوں
گے جنت کے سبز جوڑے پہنیں گے۔

اے علیؑ! میری امت کا حساب
سے پہلے قیامت میں حساب ہو گا۔
لیا جائے گا۔ آپ کو بشارت ہو میری
قرابت کی وجہ سے
تجھے بلا کر میرا لواء الحمد دیا جائے گا۔
تم لواء الحمد کو لے کر آدم اور تمام مخلوق
کے درمیان چلو گے۔ قیامت کے روز
لوگ میرے لوا کے سایہ میں ہونگے جس کا
طول ایک سال ہزار سال راہ چلنے
کے برابر ہو گا۔ جس کی سنان یاقوت
سرخ کی ہے قبضہ سفید چاندی کا ہو گا۔
زجہ سبز موتی کا جس کے نور کے تین
پھریرے ہوں گے۔ ایک مشرق میں
دوسرا مغرب میں تیسرا دنیا کے وسط
میں ہو گا۔ سطر اول میں بسم اللہ
الرحمن الرحیم دوسری سطر میں
لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ۔ ہر سطر کا طول ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سطر ألف سنة وعرضه مسيرة
ألف سنة فتسير باللواء والحسن
عن يمينك والحسين عن يسارك
حتى تقف بيني وبين ابراهيم في
ظل العرش ثم تكسى حلة من الجنة
ثم ينادي منادي من تحت العرش
نعم الاب أبوك ابراهيم ونعم
الاخ اخوك علي ابشر يا علي
أنك تكسى اذا كسيت وتدعى
اذا دعيت وتحيى اذا حييت
أخرجه أحمد في المناقب ★ وفي
رواية أخرجها الملا في سيرته
قيل يا رسول الله وكيف يستطيع
علي ان يحمل لواء الحمد فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكيف لا
يستطيع ذلك وقد أعطي خصالا
شتى صبرا كصبري وحسنا كحسن
يوسف وقوة كقوة جبريل ★ وعن
جابر ابن سمرة انهم قالوا يا رسول
الله من يحمل رايتك يوم القيامة
قال من عسى أن يحملها يوم القيامة

ہزار سال چلنے کے برابر ہوگا۔ اس
کا عرض ایک ہزار سال چلنے کے برابر
ہوگا۔ آپ لواء لے کر چلیں گے حسنؑ آپکے
دائیں اور حسینؑ آپ کے بائیں
ہاتھ ہوں گے میرے اور ابراہیمؑ کے
درمیان عرش کے سائے میں تشریف
فرما ہوں گے۔ جنت کا جوڑا پہنو گے
پھر منادی عرش کے نیچے سے آواز
دے گا۔ بہترین باپ آپ کے باپ
ابراہیم ہیں بہترین بھائی آپ کے
بھائی علیؑ ہیں۔ اے علیؑ آپ کو بشارت
ہو جب مجھے لباس پہنایا جائے گا
اس وقت تجھے لباس پہنایا جائے گا
جب مجھے بلایا جائیگا۔ اس وقت
تجھے بلایا جائے گا جب مجھے زندہ
کیا جائے گا۔ اسوقت تجھے زندہ کیا
جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کسی نے
عرض کیا یا رسول اللہ علیؑ لواء الحمد (جھنڈا)
کیسے اٹھائیں گے۔ فرمایا کیونکر نہ اٹھا سکیں
گے۔ آپ کو بہت خوبیاں عطا ہوئی ہیں میرے
صبر جیسا صبر۔ یوسف جتنا حسن اور جبرائیل کی قوت
کے برابر قوت جابر ابن سمرہ سے مروی ہے کہ
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیامت میں آپ کا ایک جھنڈا
کون اٹھائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الامن كان يحملها في الدنيا علي
بن أبي طالب أخرجه نظام الملك
في أماليه ★ وأخرجه المخلص الذهبي
عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه
وسلم كسا نفرا من أصحابه ولم يكس
عليا فكأنه رأى في وجه علي فقال
يا علي أما ترضى أنك تكسى اذا
كسيت وتعطى اذا أعطيت
(شرح) السماطان. من
الناس والنخل الجانبان يقال
مشي بين السماطين.

فرمایا جو دنیا میں اُٹھاتا تھا۔ وہ قیامت
میں اُٹھائے گا۔ وہ علی کی ذات ہوگی
ابو سعید سے مروی ہے۔ رسول
اللہ نے اپنے چند اصحاب کو لباس
پہنایا۔ اور علی کو لباس نہ پہنایا۔ آنحضرت
نے علیؑ کے چہرے میں جلال دیکھا فرمایا
اے علیؑ تم اس بات سے راضی نہیں ہو۔
جب مجھے لباس پہنایا جائیگا۔ اس وقت
تجھے لباس پہنایا جائیگا۔ تجھے عطا کیا جائیگا۔
جب مجھے عطا ہوگا۔

ذكر اختصاصه بثلاث بسبب النبي صلى الله عليه وسلم ولم يؤت النبي صلى الله عليه وسلم مثلهن

علیؑ کی تین خصوصیات ایسی ہیں جو نبی کریمؐ کو بھی نہیں ملیں

روى أبو سعيد في شرف
النبوة أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لعلي أوتيت ثلاثا
لم يؤتهن أحد ولا أنا أوتيت

ابو سعید نے شرف النبوۃ میں بیان
کیا ہے کہ آنحضرت نے علیؑ سے کہا
کہ آپ کو تین ایسی خصوصیات عطا ہوئی ہیں
جو کسی کو نہیں ملیں نہ مجھے ملی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صهراً مثلي ولم أُوت أنا مثلي
وأُوتيت زوجة صديقة مثل
ابنتي ولم أُوت مثلها زوجة و
أُوتيت الحسن والحسين من
صلبك ولم أُوت من صلبي مثلهما
ولكنكم مني وأنا منكم * وأخرج
معناه الامام علي بن موسى الرضا
في مسنده بزيادة ولفظه يا
علي أُعطيت ثلاثاً لم يجتمعن لغيرك
مصاهرتي وزوجك وولديك
والرابعة لولاك ما عرف
المؤمنون وقوله ولولاك ما عرف
المؤمنون. معناه مستفاد مما
ذكرناه في قوله صلى الله عليه وسلم
من كنت مولاه فعلي مولاه على
حمل المولى على الناصر * وقد
تقدم في مناقب أبي بكر أو يكون
لما كان حب علي علما للمؤمنين
كما تقدم في أنه لا يحبه الا مؤمن
ولا يبغضه الا منافق جاز اطلاق
ذلك لان العلامة تعرفه فلولاه

تجھے مجھ جیسا خسر ملا۔ مجھے ایسا
خسر نہیں ملا۔ تجھے میری بیٹی صدیقہ
جیسی بیوی ملی مجھے ایسی بیوی نہیں
ملی میری پشت سے تجھے حسنؑ اور
حسینؑ جیسے فرزند عطا ہوئے۔ مجھے
ان جیسے فرزند نہیں ملے۔ تم لوگ
مجھ سے ہو اور میں آپ حضرات
سے ہوں۔ مسند علی بن موسیٰ رضا میں
ہے۔ فرمایا اے علیؑ تین چیزیں ایسی ہیں۔
جو صرف تجھ میں پائی جاتی ہیں میرا
خسر ہونا تمہارے پاس تمہاری
بیوی (سیدہ) کا ہونا اور تمہارے
دو فرزندوں کا ہونا۔ چوتھی بات یہ
ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو مومنین
کی شناخت نہ ہو سکتی یہ بات
من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے
مستفاد ہوتی ہے علیؑ کی محبت رکھنا
مومن کی علامت ہے۔ آپ سے
محبت صرف مومن۔ آپ سے بغض
صرف منافق کرے گا۔ اگر آپ
نہ ہوتے تو مومن کی پہچان نہ
ہوتی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ما حصلت تلك العلامة.

ذكر اختصاصه بأربعة ليست لاحد غيره

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لعلی أربع خصال ليست لاحد غيره هو أول عربي وعجمي صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو الذی كان لواؤه معه في كل زحف وهو الذی صبر معه يوم فر عنه غيره وهو الذی غسله وأدخله قبره

أخرجه أبو عمر

ذكر اختصاصه بخمس أعطيها النبي صلى الله عليه وسلم فيه كانت أحب إليه من الدنيا وما فيها

عن أبي سعيد الخدري رضی الله عنه قال قال رسول الله

"علیؑ کی چار خصوصیات ایسی ہیں جو کسی میں نہیں ہیں"

ابن عباسؓ نے کہا علیؑ میں چار ایسی خوبیاں ہیں جو کسی میں نہیں پائی جاتی۔ آپ پہلے عربی اور عجمی شخص ہیں جس نے نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آنحضرت کا جھنڈا ہر جنگ میں آپ کے پاس ہوتا تھا۔ جس روز لوگ رسول اللہ کو چھوڑ کر جنگ سے بھاگ گئے تھے۔ آپ ثابت قدم رہے۔ آپ رسول اللہ کے وقت وفات پاس تھے حتیٰ کہ آپ کو قبر میں اتارا

"علیؑ کی پانچ ایسی خصوصیات جو آنحضرت کے نزدیک دنیا و فیہا سے بہتر ہیں۔"

ابوسعید خدری سے مروی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وسلم أعطیت فی علی خمسا ھو أحب الی من الدنیا وما فیھا أما وحدۃ فھو تکاتی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب ★ وأما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ ★ وأما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی ★ وأما الرابعۃ فساتر عوراتی (۱) ومسلمی الی ربی عز وجل ★ وأما الخامسۃ فلست أخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان أخرجہ أحمد فی المناقب۔

(شرح) عقر الحوض۔ آخرہ بضم العین واسکان القاف وضمھا لغتان۔ والنکاۃ۔ بزنۃ الھمزۃ ما نبکا علیہ والکثر الا نکار أیضا

علی میں پانچ ایسی خصوصیات ہیں۔ جو مجھے دنیا وفیہا سے زیادہ پسند ہیں۔ جب تک میں حساب دوں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا سہارا ہوں گے۔ لواء احمد کے پاس ہوگا۔ آدم اور آدم کی اولاد اس کے نیچے ہوگی۔ ۳۔ میرے حوض کے کنارے کھڑے ہوں گے میرے امتی کو پہچانیں گے۔ اور اس کو پانی پلائیں گے۔ ۴۔ میرا ستر عورت کریں گے ۵۔ مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے۔ آپ شادی شدہ ہونے کے بعد زانی بن جائیں گے۔ اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائیں گے۔

ذکر اختصاصہ بعشرۃ

عن عمرو بن میمون قال

"آپکی دس خصوصیات"

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انی لجالس عند ابن عباس اذ
اتاه سبعة رهط فقالوا یا ابن
عباس اما ان تقوم معنا واما
ان تخلو من هؤلاء قال بل
اقوم معکم وهو یومئذ صحیح قبل
ان یعمی، قال فانتدوا یتحدثون
فلا ادری ما قالوا قال فجاء ینفض
ثوبه ویقول اف وتف وقعوا
فی رجل له عشر، وقعوا فی رجل قال له النبی صلی الله
علیه وسلم لابعثن رجلا لا یخزیه
الله ابدا یحب الله ورسوله
قال فاستشرف لها من استشرف
فقال این علی قالوا هو فی الرحا
یطحن قال فما کان احدکم
یطحن فجاء وهو ارمد لا یکاد یبصر فنفث
فی عینیه، ثم هز الرایة ثلاثا فاعطاه ایاها
فجاء بصفیة بنت حیی قال، ثم بعث فلانا بسورة
التوبة فبعث علیا خلفه فاخذها منه وقال: لا
یذهب بها الا رجل منی وانا منه قال، وقال النبی
عمه: ایکم یوالینی فی الدنیا والآخرة، قال وعلی
معه جالس. فابو، قال علی: انا اوالیک
فی الدنیا ۔

ابن عباس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ سات
آدمیوں کا گروہ آپ کے پاس آیا۔ اور کہا۔
یا ہمارا ساتھ دو یا ان آدمیوں کا چھوڑ
دو۔ اس نے کہا میں آپ کا ساتھ دوں
گا۔ آپ اس زمانے میں نابینا نہیں ہوئے
تھے۔ یہ لوگ باتوں میں مشغول ہو گئے مجھے
علم نہیں۔ کہ ان کی آپس میں گفتگو کیا ہوئی۔
جب ابن عباس واپس آئے تو کپڑے
جھاڑتے ہوئے آئے اور کہتے تھے
ہلاکت اور بربادی ان لوگوں کے لئے
ہو جو ایسے شخص کے خلاف ہو گئے ہیں۔
جس کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا
میں کل ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو
خدا کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ جو خدا
اور اس کے رسول کو دوست رکھتا
ہے۔ اس اعزاز کے لئے لوگ بیحد
خواہش مند ہوئے۔ مگر فرمایا۔ علی
کہاں ہیں۔ عرض کیا چکی چلا رہے
ہیں۔ فرمایا تم میں سے کوئی شخص
جا کر چکی چلائے۔ علی آئے مگر
آشوب چشم سے دیکھ نہیں سکتے تھے
آپ کی آنکھوں میں دم کیا تین
دفعہ جھنڈا ہلا کر آپ کو دیا۔ آپ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والآخرة قال فتركه ثم أقبل
على رجل منهم فقال أيكم
يواليني في الدنيا والآخرة فأبوا
فقال علي أنا أواليك في الدنيا
والآخرة قال أنت وليي في الدنيا
والآخرة قال وكان أول من
أسلم من الناس بعد خديجة
قال وأخذ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثوبه فوضعه على علي
وفاطمة وحسن وحسين فقال
إنما يريد الله ليذهب عنكم
الرجس أهل البيت ويطهركم
تطهيرا قال وشرى علي نفسه فلبس
ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ثم
نام مكانه قال فكان المشركون
يرمون رسول الله صلى الله
عليه وسلم فجاء أبو بكر وعلي
نائم قال وأبو بكر يحسب أنه
نبي الله صلى الله عليه وسلم
قال فقال له علي ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم انطلق نحو

صفیہ بنت صفی کو لائے۔ ایک شخص کو سورہ برأت
دے کر بھیجا۔ اس کے پیچھے علی کو بھیجا۔
علیؑ نے جا کر اس سے آیات لے لیں فرمایا
اس کو وہ شخص لے جا سکتا ہے جو مجھ سے
ہو آنحضرت نے اپنے چچا کی اولاد سے کہا۔
دنیا اور آخرت میں ولی کون ہوگا علیؑ آپ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے انکار کیا۔
علیؑ نے عرض کیا میں آپ کا دنیا و آخرت میں
ولی ہوں گا آپ نے علیؑ کو چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت
نے ایک شخص سے کہا میرا دنیا اور آخرت میں
ولی کون ہوگا۔ انھوں نے انکار کیا۔ علیؑ نے
عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی
ہوں گا فرمایا تم میرے دنیا میں اور آخرت
میں ولی ہو۔ خدیجہؓ کے بعد آپ سب لوگوں
سے پہلے ایمان لائے۔ رسول اللہ نے علیؑ
فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ پر کپڑا ڈال کر فرمایا۔
اللہ تعالیٰ نے تم سے ناپاک چیز کے دور رکھنے
کا ارادہ کر رکھا ہے اے اہل بیت تمہیں
اچھی طرح پاک کرے گا۔ آپ نے رسول اللہ کی
خاطر اپنی جان فروخت کی۔ آنحضرت کی چادر
تان کر آپ کے بستر پر سو گئے۔ مشرک آپ کو
رسول اللہ تصور کرتے رہے آپ کو پتھر مارتے رہے ابوبکر
آئے علی بستر رسول پر سوئے ہوئے تھے آپ نے علی کو رسول
تصور کیا علی نے کہا رسول اللہ میمون کنواں کی طرف چلے گئے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

يتربصون فلم يحركه فانطلق أبو بكر
فدخل معه الغار قال وجعل
علي يرمى بالحجارة كما كان يرمى
رسوله صلى الله عليه وسلم وهو
يتضور وقد لف رأسه في الثوب
لا يخرجه حتى أصبح ثم كشف
عن رأسه فقالوا انك للئيم
كان صاحبك نرميه فلا يتضور
وأنت تتضور وقد استنكرنا
ذلك قال وخرج بالناس في
غزوة تبوك قال فقال له علي
أخرج معك قال فقال له
نبي الله صلى الله عليه وسلم
أما ترضى أن تكون مني بمنزلة
هارون من موسى الا انك
لست بنبي انه لا ينبغي أن أذهب
الا وأنت خليفتي وقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنت ولي كل مؤمن بعدي قال
وسد أبواب المسجد الا باب
علي قال فيدخل المسجد جنبا

آپ سے وہاں جاکر ملو۔ ابوبکر جاکر رسول اللہ
سے مل گئے۔ آپ کے ساتھ غار میں داخل ہو
گئے۔ علیؑ بستر رسول پر اس طرح کفار کو
پتھر مارتے جس طرح رسول اللہ مارتے تھے۔
آواز دیتے تھے۔ کپڑے میں اپنا سر صبح تک
چھپا لیا۔ بعد میں کپڑے سے سر نکالا۔
رسول اللہ لشکر لے کر جنگ تبوک کی
طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علیؑ نے کہا
میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ رسول
اللہ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی
راضی نہیں ہو تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل
ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا مگر
تم نبی نہیں ہو۔ مناسب یہی ہے کہ تم
میرے قائم مقام ہو۔ اور میں جنگ پر جاؤں
گا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میرے
بعد دو دن کے ولی ہو۔ علی کے دروازے
کے سوا رسول اللہ نے تمام دروازے
بند کرا دیئے۔ آپ جنب کی
حالت میں مسجد میں جاتے تھے۔
آپ کا راستہ مسجد کی طرف
تھا۔ اس کے علاوہ کوئی
راستہ نہ تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وهو طريقه ليس له طريق غيره قال وقال من كنت مولاه فان عليا مولاه قال واخبرنا ان الله عز وجل في القرآن انه قد رضي على اصحاب الشجرة فعلم ما في قلوبهم هل حدثنا انه سخط عليهم بعد قال وقال عمر يا نبي الله ائذن لي ان اضرب عنقه يعني حاطبا قال وكنت فاعلا وما يدريك لعل الله اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم اخرجه بتمامه احمد والحافظ ابو القاسم الدمشقي في الموافقات وفي الاربعين الطوال واخرج النسائي بعضه

رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں سردار ہوں اس کے علیؑ سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہمیں آگاہ کیا ہے۔ وہ درخت کے تلے بیعت کرنے والے اصحابہ سے راضی ہو گیا ہے۔ اور ان کے دل کی حالت معلوم کر لی ہے۔ کیا ہمیں رسول اللہ نے مطلع کیا ہے کہ خدا پھر ان پر ناراض ہو گیا ہے۔ کہا عمر نے اے خدا کے نبی مجھے اجازت دیجئے۔ کہ حاطب کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کیا تم نے کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اصحاب بدر کی دل کی حالت جانتا ہے۔ اور کہا جو چاہو کام کرو۔ احمد نے تمام حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم دمشقی نے موافقات اور اربعین طوال نے حدیث نقل کی ہے نسائی نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

★ قوله

أنت مني بمنزلة هارون من موسى تقدم الكلام فيه مستوفا في فصل خلافة أبي بكر

رسول اللہ کا علی علیہ السلام سے فرمانا۔ تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے۔ جو ہارون کو موسے سے حاصل ہے۔ اس کا مفصل بیان ہو چکا ہے۔

ذكر قصة لبس علي ثوب النبي صلى الله عليه وسلم ونومه مكانه على ما ذكره ابن عباس في الحديث آنفا

علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہن کر اپنی جگہ سو جانا جس کا ابن عباس نے ذکر کیا ہے۔

قال ابن اسحاق لما رأت قريش ان النبي صلى الله عليه وسلم صارت له شيعة وانصار من غيرهم بغير بلدهم ورأوا خروج أصحابه المهاجرين اليهم عرفوا انهم قد نزلوا دارا وأصابوا فيهم منعة فحذروا خروج النبي صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا في دار الندوة التي كانت قريش لا تقضي أمرا الا فيها يتشاورون ما يصنعون برسول الله صلى الله

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جب قریش نے اس بات کو ملاحظہ کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریش کے علاوہ اور لوگ پیرو اور مددگار پیدا ہو رہے ہیں۔ اور دیکھا کہ مہاجرین ان لوگوں کے پاس جا رہے ہیں۔ جہاں قریش ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس بات سے بھی خائف ہوئے کہ کہیں رسول اللہ ہجرت نہ کر جائیں۔ اس لئے دار الندوہ میں جمع ہوئے یہ وہ جگہ ہے جہاں قریش بیٹھ کر فیصلہ کیا کرتے تھے انہوں نے یہاں سوچ بچار کی کہ آنحضرت کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیه وسلم وکان ابلیس قد تصور لهم فی صورة شیخ فوقف علی الباب فلما رآوه قالوا من الشیخ قال شیخ من اهل نجد سمع بالذی اتعدتم علیه فحضر لیسمع وعسی لا یعدمکم منه رأی فقالوا ادخل فدخل معهم فقال قائل احبسوه فی الحدید واغلقوا علیه بابا ثم تربصوا به ما اصاب اشباهه من الشعراء الذین کانوا قبله زهیرا والنابغة و من مضی منهم من هذا الموت فقال الشیخ النجدی ما هذا برأی والله لئن حبستموه کما تقولون لیخرجن امره من وراء الباب الذی اغلقتم دونه الی اصحابه فیثبون علیکم وینزعونه فانظروا فی غیر هذا الرأی فقال قائل نخرجه من بین اظهرنا وننفیه من بلادنا فما نبالی این یذهب اذا غاب عنا فقال

شیطان ایک بزرگ کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ اور دارلندوہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ تم کون بزرگ ہو؟ اس نے کہا میں نجد کا بزرگ ہوں۔ محمد کے متعلق جو تجویز سوچ رہے ہو۔ وہ سننے آیا ہوں۔ ممکن ہے میری رائے تمہیں فائدہ دے۔ کہا اندر تشریف لائیے۔ شیطان اندر چلا گیا۔ ایک شخص نے محمد کو زنجیر میں جکڑ کر کمرہ میں بند کرکے دروازہ بند کردو۔ آپ کا حشر وہی ہوگا۔ جیسا کہ آپ جیسے شعراء زہیر اور نابغہ کا پہلے ہو چکا ہے۔ جو پہلے موت کے گھاٹ اُتر چکے ہیں۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس رائے سے اختلاف ہے۔ اگر تم نے آپ کو کمرہ میں بند کر دیا تو یہ بات پوشیدہ نہیں رہے گی۔ آپ کے دوستوں کو اس کا علم ہو جائے گا۔ وہ تم پر ٹوٹ پڑیں گے اور تم سے چھین لیں گے۔ اس کے علاوہ کوئی اور تجویز سوچو۔ ایک اور نے کہا میری رائے یہ ہے کہ آپ کو شہر بدر کر دو جب ہم سے چلے جائیں گے تو ہماری جان چھوٹ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الشیخ النجدی لا واللہ ما ھذا
لکم برأی ألم تروا الی حسن
حدیثه وحلاوة منطقه وغلبته
علی قلوب الرجال بما یأتی به
واللہ لئن فعلتم ذلك ما آمن
أن یحل علی حی من أحیاء العرب
فیغلب علیهم بذلك حتی یبایعوه
علیه ثم یسیر بهم الیکم قال أبو
جهل أری أن نأخذ من کل قبیلة
فتی شابا جلیدا نسیبا وسیطا
فیها ثم یعطی کل فتی منهم سیفا
صارما ثم یعمدوا فیضربوه
ضربة رجل واحد فیقتلوه فنستریح
منه فانهم اذا فعلوا ذلك تفرق
دمه فی القبائل جمیعا فلم یقدر
بنو عبد مناف علی حرب قومهم
جمیعا فرضوا منا بالعقل فعقلناهم
فقال الشیخ النجدی القول
ما قال أبو جهل هذا الرأی
غیره فتفرق القوم وهم علی
ذلك مجمعون فأتی جبریل علیه

جائیگی۔ نجدی بزرگ نے کہا میرا اس تجویز
سے بھی اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ بہت
شیریں کلام ہیں اپنی باتوں سے لوگوں
کے دل موہ لیں گے۔ خدا کی قسم آپ جس
قبیلے میں جائیں گے۔ اپنی میٹھی باتوں سے
ان کے دلوں پر حکومت کریں گے۔
وہ آپ کی بیعت کر لیں گے پھر ان کو
لے کر تم پر چڑھائی کردیں گے۔ ابو جہل
نے کہا میری تجویز یہ ہے کہ ہر قبیلہ کا
ایک ایک بہت بڑا بہادر جوان منتخب
کرلیں۔ اور ان کو تیز تلواروں سے
آراستہ کرلیں یہ نوجوان ایک ہی
وقت ایک وار میں آپ کو قتل
کردیں پھر ہماری جان چھوٹ جائے
گی۔ کیونکہ آپ کا خون تمام قبائل
میں تقسیم ہوجائے گا۔ عبد مناف
کی اولاد تمام قبائل سے لڑنے کی
طاقت نہیں رکھتی۔ نجدی بزرگ
نے کہا۔ ابوجہل کی یہ بات
معقول ہے۔ پھر یہ لوگ
چلے گئے۔

جبرائیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لا تبت ھذہ اللیلۃ علی
فراشک الذی کنت تبیت علیہ
قال فلما کانت عتمۃ من اللیل
اجتمعوا علی بابہ یرصدونہ
متی ینام فیثبون علیہ فلما رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکا
نھم قال لعلی نم علی فراشی واتشح
ببردی ھذا الحضرمی الاخضر
فانہ لن یخلص الیک شئ تکرھہ
منھم وکان صلی اللہ علیہ وسلم
ینام فی بردہ ذلک اذا نام قال
فاجتمعوا وخرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وأخذ
حفنۃ من تراب فی یدہ وأخذ
اللہ علی أبصارھم فلا یرونہ
فجعل ینثر ذلک التراب علی
رؤسھم وھو یتلو ھذہ الآیات
من یس وجعلنا من بین أیدیھم
سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم
فھم لا یبصرون حتی فرغ رسول

کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے
آج رات اپنے بستر پر نہ سوئیے رات
کے ایک حصہ گزارنے کے بعد آنحضرتؐ کے
دروازے پر جمع ہوکر کفار مکہ انتظار
کرنے لگے کہ جب آپ سو جائیں تو آپ
کو قتل کر دیا جائے۔ رسول اللہ نے
آپ ان کی یہ حرکت دیکھی تو علیؑ علیہ
السلام سے فرمایا میرے بستر پر سو جاؤ
اور یہ سبز حضرمی چادر اوڑھ لو۔
کافر آپ کو گزند نہ دے سکیں گے۔
آنحضرت اسی چادر میں سویا کرتے تھے۔
رسول اللہ روانہ ہو پڑے۔ مٹی کی
مٹھی لے کر کفار کی آنکھوں پر پھینکتے
تھے۔ کفار آپ کو نہیں دیکھ سکتے
تھے۔ آپ سورہ یسین کی یہ آیت تلاوت
کرتے۔ ان کے سروں پر مٹی ڈالتے
تھے۔ "ہم نے ان کے آگے اور
بھی ایک دیوار بنا دی ہے۔
اور ان کے پیچھے سے بھی
ایک دیوار (پھر اوپر سے) ہم نے
ان کو ڈھانپ دیا ہے۔ وہ
اب کچھ نہیں دیکھتے۔"
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الله صلی الله علیه وسلم من
هذه الآیات ولم یبق منهم
رجل الا وقد وضع التراب
علی رأسه ثم انصرف الی حیث
أراد فأتاهم آت فقال ما تنتظرون
ههنا قالوا محمد قال خیبکم
الله قد والله خرج علیکم محمد
ثم ما ترك منكم رجلا الا وقد
وضع علی رأسه ترابا وانطلق
لحاجته فما ترون ما بكم قال
فوضع كل رجل منهم یده علی
رأسه فاذا علیه تراب ثم
جعلوا یطلعون فیرون علیاً
علی الفراش متسجیا ببرد رسول
الله صلی الله علیه وسلم فیقولون
والله ان هذا لمحمد نائما علیه
برده فلم یبرحوا كذلك حتی
اصبحوا فقام علی من الفراش
فقالوا لقد صدقنا الذی كان
حدثنا قال وانزل الله تعالی
فی ذلك واذ یمكر بك الذین

آیات کی تلاوت سے فارغ ہوئے
ہر مشرک کے سر پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔
آپ جہاں جانا چاہتے تھے تشریف
وہاں لے گئے۔ ایک شخص نے مشرکین
سے آکر کہا۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔
انہوں نے کہا یہاں محمدؐ ہیں۔ کہا
خدا تمہارا بھلا کرے۔ محمدؐ چلے گئے
ہیں۔ تمہارے ہر آدمی کے سر پر
مٹی ڈال گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے
سروں پر ہاتھ لگایا۔ تو وہاں مٹی
پڑی ہوئی تھی۔ تو آنحضرت کے بستر
پر حضرت علیؑ آپ کی چادر اوڑھے
ہوئے سوئے تھے۔ انہوں نے جائزہ
لیا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم محمد
اپنی چادر میں سوئے ہوئے
ہیں۔ صبح تک انتظار میں
بیٹھے رہے۔ صبح کو علیؑ بستر
سے اُٹھے۔ انہوں نے کہا
آنحضرت کے جانے کے
جانے کے بارے میں جس
نے ہمیں مطلع کیا تھا۔ سچ کہا
تھا۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت وَاِذ یمکر بک الذین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

كفروا الى والله خير الماكرين

وقوله شاعر نتربص به الى فأني معكم من المتربصين قال وأذن الله جل وعز لنبيه في الهجرة

کفر دسے خیر الماکرین اور شاعر نتربص به الى فأني معكم من المتربصين نازل کی۔ خدا نے اپنے نبیؐ کو ہجرت کی اجازت دے دی۔

ذكر اختصاصه بما نزل فيه من الآي

عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية قال نزلت في علي بن أبي طالب كانت معه أربعة دراهم فأنفق في الليل درهما وفي النهار درهما ودرهما في السر ودرهما في العلانية فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حملك على هذا فقال ان استوجب على الله ما وعدني فقال الا ان لك ذلك فنزلت الآية وتابع ابن عباس مجاهد وابن السائب

آیات کے نازل ہونے کی خصوصیت

ابن عباسؓ نے کہا آیت "جو لوگ رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر مال خرچ کرتے ہیں" علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک کو رات میں۔ دوسرے کو دن میں۔ تیسرے کو پوشیدہ طور۔ چوتھے کو ظاہر طور پر خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ رسول اللہ نے پوچھا۔ آپ نے یہ کام کیوں کیا۔ عرض کیا۔ خدا کے وعدہ کا مستحق ہونا چاہتا تھا۔ فرمایا۔ تم اس کے مستحق ہو۔ خدا نے آیت نازل کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومقاتل وقيل نزلت فيمن يربط
الخيل في سبيل الله تعالى ابو الدرداء
وابو امامة ★ وروى عن ابن
عباس ايضاً ★ وروى عنه ايضاً
انه نزلت في علي وعبد الرحمن
بن عوف حمل علي الى اهل الصفة
وسق تمر ليلا وحمل اليهم عبد الرحمن
دراهم كثيرة نهاراً اخرجه الواحدي
وابو الفرج في اسباب النزول ★
ومنها قوله تعالى انما وليكم الله
ورسوله الآية نزلت فيه اخرجه
الواحدي وستأتي القصة مشروحة
في صدقته ★ ومنها قوله تعالى
افمن كان مؤمنا كمن كان فاسقاً
الآية ★ قال ابن عباس نزلت
في علي بن ابي طالب والوليد بن
عقبة بن ابي معيط لاشياء بينهما
اخرجه الحافظ السلفي ★ وعنه
ان الوليد قال لعلي انا احد
منك سناناً وابسط لساناً و
املا للكتيبة فقال له علي اسكت

انما ولیکم اللہ و رسولہ تمہارا ولی
اور اس کا رسول آخر آیت تک علیؑ
کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ آپ کا
مفصل ذکر آپ کے صدقات کے
ضمن میں آئے گا۔ یہ آیت "مومن
اور کافر ایک جیسے نہیں ہو سکتے آخر
آیت تک علی کی شان میں نازل
ہوئی ہے۔ ابن عباس نے کہا علی
ولید بن عقبہ کے بارے میں کسی جھگڑے
کے متعلق نازل ہوئی۔ ابن عباس
نے کہا۔ کہ ولید نے علی سے کہا میں
تیرے مقابل میں نیزہ تیز۔ وسیع
زبان اور بڑا گروہ رکھتا ہوں
علی علیہ السلام نے کہا اس سے خاموش رہو۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المرضية خلقني الجبار من ثلاثة أصناف أعلای من عنبر ووسطی من کافور وأسفلی من مسك عجنني بماء الحيوان ثم قال کوني نکنت خلقني لأخيك وابن عمك علي بن أبي طالب أخرجه الامام علي بن موسی الرضی في مسنده

خداوندعالم نے مجھے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے۔ میرا اوپر کا حصہ عنبر کا ہے درمیانہ حصہ عنبر کافور کا اور نچلا حصہ مسک کا بنا ہوا ہے۔ میرا خمیر آب حیات سے گوندھا ہے۔ خدا نے کہا ہو جاؤ۔ میں ہو گئی مجھے تمہارے بھائی اور ابن عم علی بن ابی طالب کے لئے پیدا کیا ہے۔

ذکر قصره وقبته في الجنة

جنت میں آپ کے قصر اور قبہ کا ذکر

عن حذيفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله اتخذ فی خليلا کما اتخذ ابراهيم خليلا وان قصري في الجنة وقصر ابراهيم في الجنة متقابلان وقصر علي بن أبي طالب بين قصري وقصر ابراهيم فياله من حبيب بين خليلين أخرجه أبو الخير الحاکمی ★ وعن سلمان الفارسي رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان يوم القيامة

حذیفہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے مجھے اس طرح سے خلیل بنایا۔ جس طرح ابراہیم کو خلیل بنایا۔ میرا قصر اور ابراہیم کا قصر جنت میں آمنے سامنے ہوں گے علی کا قصر میرے اور ابراہیم کے قصر کے درمیان ہو گا ایسے دوست کا کیا کہنا جو دو دوستوں کے درمیان ہو گا۔ سلمان فارسی نے کہا۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب قیامت کا روز ہو گا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضرب لي قبة حمراء عن يمين العرش
وضرب لابراهيم قبة من ياقوتة
خضراء عن يسار العرش وضرب
فيما بيننا لعلي ابن أبي طالب قبة
من لؤلؤة بيضاء فما ظنكم بحبيب
بين خليلين أخرجه الحاكم وقال
قال الحاكم هذا البورقي يعني لراوي
الحديث قد وضع في المناكير عن
الثقات مالا يحصى

میری خاطر سرخ قبا عرش کے
دائیں جانب اور ابراہیم کے لئے
سبز یاقوت کا قبہ عرش کی بائیں جانب
نصب ہوگا۔ ہمارے قبوں کے
درمیان سفید موتیوں کا قبہ علی بن
ابی طالب کی خاطر نصب ہوگا۔ اس
حبیب کی کیا منزلت ہوگی جو دو
دوستوں کے درمیان ہوگا۔

ذكر ذود علي المنافقين عن حوض النبي صلى الله عليه وسلم،

حضرت علیؑ منافقین کو حوضِ رسولؐ سے بھگائیں گے

عن أبي سعيد الخدري قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا علي معك يوم القيامة عصي من
عصي الجنة تذود بها المنافقين
عن الحوض أخرجه الطبراني
وعن علي عليه السلام قال لا
ذودن بيدي هاتين القصيرتين

ابو سعید خدری سے مروی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یا علی آپ کے پاس جنت کا عصا ہوگا۔
جس کے ذریعہ منافقین کو حوض
سے ہٹاؤ گے۔ علی علیہ السلام سے
مروی ہے۔ کہ میں اپنے ان چھوٹے
ہاتھوں سے حوض رسول اللہ سے
کفار اور منافقین کے جھنڈوں کو ہٹاؤنگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن حوض رسول الله صلى الله صلى الله عليه وسلم رايات الكفار والمنافقين كما يذاد غريب الابل عن حياضها أخرجه أحمد في المناقب

جس طرح لاوارث اونٹ کو حوض سے ہٹایا جاتا ہے۔

ذكر ناقته يوم القيامة

قیامت میں آپ کی اونٹنی کا ذکر

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يوم القيامة ناقة من نوق الجنة فتركبها وركبتك مع ركبتي وفخذك مع فخذي حتى تدخل الجنة أخرجه أحمد في المناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا۔ قیامت کے روز تم جنت کی ناقہ پر سوار ہو گے۔ میں تمہارے ساتھ اپنی سواری پر سوار ہونگا میرا ران تمہارے ران کے ساتھ ہوگا اس حالت میں تم جنت میں جاؤ گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

الفصل التاسع في ذكر نبذ من فضائله

فصل ۹ آپ کے تھوڑے سے فضائل

تقدم أنه أول من أسلم وأول من صلى وأجمعوا أنه صلى الى القبلتين وهاجر وشهد بدرا والحديبية وبيعة الرضوان والمشاهد كلها غير تبوك استخلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها على

آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے پہلے نماز پڑھی اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ آپ نے قبلتین کی طرف نماز پڑھی ہجرت کی۔ جنگ بدر صلح حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ تبوک کے علاوہ سب جنگوں میں شرکت کی جنگ تبوک میں رسول اللہ نے آپ کو مدینہ میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المدينة وعلى عماله بها وأنه أبلى ببدر وأحد والخندق وخيبر بلاء عظيما وأنه أغنى في تلك المشاهد وقام القيام الكريم وكان لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده في مواطن كثيرة منها يوم بدر وعلى خلف فيه ولما قتل مصعب ابن عمير يوم أحد وكان لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده دفعه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى على أخرجه أبو عمر ★ وقد تقدم في خصائصه ان لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بيده في كل زحف فيحمل الكل على الأكثر تغليبا للكثيرة وهو شائع في كلامهم فيما بين الروايتين وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لم يغز لم يعط سلاحه الا عليا أو أسامة أخرجه أحمد في المناقب وشهد له النبي صلى الله عليه وسلم بالشهادة في حديث حراء وثبت له فضل

نگران مقرر کیا تھا۔ آپ نے جنگ بدر، احد، خندق اور خیبر میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے تھے۔ ان غزوات میں آپ نے رسول اللہ کی بڑی مدد کی۔ کریم انسان کی طرح آپ کا ساتھ دیا۔ اکثر جنگوں میں رسول اللہ کا علم آپ کے پاس تھا۔ خاص طور پر جنگ بدر میں۔ احد کی جنگ میں مصعب بن عمیر قتل ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم علی کو دیا۔ تمام جنگوں میں رسول اللہ کا علم علی کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ کا استعمال کثرت کی وجہ سے کیا ہے۔ اس بنا پر دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جائے گی۔ جب رسول اللہ جنگ نہیں کرتے تھے تو اپنے ہتھیار یا تو علی کو دے دیتے تھے یا اسامہ کو۔ آپ کو آنحضرت نے اپنی دامادی کے شرف سے نوازا جو بہت بڑی فضیلت ہے۔ آپ آنحضرت کے زیادہ قریبی ہیں۔ دونوں احادیث کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضیلة بالمصاهرة وبأقرب القرابة
وقد تقدمت احاديثهما ★ ومن
أدل دليل على عظم منزلته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم
صنيعه في المؤاخاة كما تقدم فانه
صلى الله عليه وسلم جعل يضم الشكل الى الشكل
يؤلف بينهما الى ان آخى بين ابي
بكر وعمر وادخر عليا لنفسه وخصه
بذلك فيا لها مفخرة وفضيلة ★
وقد روي ان معاوية قال لضرار
الصدائي صف لي عليا فقال اعفني
يا امير المؤمنين قال لتصفنه
قال اما اذ لا بد من وصفه كان
والله بعيد المدى شديد القوى
يقول فصلا ويحكم عدلا يتفجر
العلم من جوانبه وتنطق الحكمة
من نواحيه يستوحش من الدنيا و
زهرتها ويأنس الى الليل ووحشته
وكان غزير العبرة طويل الفكرة يعجبه
من اللباس ما قصر ومن الطعام
ما خشن كان فينا كاحدنا يجيبنا

رسول اللہ کا علیؑ کو اپنا بھائی بنایا۔
یہ علی کی بہت بھاری فضیلت ہے
آپ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ آنحضرت
نے شکلیں دیکھ کر ایک دوسرے
کو اس میں بھائی بنایا تھا۔ ابو بکر کو
عمر کا بھائی بنایا تھا۔ علیؑ کو آنحضرت
نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کر
رکھا تھا۔ یہ کس قدر فخر اور بہت بڑی
فضیلت کی بات ہے۔

معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا
کہ علی کے اوصاف بیان کیجئے۔ کہا
مجھے معاف فرمائیے۔ کہا تجھے ضرور
بیان کرنے پڑیں گے۔ کہا۔ اگر
کرنا ضروری ہے تو خدا کی قسم
آپ بہت بڑے بہادر، مضبوط جسم
کے مالک تھے۔ دو ٹوک بات فرماتے
ٹھیک فیصلہ کرتے۔ آپ علم کا بہتا
ہوا چشمہ تھا۔ دنیا اور دنیا کی رونق
سے متنفر تھے۔ آپ کو رات اور
اس کی تاریکی میں علیحدگی پسند تھی۔
پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے بہت
سوچ وچار کرتے تھے۔ آپ کو مختصر
لباس پسند تھا۔ روکھا سوکھا طعام تناول فرماتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اذا سألناه ويبيّننا اذا استنبأناه و
نحن واللّٰہ مع تقریبه ایانا وقربه
منا لا نکاد نکلمه هیبة له یعظم
أهل الدین ویقرب المساکین
ولا یطمع القوی في باطله ولا ییأس
الضعیف من عدله وأشهد لقد
رأیته في بعض مواقفه وقد أرخی
اللیل سدوله وغارت نجومه
قابضا علی لحیته یتململ تململ السلیم
ویبکي بکاء الحزین ویقول یا دنیا
غري غیری الی تعرضت أم الی
تشوقت هیهات هیهات قد
طلقتك ثلاثا لا رجعة فیها فعمرك
قصیر وخطرك قلیل آه آه من
قلة الزاد وبعد السفر ووحشة
الطریق فبکی معاویه وقال رحم
اللّٰہ أبا حسن کان واللّٰہ کذلك
فکیف حزنك علیه یا ضرار قال
حزن من ذبح واحدها في حجرها
أخرجه الدولابي وأبو عمر صاحب
الصفوة ★ وعن الحسن بن أبي

ہمارا ایک فرد معلوم ہوتے۔ جب آپ
سے کوئی بات پوچھتے۔ تو آپ جواب
دیتے۔ اگر کوئی خبر دریافت کرتے
تو اس سے آگاہ کرتے۔ خدا کی قسم
نہایت قریبی قرب ہونے کے باوجود
آپ کی رعب کی وجہ سے آپ سے
بات نہیں کر سکتے تھے۔ اہل دین
کی عزت کرتے۔ مساکین کو اپنے قریب
کرتے مساکین آدمی آپ سے
غلط فیصلہ کی توقع نہیں رکھتا تھا۔
کمزور آپ کے انصاف سے مایوس
نہیں تھا۔ میں نے آپ کو بعض اوقات
اس وقت دیکھا جب رات کی
تاریکی نے پردے ڈال دئیے تھے۔
ستارے غروب ہو کر نکل آئے تھے۔ آپ
اپنی ڈاڑھی کو پکڑ مار گزیدہ کی طرح
بے چین ہوتے۔ غمگین صورت میں گریہ
فرماتے۔ دنیا کی اور کو دھوکا دے مجھے تیری
ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تجھے تین طلاق
دے دئیے جس سے دوبارہ رجوع نہیں ہو سکتا
تیری عمر کم ہے۔ ہائے افسوس زاد راہ بہت کم ہے
اور راستہ لمبا اجنبی ہے۔ یہ سن کر معاویہ رونے لگا۔ کہا۔

خدا ابو الحسن پر رحم کرے خدا کی قسم آپ ایسے صفات کے مالک تھے۔ معاویہ نے کہا ضرار تجھے ان کی موت کا
کتنا غم ہے۔ کہا اتنا غم ہے جس طرح کسی عورت کا اکلوتا بچہ اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحسن وقد سئل عن علی بن أبی
طالب قال کان علی واللہ سهما
صائبا من مرامی اللہ علی عدوہ
وربانی هذہ الامة وذا فضلها و
سابقتها وذا قرابتها من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بالنومة
عن أمر اللہ ولا بالملومة فی دین اللہ
عزوجل ولا بالسروقة لمال اللہ
عزوجل أعطی القرآن عزائمه
ففاز منه بریاض مونقة ذلک
علی بن أبی طالب أخرجه القلعی وقد
تقدم فی باب الاربعة وصفا ابن
عباس له وفضائله أکثر من أن تعد *
قال أحمد بن حنبل والقاضی اسماعیل
بن اسحاق لم یرد فی فضائل أحد من
الصحابة بالاسانید الحسان ما روی
فی فضائل علی بن أبی طالب رضی
اللہ عنه

حسن بن الوالحسن سے مروی ہے۔
کہ کسی شخص نے آپ سے حضرت علیؑ کے
بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا خدا کی
قسم آپ اپنے دشمن کے لئے خدا کا
بے خطا تیر تھے۔ اس امت کی
تربیت کرنے والے تھے۔ امت میں
صاحب نقل صاحب سبقت اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت
دار تھے۔ خدا کے حکم سے غافل نہیں
تھے۔ خدا کے دین کی خاطر کسی کی پرواہ
نہیں کرتے تھے۔ قرآن کی عزائم
صورتوں میں غور و فکر کیا تو وہاں سے
ثمر دار چیز برآمد کیں ایسے شخص کو علیؑ
بن ابی طالب کہتے ہیں۔ احمد بن حنبل
اور قاضی اسماعیل بن اسحاق نے کہا
کہ فضائل صحابہ میں اس قدر اچھی سند
کے ساتھ احادیث بیان نہیں ہوئیں
جس قدر علیؑ کے فضائل میں بیان
ہوئی ہیں۔

ذکر محبة اللہ عزوجل و رسوله صلی اللہ علیہ وسلم له

"خدا اور رسول کا آپ سے محبت کرنا۔"

تقدم فی الخصائص ذکر الحدیث

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

الله ورسوله له وهي منضمنة المحبة مع الترجيح فيها على الغير ★

عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله امرني بحب اربعة واخبرني انه يحبهم قيل يا رسول الله سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلاثا وابوذر وسلمان والمقداد وامرني بحبهم واخبرني انه يحبهم اخرجه احمد والترمذي وقال حسن غريب ★

بریدہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خداوند عالم نے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے! اور خود بھی ان چار آدمیوں سے محبت کرتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ان کے ناموں سے آگاہ فرمائیے۔ تین دفعہ فرمایا علیؑ ان میں سے ہیں باقی ابوذرؓ سلمانؓ اور مقدادؓ ہیں مجھے ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ مجھے آگاہ کیا ہے۔ کہ وہ بذات خود ان سے محبت کرتے ہیں۔

وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان عليا دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقام اليه وعانقه وقبل بين عينيه فقال العباس اتحب هذا يا رسول الله فقال يا عم والله لله اشد حبا له مني اخرجه ابو الخير القزويني ★

ابن عباسؓ نے کہا۔ علیؑ رسول اللہ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر آپ کو گلے لگایا۔ اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

وعن عبد الرحمن ابن ابي ليلى وقد ذكر عنده علي وقول الناس فيه فقال عبد الرحمن قد جالسناه وجاريناه وواكلناه وشاربناه وقمنا له على الاعمال فما سمعته يقول

عبدالرحمن بن ابی لیلی کے سامنے حضرت علیؑ کا ذکر ہوا۔ آپ کے بارے میں لوگوں کے نظریات بھی بیان ہوئے عبدالرحمن نے کہا ہم آپ کے ساتھ بیٹھے، ساتھ رہے آپ کے ساتھ کھایا پیا۔ اور لوگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شيأ مما يقولون أولا يكفيكم أن يقولوا ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وحبيبه وشهد بيعة الرضوان وشهد بدرا أخرجه أحمد في المناقب.

جو باتیں کرتے ہیں میں نے آپ سے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ کیا آپ کی فضیلت کے لئے یہ بات کافی نہیں ہے۔ لوگ کہیں یہ رسول اللہ کے چچا کے فرزند ہیں اور آپ کے حبیب ہیں بیعت رضوان میں موجود تھے اور جنگ بدر میں جہاد کیا۔

ذكر فضل منزلته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ کے نزدیک آپ کا مقام

عن عبد الله بن الحارث قال قلت لعلي بن أبي طالب أخبرني بأفضل منزلتك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قال بينا أنا نائم عنده وهو يصلي فلما فرغ من صلاته قال يا علي ما سألت الله عز وجل من الخير إلا سألت لك مثله وما استعذت الله من الشر إلا استعذت لك مثله أخرجه المحاملي

عبد اللہ بن حارث نے کہا میں حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ رسول اللہ کی طرف سے جو بڑی فضیلت آپ کو حاصل ہوئی وہ آپ بیان فرمائیے۔ فرمایا ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ہاں سویا ہوا تھا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھ سے فرمایا میں نے خداوند عالم سے اپنے لئے جو بہتری طلب کی ہے وہ تمہارے لئے بھی طلب کی ہے جس برائی سے اپنے لئے پناہ مانگی ہے۔ اس سے تمہارے لئے بھی پناہ مانگی ہے

ذكر أنه ما اكتسب مكتسب مثل فضله

آپ جیسی فضیلت کسی نے حاصل نہیں کی۔

عن عمر بن الخطاب قال قال

عمر بن خطاب نے کہا۔ کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یھدی صاحبہ الی الھدی ویرد عن الردی اخرجہ الطبرانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے علیؑ جیسی فضیلت حاصل نہیں کی۔ آپ اپنے ماننے والے کو سیدھا راستہ دکھلاتے ہیں۔ اس کو ہلاکت سے روکتے ہیں۔

ذکر الحث علی محبتہ والزجر من بغضہ

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب اور بغض رکھنے سے ممانعت

تقدم فی الخصائص فی ذکر من احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی طرف من ذلک ★ وعن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھذین وأباھما وأمھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ اخرجہ احمد والترمذی وقال حدیث غایب ★ وعنہ أنہ قال والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ انہ لعھد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق اخرجہ مسلم واخرجہ ابوحاتم وقال ذرا

آپ سے محبت رکھنے کی ترغیب

رسول اللہ نے آپ سے فرمایا۔ جس شخص نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے تم سے بغض رکھا (علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس شخص نے مجھے ان دونوں (حسنینؑ) ان کے باپ اور ماں کو دوست رکھا۔ وہ قیامت کے روز میرے درجے میں ہوگا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس نے دانے میں تنکا گاف ڈالا۔ اور روح کو زندہ کیا۔ مجھ سے نبی امی نے فرمایا تھا کہ مجھے مومن دوست اور منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔ ابوحاتم نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

النسمة انه لعهد النبی صلی اللّٰہ
علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن
ولا یبغضنی الا منافق واُخرجہ
الترمذی ولفظہ عہد الی من
غیر قسم وقال حسن صحیح ★ عن
اُم سلمة رضی اللّٰہ عنہا کان رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا یحب
علیاً منافق ولا یبغضہ مومن اخرجہ
الترمذی وقال حسن غریب
(شرح) . ذرأ خلق من ذرأ
اللّٰہ الخلق - النسمة - النفس و
کل ذی روح فھو نسمة ★ عنہا
اَن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قال لعلی لا یبغضک مومن ولا
یحبک منافق اُخرجہ احمد فی
المسند ★ وعن المطلب بن
عبد اللّٰہ بن حنطب عن اَبیہ قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
یا ایہا الناس اُوصیکم بحب ذی
قربیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب
فانہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ

کہا کہ حضرت نے فرمایا قسم ہے
اس ذات کی جس نے روح کو پیدا کیا۔
مجھے نبی صلعم نے فرمایا تھا کہ مجھے مومن
دوست رکھے گا۔ اور منافق مجھ سے
گا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
تھے علی کو منافق دوست نہیں رکھے
گا اور مومن آپ سے نفرت نہیں کرے
گا۔ نیز بی بی ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا۔ تجھ
سے مومن بغض اور منافق تجھ سے محبت
نہیں کرے گا۔ عبد المطلب بن عبد اللہ
بن حنطب اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! میں
تمہیں اپنی امت کے ذوقربیٰ، اپنے
بھائی اور اپنے ابن عم علی بن ابی
طالب سے محبت کرنے کی وصیت
کرتا ہوں۔ آپ کو مومن دوست
رکھے گا اور منافق آپ سے نفرت
کرے گا۔ جس شخص نے آپ کو
دوست رکھا۔ اس نے
مجھے دوست رکھا۔ جس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الامنافق من أحبه فقد أحبني ومن
أبغضه فقد أبغضني أخرجه أحمد
في المناقب ★ وعن الحارث الهمداني
قال رأيت عليا على المنبر فحمد الله
وأثنى عليه ثم قال قضاء قضاه الله
عزوجل على لسان نبيكم النبي الامي
صلى الله عليه وسلم أن يحبني الامؤمن
ولا يبغضني الامنافق أخرجه ابن
فارس ★ وعن جابر بن عبد الله
رضي الله عنهما قال ماكنا نعرف
المنافقين الا ببغضهم عليا أخرجه
أحمد في المناقب وأخرجه الترمذي
عن أبي سعيد ولفظه قال ان كنا
لنعرف المنافقين نحن معشر
الانصار ببغضهم علي بن أبي
طالب وقال غريب ★ وعن أبي
ذر رضي الله عنه قال ماكنا نعرف
المنافقين على عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا بثلاث
بتكذيبهم الله ورسوله والتخلف
عن الصلاة وبغضهم علي بن أبي طالب

نے آپ سے بغض رکھا۔ اس
نے مجھ سے بغض رکھا۔
حارث ھمدانی نے کہا۔
کہ میں نے علی کو منبر پر دیکھا۔ آپ
نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔
کہ خداوند عالم نے اپنے نبی امی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے ذریعہ
اس بات کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ مجھے
مومن دوست رکھے گا۔ اور منافق
مجھ سے نفرت کرے گا۔ جابر بن عبد اللہ رضہ
نے۔ کہا کہ ہم لوگ منافقین کو علیؑ سے
بغض رکھنے کی وجہ سے پہچانتے تھے
ابو سعید نے کہا ہم گروہ انصار منافقین
کو علیؑ سے بغض رکھنے کی وجہ سے جانتے
تھے۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں۔ کہ ہم لوگ رسول اللہ کے
زمانے میں منافقین کو تین باتوں
کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ ۱۔ اللہ اور
اس کے رسول کو جھٹلانے سے
۲۔ نماز نہ پڑھنے سے۔
۳۔ علی بن ابی طالبؑ سے
بغض رکھنے سے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أخرجه ابن شاذان ★ وعن زيد بن أرقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب أن يستمسك بالقضيب الأحمر الذي غرسه الله في جنة عدن فليستمسك بحب علي بن أبي طالب أخرجه أحمد في المناقب ★ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب علي يأكل الذنوب كما تأكل النار الحطب أخرجه الملاء ★ وعن أنس رضي الله عنه قال دفع علي بن أبي طالب الى بلال درهما يشتري به بطيخا قال فاشتريت به فأخذ بطيخة فقورها فوجدها مرا فقال يا بلال رد هذا الى صاحبه وائتني بالدرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي ان الله أخذ حبك على البشر والشجر والثمر والبذر فما أجاب الى حبك عذب وطاب وما لم يجب خبث ومر واني أظن هذا مما لم يجب أخرجه الملاء وفيه

زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ شخص قضیب سرخ کو پکڑے جس کو خدا نے جنت عدن میں لگایا ہے۔ تو وہ علیؑ سے محبت کرے۔" ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علیؑ کی محبت گناہوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو ختم کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ علی علیہ السلام نے بلالؓ کو تربوز لانے کے لئے ایک درہم دیا۔ بلال نے کہا۔ میں نے تربوز خریدا۔ اور حضرت کی خدمت میں پیش کیا جب حضرت نے توڑا تو وہ کڑوا تھا۔ بلالؓ سے فرمایا۔ اسکو اسکے مالک کے حوالے کرو۔ میرا درہم واپس لے آؤ مجھے رسول اللہ نے آگاہ فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے محبت رکھنے کا عہد انسان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلالة على أن العيب الحادث
اذا كان مما يطلع به على العيب
القديم لا يمتنع من الرد ★ وعن
فاطمة بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان السعيد كل
السعيد حق السعيد من أحب عليا
في حياته وبعد موته أخرجه أحمد ★
وعن عمار بن ياسر قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول يا علي
طوبى لمن احبك وصدق فيك وويل
لمن أبغضك وكذب فيك أخرجه
ابن عرفة ★ وعن سعيد بن
المسيب ان رجلا كان يقع في
الزبير وعلى فجعل سعد بن مالك
ينهاه ويقول لا تقع في اخواننا
فأبى فقام سعد وصلى ركعتين ثم قال
اللهم ان كان مسخطا لك ما يقول
فأرني به واجعله آية للناس فخرج
الرجل فاذا هو بختي يشق الناس
فأخذه فوضعه بين كركرته وبين

درخت اور پھل اور تخم سے لیا تھا۔
جس نے اپکی صحبت کا اقرار کیا وہ میٹھا اور
پاک ہوگا۔ جس نے اقرار نہیں کیا وہ خبیث اور
کڑوا ہوگا۔ میرے خیال میں اس نے میری
محبت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اس واقعہ
سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اگر کسی
چیز میں پہلے سے کوئی نقص موجود ہو۔
تو اس کو واپس کر دینے سے کوئی مضائقہ
نہیں۔ رسول اللہ کی دختر نیک اختر جنابِ
فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ پوری طرح نیک بخت بالکل
نیک بخت وہ ہے۔ جس نے علیؑ کو آپکی
زندگی میں اور آپکے مرنے کے بعد آپ کو
دوست رکھا ہو۔

عمار بن یاسر نے کہا کہ رسول اللہ نے علیؑ سے
فرمایا وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے آپکو دوست
رکھا اور آپکی بات کی تصدیق کی وہ
شخص برباد ہو جائیگا جو آپسے بغض
رکھیگا اور آپ کی بات جھٹلائیگا۔

سعید بن مسیب نے کہا۔ کہ ایک شخص علیؑ اور
زبیر کا گلہ کرتا تھا اس شخص کو سعد بن مالک
نے منع کیا کہ ہمارے بھائیوں کا گلہ نہ کرو مگر
اس نے نہ مانا سعد نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز
پڑھی پھر کہا اے معبود اگر اس شخص نے اپنی باتوں سے تجھے ناراض کیا ہے مجھے اس کا انجام اور حشر لوگوں کو دکھلا۔ وہ شخص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البلاط فسحبه حتى قتله وجاء الناس
يسعون الى سعد يبشرونه هنيأ لك
أبا اسحاق قد استجيبت دعوتك
أخرجه القلعي وأخرج معناه أبو مسلم
بن عامر عن عامر بن سعد ولفظه
قال بينا سعد يمشي اذ مر برجل وهو
يشتم عليا وطلحة والزبير فقال له
سعد إنك لتشتم قوما قد سبق لهم
من الله ما سبق والله لتكفن عن
شتمهم أو لادعون الله عليك فقال
يخوفني كانه نبي قال فقال سعد اللهم
ان كان قد سب أقواما سبق لهم
منك ما سبق فاجعله اليوم نكالا

قال فجاءت بختية وأفرج الناس
لها فتخبطته قال فرأيت الناس
يبتدرون سعدا فيقولون استجاب
الله لك أبا اسحاق أخرجه الانصاري
وأبو مسلم ★ وعن علي بن زيد ابن
جدعان قال كنت جالسا الى سعيد
بن المسيب فقال يا أبا الحسن مر قائدك
يذهب بك فتنظر الى وجه هذا الرجل

نکلا ہی تھا کہ ایک بختی اونٹ صف چیرتا ہوا آیا
اور اس کو پکڑ کر اپنے سینے اور زمین کے درمیان
رکھ کر ہلاک کر دیا۔ اس کو اس قدر پیسا کہ
وہ مر گیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد کے پاس آئے
اور آپ کو یہ خوشخبری سنا ور کہا سعد آپ
کو مبارک ہو۔ خدا نے آپ کی دعا قبول
کر لی ہے۔ عامر بن سعد سے مروی ہے کہ سعد
جا رہے تھے۔ ایک شخص گزرا جو علی، طلحہ
اور زبیر کو گالیاں دیتا تھا۔ سعد نے کہا تم
ایسے اشخاص کو گالیاں دیتے ہو جن کو
اللہ تعالی کی جانب سے بہت بڑا مرتبہ ملا
ہے۔ گالیاں مت دو۔ ورنہ خدا سے
تمہاری شکایت کروں گا۔ اس نے کہا مجھے
ایسے ڈراتے ہو جیسے نبی ڈراتے ہیں۔
سعد نے کہا اے معبود! اس نے ان لوگوں کو
گالیاں دی ہیں جن کی تیرے نزدیک عزت ہے۔
آج اس شخص کو عبرت کا مقام بنا۔ بختیہ اونٹنی
آئی۔ لوگوں نے اس کو جگہ دے دی اور
اس شخص کو پکڑ لیا۔ لوگ دوڑتے ہوئے سعد
کے پاس آئے اور کہا اے ابو اسحاق خدا نے
آپکی دعا قبول کر لی ہے۔ علی بن زید بن
جدعان نے کہا میں سعید بن مسیب کے ہاں بیٹھا
ہوا تھا۔ اس نے کہا اے ابو الحسن اپنے قائد کو حکم دو
جا کر اس شخص کے چہرے اور جسم کو دیکھ لے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والی جسده فانطلق فاذا وجهه وجه
زنجی وجسده ابیض قال انی اتیت
علی هذا وهو یسب طلحة والزبیر
وعلیا فنهیته فابی فقلت ان کنت
کاذبا یسود الله وجهک فخرج فی
وجهه قرحة فاسود وجهه اخرجه
ابن ابی الدنیا ٭ وعن حوثرة بن
محمد البصری قال رأیت یزید بن هارون
الواسطی فی المنام بعد موته باربع
لیال فقلت ما فعل الله بک قال
تقبل منی الحسنات وتجاوز عنی
السیئات واذهب عنی التبعات قلت وما
کان بعد ذلک قال وهل یکون من
الکریم الا الکرم غفر لی ذنوبی و
ادخلنی الجنة قلت بم نلت الذی
نلت قال بمجالس الذکر وقولی الحق
وصدقی فی الحدیث وطول قیامی فی
الصلاة وصبری علی الفقر قلت
منکر ونکیر حق فقال ای والله الذی
لا اله الا هو لقد اقعدانی وسألانی
فقالا لی من ربک وما دینک ومن

اس نے جا کر ملاحظہ کیا۔ اس کا چہرہ
حبشی کی طرح سیاہ ہو چکا تھا۔ میں اس
شخص کے قریب گیا وہ طلحہ، زبیر اور
علیؑ کو گالیاں دے رہا تھا۔ میں نے
اس کو منع کیا۔ اس نے میری بات ماننے
سے انکار کیا۔ میں نے کہا اگر تم جھوٹے
ہو تو اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ سیاہ کر دے گا
اس کے چہرہ پر سیاہ پھوڑا نکلا جس سے
اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔
٭ حوثرہ بن محمد البصری سے مروی ہے۔
میں نے یزید بن ہارون واسطی کو اس
کی موت کے چار راتیں گزرنے کے بعد
خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے
تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ کہا میری نیکیاں
قبول کر لی ہیں اور میرے گناہوں سے
درگزر کیا ہے میرا بوجھ کر دیا ہے۔
میں نے پوچھا پھر کیا ہوا۔ کہا کریم سے کرم
ہی صادر ہوتا ہے میرے گناہ بخش دیئے۔
مجھے جنت میں داخل کیا۔ میں نے پوچھا ایسا
کیوں ہوا۔ کہا مجالس ذکر میں شمولیت حق بات کہنے
سچی گفتگو کرنے، نماز شب میں طویل قیام اور
غربت میں صبر کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ میں
نے کہا منکر اور نکیر کا قبر میں آنا حق ہے۔ کہا خدا
کی قسم یہ سچ ہے۔ منکر نکیر نے مجھے قبر میں بٹھا کر پوچھا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبيك فجعلت أنفض لحيتي البيضاءُ من التراب فقلت مثلي يسأل أنا يزيد بن هارون الواسطي وكنت في دار الدنيا ستين سنة أعلم الناس قال أحدهما صدق وهو يزيد بن هارون نم نومة العروس فلا روعة عليك بعد اليوم قال أحدهما أكتبت عن حريز بن عثمان قلت نعم وكان ثقة في الحديث قال ثقة ولكن كان يبغض عليا أبغضه الله عزوجل أخرجه ابن الطباخ في أماليه

تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ میں اپنی سفید داڑھی سے مٹی صاف کرتا تھا اور دل میں کہتا میں یزید بن ہارون واسطی ہوں قبر میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔ میں دنیا میں ساٹھ سال رہا ہوں میں تمام لوگوں سے بڑا عالم تھا منکر اور نکیر میں سے ایک نے کہا۔ دلھن کی طرح سو جا۔ آج کے بعد کسی چیز سے خوف نہ کرو۔ ان میں ایک نے کہا۔ حریز بن عثمان سے روایت کرتا تھا۔ میں نے کہا ہاں وہ حدیث میں ثقہ تھے کہا ثقہ تو تھے لیکن علیؑ سے بغض رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔

ذكر شفقته صلى الله عليه وسلم عليه ورعايته ودعائه له

”علیؑ سے رسول اللہ کی شفقت رعایت اور دعا۔“

عن ابراهيم بن عبيد بن رفاعة بن رافع الانصاري عن أبيه عن جده قال أقبلنا من بدر ففقدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادت الرفاق بعضها بعضا أفيكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقفوا حتى جاءُ

ابرہیم بن عبید بن رفاعہ بن رافع انصاری اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم بدر سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں رسول اللہ صلعم گم ہو گئے۔ آپس میں احباب نے اعلان کیا کیا تم میں رسول اللہ موجود ہیں۔ ٹھہر جاؤ۔ آنحضرت آ جائیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه
علی ابن ابی طالب فقالوا یا رسول
الله فقدناک قال ان ابا حسن وجد
مغصا فی بطنه فتخلفت علیه اخرجه
ابو عمر ★ وعن ام عطیة قالت
بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم
جیشا فیهم علی بن ابی طالب قالت
فسمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم
لا تمتنی حتی ترینی علیا اخرجه الترمذی
وقال حسن غریب وعن علی قال
کنت اذا سألت النبی صلی الله
علیه وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی
اخرجه الترمذی وقال حسن غریب *
وعنه قال کنت شاکیا فمر بی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وانا اقول اللهم
ان کان اجلی قد حضر فارحنی وان
کان متاخرا فارفع عنی وان کان
بلاء فصبرنی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کیف قلت فاعدت علیه
فضربنی برجله وقال اللهم عافه

علی علیہ السلام آنحضرت کے ساتھ تھے
احباب کہنے لگے یا رسول اللہ آپ گم ہو
گئے تھے۔ فرمایا علیؑ کے پیٹ میں تکلیف
تھی۔ تو میں نے آپ کی تیمارداری کی تھی۔
ام عطیہ نے کہا رسول اللہ نے ایک
لشکر جنگ پر روانہ کیا۔ علی علیہ السلام لشکر
کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ کو میں نے
فرماتے ہوئے سُنا۔ پالنے والے مجھے
اس وقت تک موت نہ دینا جب
تک علی کو نہ دیکھ لوں۔
حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب
میں رسول اللہ سے سوال کرتا تھا تو
جواب دیتے میں خاموش ہو جاتا۔ تو
آپ باتیں شروع کر دیتے علی علیہ
السلام سے روایت ہے مجھے تکلیف
تھی میں کہہ رہا اے پالنے والے اگر میری
موت قریب ہے۔ تو مجھے راحت دے۔
اگر ابھی دُور ہے تو مجھے خیریت دے۔
اگر اس تکلیف میں میرا امتحان مقصود
ہے۔ تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول اللہ
میرے پاس سے گزرے فرمایا کیا کہہ رہے
تھے۔ میں نے دوبارہ کہا۔ آپ نے مجھے اپنے
پاؤں سے ٹھوکر لگائی معبود اسکو خیریت عطا فرما۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أو اشفه شعبة الشك قال فما
اشتكيت وجعي ذلك بعد أخرجه
أبو حاتم ★ وعنه قال لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا علي إياك
ودعوة المظلوم فإنما يسأل الله
حقه وإن الله لا يمنع ذا حق حقه
أخرجه المخلص ★ وعن أنس رضي الله
عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث
عليا ثم بعث رجلا خلفه وقال ادعه
ولا تدعه من ورائه أخرجه الدارقطني

یا فرمایا۔ اس کو شفا عطا فرما پھر مجھے
درد کی کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ علی علیہ
السلام سے روایت ہے۔ کہ مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔
مظلوم کی مدد کرنا۔ قیامت کے روز
خدا تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا
اللہ تعالیٰ حقدار کا حق نہیں روکتا۔
انس نے کہا۔ رسول اللہ نے علی کو
کہیں بھیجا۔ ایک آدمی کو آپ کے پیچھے
بھیجا فرمایا آپ کو جلد لاؤ۔ آپ کو
پیچھے سے ڈرانا نہیں۔

ذكر طروق النبي صلى الله عليه وسلم عليا ليلا يأمره بصلاة الليل

رسول اللہ کا ایک رات علی کے پاس آنا اور آپ کو نماز شب کا حکم دینا۔

عن علي أن النبي صلى الله
عليه وسلم طرقه وفاطمة ليلا فقال
الا تصلون فقلت يا رسول الله
انما أنفسنا بيد الله عز وجل
فإذا شاء أن يبعثنا بعثنا فانصرف
رسول صلى الله عليه وسلم حين قلت

علی علیہ السلام نے کہا۔ ایک رات
رسول اللہ آپ کے اور جناب فاطمہ کے پاس
تشریف لائے فرمایا۔ نماز کیوں نہیں پڑھتے
عرض کیا ہماری جان اللہ تعالیٰ کے قبضہ
میں ہے۔ جب وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اٹھیں
ہم اٹھتے ہیں۔ جب میں نے یہ بات
کہی تو رسول اللہ واپس تشریف لے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذلك نسمعته وهو يضرب فخذه ويقول وكان الانسان اكثر شئ جدلا اخرجه مسلم والترمذى والنسائى ★ وفي رواية انه قال قوما فصليا ثم رجع الى منزله فلما مضى هوى من الليل رجع فلم يسمع لنا حسا فقال قوما فصليا فقمت وانا اعرك عيني فقلت ما نصلي الا ما كتب لنا الحديث اخرجه ابو القاسم في الموافقات

آپ واپس جا رہے تھے۔ ران پر ہاتھ مارتے تھے۔ فرماتے تھے۔ انسان بڑا جھگڑالو ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے دونوں سے فرمایا۔ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو آپ پھر تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے آنے کی آہٹ تک نہ سنی۔ فرمایا۔ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں اُٹھا لیکن میری آنکھ میں تکلیف تھی عرض کیا جو نماز ہمارے مقدر میں لکھی ہے ہم وہی پڑھیں گے۔

ذكر كسوة النبي صلى الله عليه وسلم عليا ثوب حرير

عن علي عليه السلام قال كساني رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء فخرجت بها فرأيت الغضب في وجهه فشققتها بين نسائي اخرجاه ★ وفي افراد مسلم عنه ان أكيدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فأعطاه عليا وقال شققه خمرا بين

نبی کریم کا علی کو ریشمی لباس پہنانا

علی علیہ السلام نے کہا مجھے آنحضرت نے ریشمی لباس پہنایا۔ میں پہن کر باہر نکلا میں نے رسول اللہ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ملاحظہ کئے۔ (خود پہنانے کے بعد ناراض ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی) میں نے اس کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ انہی سے کہ دومہ کے اکیدر نے رسول اللہ کے پاس ریشم کا کپڑا ہدیہ کے طور بھیجا۔ آپ نے دے دیا کر فاطمہ نامی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الفواطم ★ وعنه قال اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة مسيرة بحرير لما سداها واما لحمتها فبعث النبي صلى الله عليه وسلم بها الى فقلت يا رسول الله ما اصنع بها قال لا ارضى لك شيا واكره لنفسي اجعلها خمرا بين الفواطم فشققت منها اربعة اخمرة خمارا لفاطمة بنت اسد أم علي وخمارا لفاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم وخمارا لفاطمة بنت حمزة وذكر فاطمة اخرى نسيتها اخرجه ابن الضحاك

علی علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ کو ریشم سے بنا ہوا جوڑا کسی شخص نے بطور ہدیہ دیا۔ اس کو آنحضرت نے میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کو کس کام میں لاؤں فرمایا جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ وہ تمہارے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ فواطم میں دوپٹے بنا کر تقسیم کر دو۔ میں نے اس کے چار دوپٹے بنائے ایک فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ کو ایک فاطمہ بنت محمدؐ کو ایک فاطمہ بنت حمزہ کو ایک اور فاطمہ کو دیا جس کا نام میں بھول گیا۔ بول دیا۔

ذکر تعمیمه ایاه صلی الله علیه وسلم بیده

رسول اللہ کا اپنے ہاتھ سے علی کو عمامہ باندھنا

عن عبد الاعلى بن عدي النهرواني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا عليا يوم غدير خم فعممه وارخى عذبة العمامة من خلفه

عبد اللہ علی بن عدی نہروانی نے کہا۔ رسول اللہ نے غدیر خم کے روز علی علیہ السلام کو بلا کر عمامہ باندھا۔ اور اس کا شملہ آپ کے پشت کی طرف کر دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر الزجر عن الغلو فيه

عن علي السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيك مثل من عيسى عليه السلام أبغضته يهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي ليس بها ثم قال يهلك في رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس في ومبغض يحمله شنآني على أن يبهتني ★ أخرجه أحمد في المسند

وعنه قال ليحبني أقوام حتى يدخلوا النار في حبي ويبغضني أقوام حتى يدخلوا النار في بغضي أخرجه أحمد في المناقب

(شرح) بهتوه - أي كذبوا عليه من البهت الكذب وقول الباطل - والشنآن بهمزة بالتحريك بالفتح والإسكان وتعبير همز محركا بالفتح البغض تقول منه شنئته شنآ بالفتح الشين

علی کے بارے میں غلو کرنے سے روکنا

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تمہاری مثال عیسےٰ علیہ السلام کی طرح ہے عیسےٰ سے یہودیوں نے بغض رکھا آپ کی ماں پر بہتان باندھا نصارا نے آپ سے محبت کی۔ آپ کو اس مقام پر لے گئے جس کے آپ اہل نہیں تھے پھر فرمایا میرے بارے میں دو آدمی گمراہ ہوں گے ایک وہ شخص جو مجھ سے زیادہ محبت کرے گا میرے متعلق وہ بات کہیگا جو مجھ میں موجود نہیں ہوگی۔ دوسرا مجھ سے بغض رکھنے والا اس کو میری دشمنی مجھ پر بہتان باندھنے کی وجہ پر لے جائے گی۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا مجھے لوگ دوست رکھیں گے۔ میری دوستی ان کو دوزخ میں لے جائیگی اور ایک قوم مجھ سے بغض رکھے گی۔ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے وہ بھی دوزخ میں جائے گی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دكسرها وضعها وشنا دشنانا
بالتحريك والاسكان كما تقدم
قاله الجوهري ★ وعن السدى
قال قال علي اللهم العن كل
مبغض لنا وكل محب لنا غال
أخرجه أحمد في المناقب

سدی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے
کہا اے معبود جو شخص ہم لوگوں سے
سے بغض رکھے۔ اس پر اور ہر اس شخص
پر جو ہمیں ہماری حد سے زیادہ دوست
رکھے لعنت فرما۔

ذكر احراق علي قوما اتخذوه إلها دون الله عز وجل

علیؑ کا ایک قوم کو جلاتا

عن عبيد بن شريك العامري
عن أبيه قال أتى علي بن أبي طالب
فقيل ان ههنا قوما على باب
المسجد يزعمون انك ربهم
فدعاهم فقال لهم ويلكم ما تقولون
قالوا أنت ربنا وخالقنا ورازقنا
فقال ويلكم انما أنا عبد مثلكم آ
كل الطعام كما تأكلون وأشرب
مما تشربون ان أطعت الله أثابني ان
شاء وان عصيته خشيت أن يعذبني
فاتقوا الله وارجعوا فأبوا فطردهم

عبید بن شریک عامری نے اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ علی علیہ
السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض
کیا کہ مسجد کے دروازے پر کچھ لوگ
موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ ان کے
رب ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور
فرمایا۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو میرے بارے
کیا کہتے ہو۔ کہنے لگے آپ ہمارے رب خالق اور
رازق ہیں فرمایا تمہارے لئے ہلاکت ہو میں
تمہاری طرح ایک بندہ ہوں میں اس طرح کھاتا
ہوں جس طرح تم کھاتے ہو اور اسطرح پیتا ہوں
جسطرح تم پیتے ہو اگر میں خدا کی اطاعت کروں گا
اگر وہ چاہے گا تو مجھے ثواب دے گا۔ اگر میں اس
کی نافرمانی کروں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ مجھے عذاب دیگا۔ خدا سے توبہ کرو اور لوٹ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فلما كان من الغد غدوا عليه فجاء
قنبر فقال والله رجعوا يقولون
ذالك الكلام فقال ادخلهم على
فقالوا له مثل ما قالوا وقال لهم
مثل ما قال الا انه قال انكم ضالون
مفتونون فأبوا فلما ان كان اليوم
الثالث أتوه فقالوا له مثل ذالك
القول فقال والله لئن قلتم لأ
قتلنكم بأخبث قتلة فأبوا الا ان
يتموا على قولهم فخد لهم اخدودا
بين باب المسجد والقصر واوقد
فيه نارا وقال انى طارحكم فيها
أو ترجعون فأبوا فقذف بهم فيها
خرجه المخلص الذهبي وتزيدهم
محمول على الاستتابة واحراقهم
مع النهي عنه محمول على رجاء
رجوعهم أو رجوع بعضهم

آپ نے ان کو بھگا دیا۔ دوسرے روز
پھر صبح کو آ گئے قنبر حضرت کی خدمت
میں آیا عرض کیا وہ لوگ پھر آ گئے ہیں۔
خدا کی قسم پھر وہی بات کی جو پہلے روز کی تھی۔
آپ نے ان سے وہی پہلے والی بات فرمائی
صرف اور اتنا کہا تم گمراہ ہو اور بھٹکے
ہوئے ہو۔ انہوں نے آپ کی نصیحت
نہ مانی تیسرے روز پھر آ گئے وہی رٹ
لگائی فرمایا اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو
میں تمہیں بری طرح قتل کر دوں گا وہ
اپنی بات پر اڑے رہے حضرت نے
ان کے لئے مسجد کے دروازے
اور قصر کے درمیان خندقیں کھدوا ڈالیں۔
اور ان میں آگ جلوائی۔ فرمایا توبہ
کرو ورنہ میں تمہیں آگ میں پھینک دوں گا۔
اپنی ضد پر قائم رہے۔ حضرت نے
انہیں آگ میں جھونک دیا۔

ذكر شبهه بخمسة من الانبياء عليهم السلام في مناقبهم

عن ابي الحمراء قال قال

"فضائل میں پانچ انبیاء کی مانند ہونا۔"

ابو الحمراء نے کہا۔ کہ رسول اللہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول الله صلى الله عليه وسلم من أراد ان ينظر الى آدم في علمه والى نوح في فهمه والى ابراهيم في حلمه والى يحيى بن ذكريا في زهده والى موسى بن عمران في بطشه فليبنظر الى علي بن أبي طالب أخرجه القزويني الحاكمي ☆ وعن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أراد أن ينظر الى ابراهيم في حلمه والى نوح في حكمه والى يوسف في جماله فلينظر الى علي بن أبي طالب خرجه الملاء في سيرته

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدم کا علم، نوح کا فہم، ابراہیم کا حلم، یحیٰ بن ذکریا کا زہد اور موسیٰ بن اور موسیٰ بن عمران کا البطش دیکھنا چاہے۔ اس کو علی بن ابی طالب کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ صرف اکیلے علی میں یہ تمام صفات موجود ہیں ☆ ابن عباس رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابراہیم کا علم، نوح کا حکم اور یوسف کا جمال دیکھنا چاہے۔ اس کو علی کی طرف دیکھنا چاہیئے۔

ذكر رؤيته جبريل وكلام جبريل له عليهما السلام

عن علي قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مريض فاذا رأسه في حجر رجل أحسن ما رأيت من الخلق والنبي صلى الله عليه وسلم نائم فلما دخلت عليه قال ادن الى ابن عمك فانت

آپ کا جبرئیل کو دیکھنا اور اس سے کلام کرنا۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ آپکا سر ایک شخص کی گود میں تھا ایسا خوبصورت شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ رسول اللہ سوئے ہوئے تھے جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے کہا اپنے ابن عم کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أحق به مني فدنوت منهما فقام
الرجل وجلست مكانه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم فهل تدري
من الرجل قلت لا بأبي وأمي قال
النبي صلى الله عليه وسلم ذالك
جبرئيل كان يحدثني حتى خف عني و
جعي ونمت ورأسي في حجره أخرجه
أبو عمر محمد اللغوي وعن ابن
عباس رضي الله عنهما وقد ذكر
عنده علي قال إنكم لتذكرون
رجلا كان يسمع وطء جبرئيل
فوق بيته أخرجه أحمد في المناقب

قریب ہو جاؤ۔ تم مجھ سے زیادہ اس بات کے
حق دار ہو۔ میں دونوں کے قریب ہو گیا۔
میں اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت نے فرمایا
جانتے ہو یہ شخص کون تھا عرض کیا
میرے ماں باپ قربان میں نہیں جانتا
فرمایا یہ جبرائیل تھے۔ مجھ سے باتیں
کر رہے تھے میرا سر آپ کی گود میں تھا۔
حتیٰ کہ میرے سر کا درد ختم ہو گیا۔ ابن عباس
نے کہا۔ کہ میرے پاس علی کا ذکر ہوا۔
میں نے کہا تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو۔
جس کے گھر کی چھت پر جبرائیل
ہوتے تھے اور آپ سورۃ طٰہٰ
سنتے تھے۔

ذكر ان النظر اليه عبادة

عن عائشة رضي الله عنها
قالت رأيت أبا بكر يكثر النظر إلى
وجه علي فقلت يا أبة رأيتك تكثر
النظر إلى وجه علي فقال يا بنية
سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول النظر إلى وجه علي
عبادة أخرجه ابن السمان في

علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے

عائشہ نے کہا کہ میں نے ابوبکر کو علی کے
کے چہرے کی طرف زیادہ نظر کرتے ہوئے
دیکھا عرض کیا ابا جان آپ علی کے
چہرے کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں۔
فرمایا۔ بیٹی اس کی وجہ یہ ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے سنا علیؑ کے چہرے کی طرف
دیکھنا عبادت ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الموافقة ★ وعنها قالت كان اذا دخل علينا علی و آبي عند نا لا يمل النظر اليه فقلت له يا أبة انك لتديمن النظر الی علی فقال يا بنية سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم يقول النظر الی علی عبادة أخرجه الخجندی ★ وعن عبد اللّٰه بن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم النظر الی وجه علی عبادة أخرجه أبو الحسن الحربی ★ وعن عمر بن العاص مثله أخرجه الابهری ★ وعن معاذة الغفارية قالت كان لی أنس بالنبي صلی اللّٰه علیه وسلم أخرج معه في الاسفار وأقوم علی المرضی وأداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم في بيت عائشة وعلی خارج من عنده فسمعته يقول يا عائشة ان هذا أحب الرجال الی وأكرمهم علی فاعرفي له حقه وأكرمي مثواه

عائشہ نے کہا جب میرے باپ آتے اور علی گھر میں ہوتے تو آپ برابر علی کے چہرے کو دیکھتے رہتے تھے۔ عرض کیا بابا جان اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ آپ ٹکٹکی باندھے علی کی طرف ہیں فرمایا۔ میری بیٹی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ معاذہ غفاریہ نے کہا۔ کہ مجھے رسول اللہ صلعم سے خاص انس تھا۔ میں سفر میں آپ کے ساتھ ہوتی تھی۔ مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی۔ عائشہ کے گھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ علی علیہ السلام جب وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ تو رسول اللہ علیہ فرمانے لگے۔ مجھے سب آدمیوں سے یہ شخص زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نزدیک زیادہ مکرم ہیں۔ آپ کا مرتبہ جانو اور آپ کی عزت کیا کرو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فلما ان جرى بينها بين علي بالبصرة
ماجرى رجعت عائشة الى المدينة
فدخلت عليها فقلت لها يا أم
المؤمنين كيف قلبك اليوم بعد
ما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لك فيه ما قال
قالت يا معاذة كيف يكون قلبي
لرجل كان اذا دخل علي وأبي
عندنا لايمل من النظر اليه فقلت
له يا أبة إنك لتديمن النظر الى
علي فقال يا بنية سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
النظر الى وجه علي عبادة أخرجه
الخجندی ☆ وعن جابر رضي
الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعلي عد
عمران بن الحصين فانه مريض
فأتاه وعنده معاذ وابو هريرة
فأقبل عمران يحد النظر الى علي
فقال له معاذ لم تحد النظر اليه
فقال سمعت رسول الله صلى الله

جنگ جمل میں عائشہ اور علی
کے درمیان جو بات ہوئی۔ اس کے بعد جب
عائشہ مدینہ میں آئیں تو میں اس کے
پاس گئی۔ کہا۔ آج آپ کے دل کا کیا حال
ہے حالانکہ آپ علیؑ کے بارے میں رسول
اللہ کا پیغام سن چکی تھیں مجھ سے
کہنے لگیں میرے دل میں ایسے شخص کے بارے
میں کیا ہونا چاہیئے جب علیؑ ہمارے
پاس آتے۔ میرے والد میرے گھر میں ہوتے
تو آپ لگاتار علیؑ کی طرف دیکھتے رہتے
ہیں۔ فرمایا میری بیٹی اس کی وجہ یہ ہے
کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا علیؑ
کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا
عمران بن حصین کی عیادت کرو۔ جو مریض
تھے علی علیہ السلام تشریف اس کے پاس
پہلے سے معاذ اور ابو ہریرہ بیٹھے ہوئے تھے
عمران نے علیؑ کی طرف گہری نگاہ سے
دیکھنا شروع کیا۔ معاذ نے اس سے
کہا کہ کیوں گہری نظر سے علیؑ کی طرف
دیکھ رہے ہیں۔ کہا میں نے رسول اللہ کو
فرماتے ہوئے سنا۔ علیؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ قال معاذ و انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ و انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابن ابی الفرات ☆ وعن ابن لعلی بن ابی طالب انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی ما لک تدیم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ اخرجہ ابو الخیر الحاکمی

طرف دیکھنا عبادت ہے معاذ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ابو ھریرہ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا تھا۔
علی بن ابی طالب کے ایک فرزند نے کہا۔ کہ مجھ سے کسی شخص نے پوچھا۔ تم علی کی طرف برابر کیوں دیکھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

ذکر اشتیاق اھل السماء والانبیاء الذین فی السماء الیہ

آسمان پر رہنے والے انبیاءؑ اور اہلِ آسمان علیؑ کو دیکھنے کے مشتاق ہیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما مررت بسماء الا و اھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب و ما فی الجنۃ نبی الا و ھو یشتاق الی علی بن ابی طالب اخرجہ الملا فی سیرتہ

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ معراج کی رات جس آسمان سے میرا گزر ہوا وہ علی کی زیارت کے مشتاق تھے۔ جنت میں جو بھی رہتا تھا۔ وہ علیؑ کی زیارت کا مشتاق تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر انه من خير البشر

عن عقبة بن سعد العوفي قال دخلنا على جابر بن عبد اللهؒ وقد سقط حاجباه على عينيه فسألناه عن علي قال فرفع حاجبيه بيده فقال ذاك من خير البشر أخرجه أحمد في المناقب.

"علیؑ خیر البشر ہیں"

عقبہ بن سعد عوفی نے کہا کہ ہم جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے ابرو آپ کی دونوں آنکھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اپنی ابروں کو اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ آپ بہترین انسان ہیں۔

ذكر مباهاة الله عز وجل به حملة العرش

عن ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صف المهاجرين والانصار صفين ثم أخذ بيد علي والعباس فمرا بين الصفين فضحك صلى الله عليه وسلم فقال له رجل من اليث ضحكت يا رسول الله فداك أبي وأمي قال هبط علي جبريل عليه السلام بأن الله باهى بالمهاجرين والانصار أهل

"اللہ تعالیٰ کا حاملانِ عرش سے علیؑ کے ذریعہ فخر کرنا"

ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مہاجر انصار کی صفیں بنائیں۔ علیؑ اور عباس کے ہاتھ کو پکڑ کر صفوں کے درمیان چلنے لگے رسول اللہؐ ہنسے اور ایک شخص نے آپ کے ہنسنے کا سبب پوچھا۔ فرمایا کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مہاجر اور انصار کے ذریعے ایمان والوں سے فخر کرتا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

السموات العلا و باهي بي و بك يا علی و بك يا عباس حملة العرش أخرجه أبو القاسم في فضائل العباس۔

ذكر أخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم بأنه مغفور له

عن علی علیہ السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله لك مع انك مغفور لك لا إله إلا الله الحليم الكريم لا اله إلا الله العلى العظيم لا اله الا الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين أخرجه أحمد والنسائى وأبو حاتم وأخرجه ابن الضحاك وزاد بعد الحمد لله رب العالمين ★ اللهم اغفر لى اللهم ارحمنی اللهم اعف عنى انك غفور رحيم أو عفو غفور۔ وقال ان رسول الله صلى الله

اے علی میری اور تیری اے عباس تیری وجہ سے حاملان عرش سے فخر کرتا ہے۔

ان اخبار کا ذکر کہ آپ مغفور ہیں۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تجھے وہ کلمات کیوں نہ تعلیم کروں اگر ان کو پڑھو گے تو بخش دیے جاؤ گے۔ والانکہ آپ بخشے ہوئے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم ۔ لا الہ الا اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین

ابن ضحاک نے رب العالمین کے بعد یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں۔ اے معبود بخش دے مجھ پر رحم فرما اے معبود مجھے معاف فرما بے شک تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یا درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عليه وسلم علمني هؤلاء الكلمات

ذكر علمه وفقهه

وقد تقدم في ذكر أعلميته مطلقا وأعلميته بالسنة وأنه باب دار العلم وان أحدا من الصحابة لم يكن يقول سلوني غيره وإحالة جمع من الصحابة عليه تقدم معظم أحاديث هذا الذكر وعن علي عليه السلام قال قلت يا رسول الله أوصني قال قل ربي الله ثم استقم فقلت ربي الله وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت واليه أنيب قال ليهنك العلم أبا الحسن لقد شربت العلم شربا أخرجه ابن البختري والرازي وزاد ونهلته نهلا ومعنى نهلته هنا شربته وكرر لاختلاف اللفظ ونحو ذلك قول الشاعر

الطاعن الطعنة يوم الوغى
ينهل منها الأسل الناهل

فرمایا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کلمات کی تعلیم دی۔

آپ کے علم اور فقہ کا ذکر

آپ کی علمیت مطلق اور علمیت بالسنہ کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

آپ علم کے گھر کا دروازہ ہیں صحابہ میں سے کسی شخص نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ تمام صحابہ مشکل مسائل کے حل کی خاطر آپ سے رجوع کرتے تھے۔ اس بات کی بڑی بڑی احادیث کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

علی علیہ السلام نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا یہ کہو کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس بات پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا۔ میرا رب اللہ ہے۔ میری توفیق نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا اے ابو الحسن آپ کو علم مبارک ہو۔ آپ نے علم کو پوری طرح حاصل کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال أبو عبيد الناهل هنا بمعنى الريان
وإذا أجاز في اسم الفاعل جاز في
الفعل وكان قياسه أن يقول د
نهلت منه نهلا لأنه إنما يتعدى
بحرف الجر أي رويت منه ريا
ويجوز أن يكون الناهل في البيت
بمعنى العطشان وهو من الأضداد
يطلق على الريان والعطشان
وهو أنسب لأنه أكثر شربا ويكون
نهل منه أي يشرب ✱ وعن أبي
الزهراء عن عبد الله قال علماء
الأرض ثلاثة عالم بالشام وعالم
بالحجاز وعالم بالعراق فأما عالم
الشام فهو أبو الدرداء وأما عالم
أهل الحجاز فهو علي بن أبي طالب
وأما عالم العراق فأخ لكم وعالم
أهل الشام وعالم العراق يحتاجان
إلى عالم أهل الحجاز وعالم أهل
الحجاز لا يحتاج إليهما أخرجه
الحضرمي ويريد والله أعلم بالعالم
هنا الأعلم ويكون أعلم من كان في

ابو زہراء نے کہا کہ عبداللہ نے کہا زمین
پر عالم صرف تین ہیں۔ ایک عالم شام میں
ایک عراق میں ایک مدینہ میں موجود
ہے۔ شام کا عالم ابو داؤد ہیں۔
مدینہ کے عالم علی ابن ابی طالب ہیں
عراق کا عالم تمہارا بھائی ہے۔
شام اور عراق کے عالم دونوں کے
دونوں عالم مدینہ کے محتاج ہیں۔
مدینہ کا عالم ان کا محتاج
نہیں ہے۔ حضرمی نے کہا خدا کی
قسم عالم سے مراد اعلم ہیں۔ بہت
بڑے عالم مراد ہیں۔ جو تینوں
مقامات پر سب سے زیادہ علم
والے ہوں عبداللہ کی مراد بھی
ہے۔ وہ علی علیہ السلام ہیں جب
یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ مدینہ
کا عالم شام اور عراق
کے عالم سے بڑا ہے۔
وہ حضرت علی کی ذات ہے
اس سے واضح ہوا۔ کہ
آپ اعلم تھے۔ سب سے
بڑے عالم۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

كل موضع ذلك المذكور وان جاز
ان يكون بالحجاز من هو أعلم من
عالمي الشام والعراق دون علي والله
أعلم ★ وعن عبد الله بن عياش
الزرقي وقد قيل له أخبرنا عن هذا
الرجل علي بن أبي طالب فقال ان لنا
أخطارا وأحسابا ونحن نكره أن
نقول فيه ما يقول بنو عمنا قال كان
علي رجلا تلعابة يعني مزاحا وكان
إذا فزع فزع على ضرس من حديد
قال قلت وما ضرس من حديد قال
قراءة القرآن وفقه في الدين وشجاعة
وسماحة أخرجه أحمد في المناقب ★
وعن سعيد ابن عمرو بن سعيد بن
العاص قال قلت لعبد الله بن عياش
بن أبي ربيعة الا تخبرني عن أبي بكر
وعلي رضي الله عنهما فان أبا بكر كان
له السن والسابقة مع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم ان الناس صاغية
الى علي فقال اي ابن أخي كان له
والله ما شاء من ضرس قاطع السطة

عبداللہ بن عیاش زرقی سے
روایت ہے۔ آپ سے کسی نے
پوچھا۔ کہ علی ابن ابی طالب کے بارے
میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ کہا ہم لوگ
عالی نسب اور بڑے شرف
کے مالک ہیں۔
میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ
کے بارے میں کچھ کہوں جس طرح
ہمارے بنو عم نے کہا ہے۔ آپ مزاح
والے شخص تھے جب آپ بیان
فرماتے تو لوہے کی داڑھ سے بیان
فرماتے میں نے پوچھا لوہے کی داڑھ
کا کیا مطلب ہے۔ کہا اس سے مراد قرآن
مجید کی تلاوت دین میں آپ کی
سمجھ بوجھ آپ کی بہادری اور سخاوت
مراد ہے۔ سعید بن عمر بن عاص
عاص کا بیان ہے۔ کہ میں نے
عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے
پوچھا کہ آپ ہمیں ابوبکر اور علی
کی منزلت کے بارے میں کیوں
آگاہ نہیں کرتے کہا ابوبکر عمر رسیدہ
کے علاوہ رسول اللہ پر ایمان لائے پھر لوگ
علی کے ساتھ ہو گئے میرے بھتیجا نے کہا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

في النسب وقرابته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ومصاهرته والسابقة في الاسلام والعلم بالقرآن والفقه والسنة والنجدة في الحراب والجود في الماعون كان له والله ما يشاء من ضرس قاطع أخرجه المخلص الذهبي وعن محمد بن كعب القرظي قال كان ممن جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حي عثمان و علي بن أبي طالب وعبد الله بن مسعود من المهاجرين وسالم مولى أبي حذيفة مولى لهم أخرجه أبو عمر ★ وعن محمد بن قيس قال دخل ناس من اليهود على علي بن أبي طالب فقال له صبرتم بعد نبيكم الا خمسا وعشرين سنة حتى قتل بعضكم بعضا قال فقال علي قد كان صبر وخير قد كان صبر وخير ولكنكم ما جفت أقدامكم من البحر حتى قلتم يا موسى اجعل لنا إلها كما لهم آلهة أخرجه أحمد في المناقب ★

آپ کا نسب بلند ہے۔ آپ رسول اللہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آنحضرت کے داماد ہیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام لائے ہیں۔ آپ قرآن، فقہ اور سنت رسول کے عالم ہیں جنگ میں بہادری کے کارنامے انجام دینے والے ہیں غربا کی مدد کرنے میں سخی ہیں۔ محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی میں جن مہاجرین نے قرآن جمع کیا۔ وہ عثمان، علی، اور عبداللہ بن مسعود ہیں۔ اور ابوحذیفہ کا غلام سالم (تنزیل الہی کے مطابق قرآن صرف حضرت علی نے جمع کیا تھا۔) محمد بن قیس نے کہا۔ کہ کچھ یہودی علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے آپ نے صرف پچیس سال صبر کیا پھر ایک دوسرے کو قتل کیا فرمایا مگر صبر بھلائی پر مبنی تھا۔ مگر تم لوگوں کے سمندر کے نکلنے کے بعد ابھی قدم خشک نہ ہوئے تھے تو موسی سے کہنے لگے۔ کہ جس طرح ان لوگوں کے خدا ہیں۔ ہمارے بھی بنا دیجئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال
ما انتفعت بکلام بعد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الا شئ کتب بہ الی علی
بن ابی طالب فانہ کتب بسم اللہ
الرحمن الرحیم ★ اما بعد یا اخی فانک
تسر بما یصل الیک مما لم یکن یفوتک
ویسوؤک ما لم تدرکہ فما نلت یا اخی
من الدنیا فلا تکن بہ فرحا وما فاتک
فلا تکن علیہ حزنا ولیکن عملک
لما بعد الموت والسلام اخرجہ
المخلص ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کلام کے بعد اگر کسی کے کلام سے
فائدہ حاصل کیا ہے۔ وہ ابن ابی
طالب کا ایک خط ہے جو آپ
نے تحریر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم "میرے بھائی
جو چیز آپ کو مل جائیگی۔ اس سے تم خوش
ہو جاؤ گے اور جو چیز نہیں ملے گی اس
سے مجھے تکلیف ہو گی۔ اے بھائی
اگر دنیا میں تجھے کوئی چیز مل جائے تو
اس سے خوش نہ ہو جا۔ اگر کوئی چیز فوت
ہو جائے تو اس سے غمگین نہ ہو جا تمہارا
عمل مرنے کے بعد کے لئے ہونا چاہیئے

ذکر کراماتہ

عن الاصبغ قال اتینا مع علی
فمررنا بموضع قبر الحسین فقال علی
ھھنا مناخ رکابھم وھھنا موضع
رحالھم وھھنا مھراق دمائھم فتیۃ
من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون
بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء
والارض ★ وعن جعفر بن محمد عن ابیہ
قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ

آپ کے کرامات

اصبغ سے مروی ہے۔ ہم لوگ
علی علیہ السلام کے ساتھ اس مقام پر آئے
جہاں اس وقت حسین علیہ السلام کی قبر ہے آپ
نے فرمایا۔ یہاں ان لوگوں کی سواریاں
ٹھہریں گی اور اس جگہ ان کے کجاوے اتریں گے۔
اس جگہ ان لوگوں کا خون بہایا جائیگا اور یہ
میدان میں آل محمد کے نوجوان شہید ہونگے۔
جن پر آسمان اور زمین آنسو بہائیں گے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فجلس في أصل جدار فقال رجل يا
أمير المؤمنين الجدار تقع فقال
له علي امض كفى بالله حارسا فقضى
بين الرجلين وقام فسقط الجدار ★
وعن الحارث قال كنت مع علي بن أبي
طالب بصفين فرأيت بعيرا من أهل
الشام جاء وعليه راكبه ثقيله فألقى
ما عليه وجعل يتخلل الصفوف حتى
انتهى الى علي فوضع مشفره ما بين
رأس علي ومنكبه وجعل يحرك بجرانه
فقال علي انها والله لعلامة بيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
فجد الناس في ذلك اليوم واشتد
قتالهم ★ وعن علي بن زاذان أن
عليا حدث حديثا فكذب به رجل
فقال علي ادعو عليك ان كنت صادقا
قال نعم فدعا عليه فلم ينصرف حتى ذهب
بصره ★ وعن أبي ذر رضي الله عنه
قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم
ادعو عليا فأتيت بيته فناديته فلم
يجبني فعدت فأخبرت رسول الله

حضرت دیوار کے پاس بیٹھ گئے۔
ایک شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین
دیوار آپ پر گر جائے گی۔ فرمایا۔
تم اپنا راستہ لو۔ خدا میرا نگہبان
ہے۔ آپ نے دونوں آدمیوں
کے درمیان فیصلہ کیا۔ آپ فیصلے
کر کے اٹھے اور دیوار گر پڑی۔ حارث
نے کہا میں صفین میں حضرت علی علیہ
السلام کے ساتھ تھا میں نے ایک شامی
اونٹ کو دیکھا۔ جو حضرت کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ جس پر ایک شخص سوار تھا۔
اس پر بھاری بوجھ تھا۔ اس نے
اس کو پھینک دیا۔ صفوف طے کرتا
ہوا حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوا۔
اب آپ کے سر اور شانے میں رکھ
کر ان کو حرکت دینے لگا۔ آپ نے
فرمایا۔ خدا کی قسم یہ میرے اور رسول
کے درمیان ایک علامت ہے۔ اس
روز لوگوں نے لڑائی تیز کر دی تھی۔
علی بن زاذان نے کہا کہ علی علیہ السلام
نے ایک بات بیان کی ایک شخص نے آپ
کی بات کو جھٹلا دیا فرمایا اگر میں سچا ہوں
تو تیرے خلاف بددعا کروں۔ کہا ہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ
ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ
فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت
فاذا الرحی تطحن ولیس معہا احد
فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وینظر الی
ثم قال یا ابا ذر ما شانک فقلت یا رسول
اللہ عجیب من العجب رایت رحی
تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد
یرحی فقال یا ابا ذر ان للہ ملائکۃ سیاحین
فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ آل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الملاء
فی سیرتہ واخرج احمد فی المناقب حدیث
علی بن زاذان خاصۃ ★ وعن فضالۃ
بن ابی فضالۃ قال خرجت مع ابی الی
ینبع عائدا لعلی وکان مریضا فقال لہ
ابی ما یسکنک بمثل ھذا المنزل لو
ھلکت لم یلک الا الاعراب اعراب
جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان

ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ
نے فرمایا کہ جا کر علی کو بلاؤ۔ میں آپ کے گھر آیا
اور آپ کو بلایا اور مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔
میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
حالات سے آگاہ کیا فرمایا پھر جاؤ۔ آپ گھر
میں موجود ہیں میں نے پھر آکر آپ کو آواز
دی مجھے چکی چلنے کی آواز سنائی دی۔ اندر
جا کر دیکھا چکی چل رہی تھی لیکن چکی کو کوئی
نہیں چلا رہا تھا میں نے پھر آپ کو آواز
آپ خوش ہو کر باہر تشریف لائے۔ عرض کیا
آپ کو رسول اللہ بلا رہے ہیں۔ آپ آنحضرت
کے پاس حاضر ہوئے میں رسول اللہ کی طرف دیکھ
رہا تھا اور آپ میری طرف دیکھ رہے تھے۔
آنحضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا
یا رسول اللہ عجیب حیرانی کی بات ہے گھر
میں چکی بغیر چلانے والے کے چل رہی تھی
فرمایا اللہ تعالیٰ کے سیر کرنے والے فرشتے موجود
ہیں جن کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ آل محمد کا
کام میں ہاتھ بٹائیں۔
فضالہ بن ابو فضالہ سے روایت ہے میں اپنے
باپ کے ساتھ ینبع کے مقام پر حضرت علی کی عیادت
کو گیا۔ میرے باپ نے عرض کیا آپ یہیں کیوں
قیام فرما ہیں اگر آپ فوت ہو جائیں تو آپ کی
تجہیز و تکفین جہینہ کے اعرابی کریں گے۔ آپ مدینہ تشریف لے چلیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أصابك بها فقد رويت أصحابك وصلوا
عليك وكان أبو فضالة من أهل بدر
فقال له علي إني لست بميت من وجعي
هذا إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
عهد إلي أن لا أموت حتى أضرب ثم تخضب
هذه يعني لحيته من هذه يعني هامته
فقتل أبو فضالة معه بصفين أخرجه
ابن الضحاك

آپ مدینہ میں تشریف لے چلیں، اگر آپ کو وہاں
آپ کو موت آگئی تو آپ کے اصحاب تجہیز و تکفین
کے امور بجا لائیں گے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے
ابو فضالہ وہ صحابی ہے جو جنگ بدر میں شریک تھا
آپ نے فرمایا کہ میں اس درد سے فوت نہیں ہونگا رسول
اللہ نے مجھے آگاہ فرمایا تھا کہ میں ضرب لگنے سے مرونگا
میری ڈاڑھی میرے سر کے خون سے خضاب ہوگی ابو
فضالہ جنگ صفین میں آپ کی طرف سے جہاد کر کے شہید ہوا

ذكر اتباعه للسنة

آپ کا سنت کی پیروی کرنا

عن جابر رضي الله عنه حديثه
الطويل في صفة حج النبي صلى الله عليه
وسلم وفيه أن عليا قدم من اليمن ببدن
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا
قلت حين فرضت الحج فقال قلت اللهم
إني أهل بما أهل به رسولك صلى الله عليه
وسلم أخرجاه * وعن علي عليه السلام
قال رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة
أخرجه مسلم * وعن أبي ساسان حصين
بن المنذر قال شهدت عثمان بن عفان وقد
أتي بالوليد وقد شرب الخمر فقال يا علي

جابر رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں رسول اللہ
کے حج کی صفت بیان کرتے ہیں، علی یمن سے
رسول اللہ کے قربانی کے جانور لیکر آئے آنحضرت
نے آپ سے کہا کہ جب حج فرض ہوگا تو اس وقت کیا
کہو گے عرض کیا میں کہوں گا "اے معبود میں اس طرح
تیری تسبیح کرتا ہوں جس طرح تیرا رسول تسبیح کرتا ہے
علی علیہ السلام نے کہا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ کو
دیکھا، آپ کھڑے ہوتے تو ہم کھڑے ہو گئے آپ
بیٹھ گئے تو ہم بیٹھ گئے، یعنی نماز جنازہ کے وقت
ابو ساسان حصین بن منذر نے کہا کہ میں عثمان بن
عفان کے پاس گیا، آپ کے پاس ولید کو لایا گیا جس
نے شراب پی تھی، عثمان نے علی سے کہا اٹھو اور
اس کو کوڑے لگاؤ، آپ نے امام حسن علیہ السلام سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قم فأجلده فقال علي قم يا حسن فاجلده
فقال الحسن ولي حارها من تولى قارها
فكأنه وجد عليه فقال يا عبد الله بن جعفر
قم فاجلده فجلده وعلي يعد حتى بلغ أربعين
فقال أمسك ثم قال جلد رسول الله
صلى الله عليه وسلم أربعين وابو بكر
أربعين وعمر ثمانين وكل سنة وهذا
أحب إلي أخرجه مسلم * وعن أبي
مطر البصري قال رأيت عليا اشترى
ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد
لله الذي رزقني من الرياش ما أتجمل
به في الناس وأواري به عورتي ثم قال
هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخرجه في المناقب * وعن علي انه
كان يقول إني لست بنبي ولا يوحى إلي
ولكن أعمل بكتاب الله وسنة نبيه ما
استطعت فما أمرتكم من طاعة الله
فحق عليكم طاعتي فيما احببتم وكرهتم أخرجه
احمد في المناقب * وعنه وقد شاوره
أبو بكر في قتال أهل الردة بعد أن
شاور الصحابة فاختلفوا عليه فقال
له ما تقول يا أبا الحسن؟ فقال: أقول
لك ان تركت شيئا مما أخذ رسول الله

فرمایا اٹھو اور کوڑے لگاؤ، عرض کیا اس کام کو وہ
سرانجام دے جس نے اس کو اس بات کا عادی بنایا
آپ نے عبداللہ بن جعفر کو کوڑے لگانے کو کہا۔
جناب عبداللہ کوڑے لگانے گئے اور حضرت علی گنتے
گئے، جب چالیس تک پہنچ گئے تو حضرت علی نے
کہا رک جاؤ۔ فرمایا رسول اللہ اور ابوبکر نے چالیس
اور عمر نے اسی کوڑے لگانے کا حکم دیا تھا۔ یہ سب
سنت ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ ابو مطر
بصری سے مروی ہے کہ علی نے تین درہم میں کپڑا
خرید کر زیب تن کیا۔ اور کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کو پہن کر لوگوں
میں عزت حاصل کی اور اپنی ستر پوشی کی پھر فرمایا میں
نے اسی طرح رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے
علی علیہ السلام نے فرمایا، میں نبی نہیں ہوں جس
کو وحی ہوتی ہو۔ بلکہ مقدور بھر کتاب خدا اور سنت
رسول پر عمل کرتا ہوں۔ خدا کی طاعت کا تمہیں
حکم دیتا ہوں، اس پر میری طاعت تم پر واجب
ہے، خواہ تم اس کو پسند کرو یا نہ کرو۔
ابوبکر نے اہل ردہ کے بارے میں صحابہ سے
مشورہ کیا، انہوں نے ابوبکر کی رائے سے اختلاف
کیا، آپ نے علی علیہ السلام سے مشورہ کیا۔
فرمایا اگر رسول اللہ ان سے جو چیز لیا کرتے تھے اس
کو آپ نے چھوڑ دیا ہے تو سنت رسول کے خلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وسلم منہم فانت علی خلاف سنة رسول اللہ صلی اللہ وسلم قال: أما أن قلت ذالا لأ قاتلنہم وان منعونی عقالا أخرجه ابن اسمان وقد سبق فی خصائص أبی بکر مستوفی

کام کیا ہے، کہا اگر مجھے اونٹ کا عقال دینے سے انکار کردیں تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا

ذکر شجاعته

تقدم فی خصائصه فی ذکر اختصاصه بدفع الرایه له طرف منه وشہرته بالبلاء یوم بدر وأحد وخیبر واکثر المشاهد قد بلغت حد التواتر حتی صارت شجاعته معلومة لکل أحد بحیث لا یمکنه دفع ذالك عن نفسه

حدیث ابن عباس فی ذکر علمه متضمنا ذکر شجاعته ٭ وعن صعصعة بن صوحان قال خرج یوم صفین رجل من أصحاب معاویة یقال له کریز بن الصباح الحمیری فوقف بین الصفین وقال: من یبارز؟ فخرج الیه رجل من أصحاب علی فقتله فوقف علیه ثم قال: من یبارز؟ فخرج الیه آخر فقتله وألقاه علی الآخرین وقال من یبارز فأحجم الناس عنه وأحب من کان فی الصف الأول أن یکون فی الآخر فخرج

آپ کی بہادری

آپ کے خصائص میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ کو کئی دفعہ علم دیا گیا۔ آپ نے بدر، احد، خیبر اور کئی دیگر غزوات میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے آپ کی بہادری تواتر کا درجہ اختیار کر گئی۔ آپ کی شجاعت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

صعصعہ بن صوحان نے کہا کہ صفین کی جنگ میں معاویہ کا ایک آدمی، جسکا نام کریز بن صباح تھا۔ دونوں صفوں کے درمیان آکر للکارنے لگا علی علیہ السلام کا ساتھی لڑنے کے لئے نکلا، اس نے اس کو قتل کر دیا پھر للکارنے لگا، دوسرا آدمی نکلا اس کو بھی قتل کر کے پہلے آدمی پر ڈال کر کہا اور کوئی لڑنے کے لئے ہے؟ تیسرا آدمی نکلا اس کو بھی قتل کر کے پہلے دونوں آدمیوں کی لاشوں پر ڈال کر کہا کوئی اور لڑنے کے لئے ہے۔ لوگ ڈر گئے، پہلی صف والے چاہتے تھے کہ وہ آخری صف میں چلے جائیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی علیہ السلام علی بغلۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم البیضاء فشق الصفوف فلما
انفصل منہا نزل عن البغلۃ وسعی الیہ
فقتلہ وقال من یبارز؟ فخرج الیہ رجل
فقتلہ ووضعہ علی الآخر. ثم قال من یبارز؟
فخرج الیہ رجل فقتلہ ووضعہ علی
الثلاثۃ ثم قال یا ایہا الناس إن اللہ
عز وجل یقول الشہر الحرام بالشہر الحرام
والحرمات قصاص ولو لم تبدأوا
بہذا ما بدأنا ثم رجع إلی مکانہ. وعن
ابن عباس رضی اللہ عنہما وقد سألہ
رجل أکان علی یباشر القتال یوم صفین؟
فقال واللہ ما رأیت رجلا أطرح لنفسہ
فی متلف من علی ولقد کنت أراہ یخرج
حاسر الرأس بیدہ السیف إلی رجل
الدارع فیقتلہ، أخرجہا الواحدی ۲
وقال ابن ہشام حدثنی من أثق بہ
من أہل العلم أن علی بن أبی طالب
صاح وہم محاصرو بنی قریظۃ یا کتیبۃ
الإیمان وتقدم ہو والزبیر بن العوام
وقال واللہ لأذوقن ما ذاق حمزۃ أو لأ
فتحن حصنہم فقالوا یا محمد تنزل علی
حکم سعد بن معاذ ۔ وعن علی قال

علی علیہ السلام رسول اللہ کے سفید خچر پر سوار ہو کر
صفوں کو چیرتے ہوئے روانہ ہوئے دور جا کر
خچر سے اتر پڑے، دوڑ کر اس کو قتل کر دیا فرمایا
میرے مقابلہ میں کون آتا ہے، ایک شخص نکلا،
آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے شخص پر ڈال دیا پھر
مقابلہ کے لئے آواز دی، ایک شخص لڑنے کیلئے
نکلا آپ نے اس کو قتل کر کے پہلے دونوں پر ڈال
دیا، پھر مقابلہ کے لئے بلایا۔ ایک اور شخص آیا آپ
نے اس کو بھی قتل کر کے پہلے قتل شدہ تینوں آدمیوں
پر ڈال دیا۔ پھر فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کہتا ہے
الشہر الحرام بالشہر الحرام اگر تم نے لڑنے کی ابتداء
کی ہوتی تو ہم بالکل نہ لڑتے۔ ابن عباس نے کہا کہ
اس سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا علیؑ نے جنگ
صفین میں بذات خود حصہ لیا تھا؟ کہا خدا کی قسم
علیؑ سے زیادہ کوئی شخص اپنے آپ کو ہلاکت میں
نہ ڈالتا تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برہنہ سر
تھے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ایک زرہ پوش
شخص کی طرف بڑھے اور اس کو قتل کر دیا۔
ابن ہشام نے کہا ایک صاحب علم شخص نے
مجھے بتایا جس پر مجھے اعتماد ہے کہ صحابہ بنو قریظہ
کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، علی بن ابی طالب نے
بلند آواز سے فرمایا "اے گروہ ایمان" حضرت
علی اور زبیر بن عوام آگے بڑھے، حضرت علیؑ نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قاتلت يوم بدر قتالا ثم جئت الى النبي صلى الله عليه وسلم فإذا هو ساجد يقول يا حيّ يا قيوم ففتح الله عز وجل عليه اخرجه النسائي والحافظ الدمشقي في الموافقات.

فرمایا یا تو میں اس چیز کا مزہ چکھوں گا، جس کا حمزہؓ نے مزہ چکھا تھا، یا ان لوگوں کے قلعہ کو فتح کروں گا، بنو قریظہ نے کہا کہ یا محمدؐ ہمیں سعد بن معاذ کا حکم منظور ہے۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے میں جنگ بدر میں جہاد کرنے کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سجدہ میں یا حیّ یا قیوم فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو فتح دی۔

ذكر شدته في دين الله عز وجل

آپ کا خدا کے دین میں سختی کرنا

عن سويد بن غفلة قال. قال علي عليه السلام إذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا فوالله لئن أخر من السماء أحب إلي من أن أكذب عليه وفي رواية أن أقول عليه ما لم يقل أخرجاه. وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال، اشتكى الناس عليا يوما. فقام رسول الله فينا فخطبنا فسمعته يقول، أيها الناس لا تشكوا عليا فوالله انه لاخشن في ذات الله عز وجل أو قال في سبيل الله أخرجه أحمد. وعن كعب بن عجرة رضي الله عنه. قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سوید بن غفلہ نے کہا کہ علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں آپ سے رسول اللہؐ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں، تو اگر میں آسمان سے زمین پر گروں تو یہ میرے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ میں رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھوں ایک اور روایت میں ہے کہ میں وہ بات کہوں جو رسول اللہؐ نے نہ کہی ہو۔

ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے علیؓ کی رسول اللہؐ سے شکایت کی۔ آپ نے ہمیں خطبہ دیا، فرمایا اے لوگو! علیؓ کی شکایت نہ کرو آپ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔

کعب بن عجرہ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا علیؓ خدا کی ذات میں بہت زیادہ سخت ہیں۔

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں اور اسا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

إن علياً مخشوشن في ذات الله عزوجل

أخرجه أبو عمر

• شرح • الأخشن مثل المخشن قاله الجوهري. تقول منه خشن بالضم فهو خشن واخشوشن للمبالغة أي اشتدت خشونته

وعن علي عليه السلام قال، كنت أنطلق أنا وأسامة إلى أصنام قريش التي حول الكعبة فأتي بالعذرات التي حول البيوت . فنأخذ كل صواية جرد وبزاق بأيدينا ننطلق به إلى أصنام قريش فنلطخها . فيصيحون ويقولون . من فعل هذا بآلهتنا . فيطلون النهار يغسلونها بالماء واللبن أخرجه أبو القزويني الحاكمي (شرح) المذرات جمع عذرة وهي فناء الدار

کعبہ کے باہر صحن میں جا کر گندگی اور تھوک لیکر قریش کے بتوں کو مل دیتے تھے، جب ان کو پتہ چلتا تو چلا کر کہتے ہمارے معبودوں کیساتھ کون شخص برا سلوک کر گیا، صبح کو بتوں کو پانی اور دودھ کے ذریعہ غسل دے کر صاف کرتے۔

ذكر سوخ قدمه في الإيمان

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن علياً كان يقول في حياة النبي صلى الله عليه وسلم الله عزوجل يقول . أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم . والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ، والله لا ننقلب على أعقابنا بعد إذ هدانا الله ولئن مات أو قتل لأقاتلن على ما قاتل عليه حتى أموت

ایمان میں آپکے قدم راسخ تھے

ابن عباس نے کہا کہ علی رسول اللہ کی زندگی میں فرمایا کرتے کہ خدا کہتا ہے کیا اگر محمد مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ خدا کی قسم ہم ہدایت کے بعد الٹے پاؤں نہیں پھریں گے۔ اگر آپ مر گئے یا قتل ہو گئے میں اس بات پر جہاد کروں گا، جس پر آپ جہاد فرماتے تھے، حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔ خدا کی قسم میں رسول اللہ کا بھائی ولی، ابن عم اور وارث ہوں، ایسا کام میرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والله إني لأخوه ووليه وابن عمه ووارثه ومن أحق به مني؟ أخرجه أحمد في المناقب ۔ وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال. أشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم لسمعته وهو يقول لو أن السموات السبع والأرضين السبع وضعت في كفة ووضع إيمان علي في كفة لرجح إيمان علي أخرجه ابن السمان والحافظ السلفي في المشيخة البغدادية والفضائلي

سوا کون کر سکتا ہے؟
عمر بن خطاب نے کہا میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر سات آسمان اور سات زمینیں ایک پلڑے میں اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں ہو تو علیؑ کا ایمان وزن میں زیادہ ہوگا۔

ذكر تعبده

تقدم في حديث ضرار في أول الفصل طرف منه ۔ وعن حارثة بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه قال. كان لعلي بيت في المسجد يتحدث فيه كما كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم أخرجه الحضرمي

آپ کی عبادت

حارثہ بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ کا گھر مسجد میں تھا۔ اسی طرح علیؑ کا گھر مسجد میں تھا۔ جہاں آپ عبادت کرتے تھے۔

ذكر أذكاره وأدعيته

عن جعفر الصادق قال. كان أكثر كلام علي عليه السلام. الحمد لله أخرجه الجندي ۔ وعن عبد الله بن الحارث الصمداني أن عليا كان يقول في ركوعه اللهم

آپ کے اذکار اور دعائیں

جعفر صادق علیہ السلام نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر الحمد للہ کہا کرتے تھے۔ عبداللہ بن حارث صمدانی نے کہا علی علیہ السلام رکوع میں فرماتے "اے معبود" تیری

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لك ركعت وبك آمنت، وأنت ربي
ركع سمعي وبصري ولحمي ودمي وشعري
وعظمي. تقبل مني إنك أنت السميع العليم
فإذا رفع رأسه من الركوع وأراد أن يسجد
قال. لك أركع وأسجد، وأقوم، وأقعد
وإذا سجد قال. اللهم لك سجدت، وبك
آمنت، وأنت ربي، سجد وجهي للذي
خلقه، وشق سمعه وبصره، تبارك الله
أحسن الخالقين. الحمد لله رب العالمين
ويقول بين السجدتين. اللهم اغفر لي
وارحمني واهدني وارزقني أخرجه أبو
نعق الهفاني . وعن أبي إسحاق
السبيعي عن علي عليه السلام وخرج من باب
القصر قال، فوضع رجله في الغرز فقال
بسم الله. فلما استوى على الدابة قال
الحمد لله الذي كرمنا وحملنا في البر والبحر
ورزقنا من الطيبات. وفضلنا على كثير
من خلق تفضيلا. سبحان الذي سخر لنا
هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون
رب اغفر لي ذنوبي إنه لا يغفر الذنوب إلا
أنت أخرجه الترمذي وأبو داود والنسائي
والحافظ في الموافقات

خاطر رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تو میرا رب ہے
میرا کان، میری آنکھ، میرا گوشت، میرا خون،
میرے بال اور ہڈی تیرا رکوع کرتی ہے تو میری
اس بات کو قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے
جب رکوع سے سر اٹھا کر سجدہ کا ارادہ کرتے
تو فرماتے تیرے لئے رکوع کرتا ہوں اور تیرے
لئے سجدہ کرتا ہوں اور تیری خاطر اٹھتا بیٹھتا
ہوں، جب سجدہ میں جاتے تو فرماتے معبودا!
تجھے سجدہ کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، تو
میرا رب ہے، میرا چہرہ اس کو سجدہ کرتا ہے
جس نے اس کو پیدا کیا۔ میری سماعت اور بصارت
بھی اس کو سجدہ کرتی ہے، کس قدر برکت والا
اور بہترین پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، تمام
تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، دو سجدوں کے
درمیان فرماتے "اے اللہ مجھے بخش، مجھ پر رحم
فرما۔ مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عنایت
فرما"

علی علیہ السلام جب گھر سے نکل کر گھوڑے
کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو فرماتے بسم اللہ
جب پشت پر بیٹھ جاتے تو فرماتے خدا کا شکر
ہے جس نے ہمیں بزرگی دی، خشکی اور سمندر
کی سیر کرائی، بہت سی مخلوق پر فضیلت دی
پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلع کیا، حالانکہ یہ ہماری جنس سے نہیں ہے
ہم خدا کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں، پالنے
والے میرے گناہ بخش، ان کو تیرے سوا کوئی
نہیں بخش سکتا۔"

ذکر صدقته

عن علي عليه السلام قال. رأيتني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، وإني لأربط الحجر على بطني من الجوع. وإن صدقتي اليوم لأربعون ألفا. وفي رواية وإن صدقة مالي لأربعون ألف دينار أخرجهما أحمد وربما يتوهم متوهم أن مال علي عليه السلام تبلغ زكاته هذا القدر وليس كذلك - والله أعلم - فإنه رضي الله عنه كان أزهد الناس على ما علم من حاله ما تقدم وما سيأتي في ذكر زهده فكيف يقتني مثل هذا؟ قال أبو الحسن بن فارس اللغوي سألت أبي عن هذا الحديث، فقال معناه أن الذي تصدقت به منه كان لي مال إلى اليوم كذا وكذا ألفا. قلت. وذكر ذلك يحتمل أن يكون في معرض التوبيخ لنفسه يتنقل المال إلى مثل هذا بصدقته المال ويحتمل أن يكون في معرض الشكر

آپ کا صدقہ

علی علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے رسول اللہ کے ساتھ اس حالت میں دیکھتے کہ میں شدت بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہوتا تھا، حالانکہ میں چالیس ہزار کا صدقہ دیتا ہوں۔ ایک دیگر روایت میں ہے کہ میرے مال کا صرف صدقہ چالیس ہزار دینار ہے دونوں احادیث کو امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے، بعض لوگوں کا خیال اس طرف جاتا ہے۔ کہ آپ کے مال کی زکوٰۃ اس قدر تھی، حالانکہ یہ درست نہیں ہے، آپ بہت زیادہ تارک الدنیا شخص تھے، اس کا ذکر عنقریب آپ کے زہد کے بارے میں آئے گا۔

عبداللہ بن سلام کا بیان ہے کہ حضرت بلال نے ظہر کی نماز کی اذان دی، لوگ نماز میں مصروف ہو گئے، کوئی شخص رکوع میں تھا اور کوئی سجدہ کر رہا تھا۔ اسی دوران سائل نے آکر سوال کیا۔ علیؑ نے رکوع کی حالت میں سائل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

على سد الخلة وعظم الاكترات بما خرج لله تعالى وأن إخرجه أبلغ فى الزهد من عدمه ÷ وعن عبدالله بن سلام قال أذن بلال بصلاة الظهر . فقام الناس يصلون ، فمن بين راكع وساجد وسائل يسأل فأعطاه على خاتمه وهو راكع فأخبر السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة ، ويؤتون الزكاة وهم راكعون) أخرجه الواحدى وأبو الفرج والفضائلى ومعنى أن الولاية هنا النصرة على ما تقدم تقريره فى الخصائص ÷ وعن جعفر بن محمد عن أبيه . وقد سئل عن قوله تعالى (إنما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) قال هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال . قلت إنهم يقولون . إنه على بن أبى طالب . فقال . على منهم . أخرجه ابن السمان فى الموافقه ÷ وعن ابن عباس رضى الله عنهما فى قوله تعالى (ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا) قال . أجر على نفسه بسقى نخله بشئ من شعير ليلة حتى أصبح فلما

کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی، سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس بات سے آگاہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آیت انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا....... کی تلاوت فرمائی۔ بس تمہارا حاکم اللہ تعالیٰ اس کا رسولؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا... کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا اس سے مراد اصحاب رسولؐ ہیں میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں، فرمایا علیؑ ان میں شامل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت " وہ لوگ جو خدا کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں "، کی تفسیر میں فرمایا کہ علیؑ نے صبح سے لیکر شام تک کھجوروں کی آبیاری کے عوض کچھ جو لینے کی مزدوری کی صبح کو جو لئے اور ان کو پیس کر تین حصے کر لئے ایک حصہ کا حریرہ (بغیر گھی کے آٹا) پکا کر تیار کیا، مسکین یتیم نے سوال کیا، اس کو کھلا دیا، پھر دوسرے حصہ کو تیار کیا، مسکین یتیم نے سوال کیا اس کو کھلا دیا، پھر تیسرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أصبح قبض الشعير فطحن منه فجعلوا
منه شيئا ليأكلوه يقال له الحريرة (دقيق
بلا دهن) فلما تم إنضاجه أتى مسكين
فسأل فأطعموه إياه ثم صنعوا الثلث الثاني
فلما تم إنضاجه أتى يتيم مسكين فسأل
فأطعموه إياه. ثم صنعوا الثلث الثالث فلما
تم إنضاجه أتى أسير من المشركين
فأطعموه إياه وطووا يومهم. فنزلت
وهذا قول الحسن وقتادة أن الأسير
كان من المشركين. قال أهل العلم: وهذا
يدل على أن الثواب موجود فيهم وإن
كانوا من غير أهل الملة. وهذا إذا
أعطوا من غير الزكاة والكفارة
وقال سعيد بن جبير: الأسير المحبوس
من أهل القبلة ذكره الواحدي وعن
جعفر بن محمد عن أبيه أن عمر اقطع عليا
ينبع، ثم اشترى أرضا إلى جنب قطعته
فحفر فيها عينا، فبينا هم يعلمون فيها إذا
تفجر عليهم مثل عنق الجزور من الماء فأتى
علي فبشر بذلك، فقال: بشروا الوارث، ثم
تصدق بها على الفقراء والمساكين وابن
السبيل وفي سبيل الله للقريب والبعيد
في السلم والحرب، ليوم تبيض وجوه وتسود

حصہ کو تیار کیا، مشرک قیدی نے سوال کیا اس
کو کھلا دیا سب گھر والے بھوکے رہ گئے یہ
آیت نازل ہوئی۔ یہ حسن اور قتادہ کا قول ہے
قیدی مشرک تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ اگر زکواۃ
اور کفارہ کے مال کے علاوہ غیر مذہب کو صدقہ
دیا جائے تو اس کا ثواب ملتا ہے، سعید بن
جبیر نے کہا قیدی مسلمان تھا، محمدؐ بن جعفر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے علیؑ کو
ایک چشمہ دیا، حضرتؑ نے اس کے پہلو میں کچھ
زمین خرید کر چشمہ کھودا، جب لوگ چشمہ کھود رہے
تھے تو ان پر آسمان سے اونٹ کی گردن کی مانند
کوئی چیز نمودار ہوئی، علیؑ تشریف لائے آپ کو اس
کی بشارت دی گئی، فرمایا تمہیں خوش حالی کی
بشارت ہو، پھر آپ نے فقرا مساکین، مسافر، خدا
کی راہ میں، قریب اور بعید کو صلح اور جنگ میں
چشمہ تصدق کر دیا، اس روز کے لئے جس دن
چہرے سفید ہوں گے اور سیاہ ہوں گے
(فرمایا) تاکہ اس کے ذریعے خدا میرے چہرے
کو آگ سے اور آگ کو میرے چہرے سے دُور
کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وجهه، ليصرف الله بها وجهي عن النار وليصرف النار عن وجهي أخرجه ابن السمان في الموافقة

ذكر فكه رهان ميت بتحمل دين عنه

عن علي أبي طالب قال، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتي بجنازة لم يسأل عن شيء من عمل الرجل ويسأل عن دينه فإن قيل عليه دين كف عن الصلاة عليه وإن قيل ليس عليه دين صلى عليه، فأتي بجنازة فلما قام يكبر سأل صلى الله عليه وسلم أصحابه هل على صاحبكم دين؟ قالوا ديناران. فعدل صلى الله عليه وسلم وقال صلوا على صاحبكم. فقال علي: هما علي، بري منهما فتقدم صلى الله عليه وسلم فصلى عليه ثم قال لعلي جزاك الله خيرا. فك الله رهانك كما فككت رهان أخيك إنه ليس من ميت إلا وهو مرتهن بدينه ومن يفك رهان ميت فك الله رهانه يوم القيامة فقال بعضهم، هذا لعلي خاصة أو للمسلمين عامة؟ فقال بل للمسلمين عامة أخرجه الدارقطني، وأخرجه أيضا، عن أبي سعيد، وفيه، فقال علي أنا ضامن لدينه. وأخرجه الحاكمي عن ابن عباس

میت کو قرض سے آزاد کرنا
قرض اپنے ذمہ لے لینا

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تو آپ میت کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے. بلکہ اس کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ اس پر قرض ہے تو آپ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ اس کے ذمے کوئی قرض نہیں ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے تھے آپ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا جب تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ سے پوچھا۔ تمہارے صاحب پر قرض تو نہیں ہے عرض کیا دو دینار قرض ہے، آپ نے جنازہ نہ پڑھا، فرمایا اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھو علی علیہ السلام نے عرض کیا قرض کے دو دینار میں اپنے ذمہ لیتا ہوں پھر آپ آگے بڑھے اور جنازہ پڑھا، علی سے فرمایا خدا تمہیں جزائے خیر عطا کرے، اللہ تعالیٰ تمہیں آزاد کرے جس طرح تم نے اپنے بھائی کو آزاد کیا ہے، جو میت قرض میں گروی ہو کوئی شخص اس کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرض سے رہائی دلائے خدا اس کو قیامت کے دن رہائی دے گا۔ بعض نے کہا یہ خصوصیت صرف علیؓ کے لئے ہے یا عام مسلمان اس میں شامل ہیں، فرمایا بلکہ عام مسلمان اس میں شامل ہیں، ابو سعید نے کہا کہ علیؓ نے عرض کیا کہ میں اس شخص کے قرض کا ضامن ہوں۔

ذكر أنه كان من أكرم الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن أبي إسحاق السبيعي قال: سألت أكثر من أربعين رجلاً من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من كان أكرم الناس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قالوا الزبير وعلي رضي الله عنهما أخرجه الفضائلي

علیؓ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سب سے زیادہ باعزت تھے

اسحاق سبیعی نے کہا کہ میں نے اصحاب رسول کے چالیس آدمیوں سے زیادہ اشخاص سے دریافت کیا کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سب سے زیادہ عزت والے کون تھے، انہوں نے کہا کہ زبیر اور علیؓ تھے۔

ذكر زهده

تقدم في مسند الفضل حديث عمار وفيه طرف منه .. وعن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي إن الله قد زينك بزينة لم يزين العباد بزينة أحب منها هي زينة الأبرار عند الله: الزهد في

حضرتؓ کا زہد

عمار بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا خدا نے آپ کو ایک ایسی زینت سے مزین کیا جو کسی اور کو مزین نہیں کیا، یہ خدا کے نزدیک نیک لوگوں کی زینت ہے، آپ کو دنیا میں زہد عطا کیا۔ دنیا تم سے کوئی چیز نہ لے گی اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الدنيا. فجعلك لا ترزأ من الدنيا ولا ترزأ الدنيا منك شيئا ترضى بهم أتباعا ويرضون بك إماما. أخرجه أبو الخير الحاكمي

(شرح) ترزأ تصيب والرزء المصيبة ووصب لك، أي أدام ومنه وله الدين واصبا.

وعن علي عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي. كيف أنت إذا زهد الناس في الآخرة ورغبوا في الدنيا وأكلوا التراث أكلا لما وأحبوا المال حبا جما واتخذوا دين الله دغلا ومال الله دولا؟ قلت أتركهم وما اختاروا وأختار الله ورسوله والدار الآخرة. وأصبر على مصيبات الدنيا وبلواها حتى ألحق بكم إن شاء الله تعالى. قال صدقت اللهم افعل ذلك به. أخرجه الحافظ الثقفي في الاربعين. وعن علي بن أبي ربيعة أن علي بن أبي طالب جاءه ابن النباح فقال يا أمير المؤمنين. امتلأ بيت المال من صفراء وبيضاء فقال: الله اكبر. فقام متوكئا على ابن النباح حتى قام على بيت المال وأمر فنودي في الناس، فأعطى جميع ما في بيت المال للمسلمين وهو يقول يا صفراء يا بيضاء غري غيري،

نہ تم دُنیا سے کچھ لو گے، تمہارے پیلے میں مساکین باندھ دیئے ہیں، تم اِن سے اِن کے اتباع پر خوش ہو اور وہ تمہارے امام ہونے پر راضی ہیں،

علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب لوگ آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کو اختیار کریں گے، میراث کے مال کو خوب کھائیں گے، مال و دُنیا کو بہت پسند کریں گے، دینِ خُدا کو بازیچۂ طفلاں بنا دیں گے، مال و دولت کے حصُول میں غرق ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا میں ان لوگوں کو چھوڑ دوں گا، میں خدا اور اس کے رسولؐ کے رستے پر چلوں گا۔ اور آخرت کو اختیار کروں گا۔ میں دُنیا کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کروں گا۔ حتیٰ کہ آپ سے مل جاؤں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آنحضرتؐ نے فرمایا۔ آپ نے سچ کہا، اے معبود علیؑ کو اس رتبہ پر فائز فرما۔

علی بن ابی ربیعہ نے کہا علی علیہ السلام کی خدمت میں ابن نباح آیا۔ عرض کیا، یا امیر المومنین مال خانہ سونے چاندی سے بھر گیا ہے، فرمایا " اللہ اکبر" ابن نباح کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هاء وهاء، حتى ما بقي فيه دينار ولا درهم
ثم أمر بنضحه وصلى فيه ركعتين. أخرجه
أحمد في المناقب. والملاء وصاحب الصفوة
وأخرج أحمد من طريق آخر والفضائلي معناً
عن أبي صالح السمان، ولفظه: رأيت عليا
دخل بيت المال فرأى فيه شيئا، فقال لا أرى
هذا ههنا وبالناس إليه حاجة فأمر به
فقسم، وأمر بالبيت فكنس ونضح فصلى
فيه. أو قال فيه يعني نام. وفي رواية
عند أحمد فصلى فيه رجاء أن يشهد له يوم
القيامة وأخرجها القلعي

(شرح) نضحه: أي رشه. قوله
هاء وهاء، أي هاك. وهاك. وقال الخطابي
أصحاب الحديث يروونه: ها وها ساكن
الألف، والصواب مدها وفتحها لأن
أصلها هاك فحذفت الكاف وعوضت
منها المدة والهمزة يقال للواحد ها
وللاثنين هاؤما وللجميع هاؤم وغير الخطابي
يجيز فيه السكون على حذف العوض وينزل
منزلة ها التي للتنبيه. وعن أبي السوار
قال: رأيت عليا اشترى ثوبين غليظين
فخير قنبر في أحدهما. أخرجه أحمد وصاحب
الصفوة، وقد تقدم في ذكر اتباعه للسنة

سہارا لیے بیت المال میں آئے، مال دینے کا
لوگوں میں اعلان کرایا۔ تمام مال مسلمانوں میں
تقسیم فرما دیا اور کہا اے سونا، اے چاندی کسی
اور کو دھوکا دینا، بیت المال کا تمام مال تقسیم
فرمایا، ایک دینار اور ایک درہم تک کوئی
چیز باقی نہ رکھی، بیت المال میں جھاڑو دیکر
چھڑکاؤ کرا دیا، اس میں دو رکعت نماز پڑھی
ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ علی علیہ
السلام بیت المال میں تشریف لائے اس
میں مال ملاحظہ فرمایا، فرمایا اس کو یہاں نہیں
رہنا چاہیئے، اس کی مسلمانوں کو ضرورت ہے
لوگوں میں مال تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ جھاڑو
دلایا، پانی چھڑکوایا، نماز پڑھی، اس میں سو
گئے۔

احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ نماز اس
لئے ادا فرمائی تاکہ قیامت کے روز بیت المال
اس بات کی گواہی دے۔

ابو سوار سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ
السلام کو دیکھا، آپ نے دو موٹے کپڑے
خرید کئے اور قنبر سے فرمایا، ان میں سے ایک
تم چن لو، پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپ نے تین درہم
میں ایک کپڑا خرید فرمایا۔

عبداللہ بن ابی ہذیل سے روایت ہے کہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

إنه اشترى ثوبا بثلاثة دراهم . وعن عبد الله بن أبي الهذيل قال: رأيت عليا خرج وعليه قميص غليظ رازي إذا مده بلغ الظفر، وإذا أرسله صار إلى نصف الساعد. وعن الحسن بن جرموز عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب يخرج من مسجد الكوفة وعليه قطريتان متزر بواحدة ، مرتد بالأخرى وإزاره إلى نصف الساق وهو يطوف بالأسواق ومعه درة . يأمرهم بتقوى الله عز وجل وصدق الحديث وحسن البيع والوفاء بالكيل والميزان أخرجهما القلعي .

(شرح) القطر: والقطرية ضرب من البرد

وعن أبي سعيد الأزدي قال: رأيت عليا في السوق وهو يقول: من عنده قميص صالح بثلاثة دراهم ؟ فقال رجل: عندي فجاء به فأعجبه فأعطاه ثم لبسه فإذا هو يفضل عن أطراف أصابعه . فأمر به فقطع ما فضل عن أصابعه أخرجه الإمام في سيرته وأخرج صاحب الصفوة معناه عن فضل بن مسلم عن أبيه ، ولفظه . إن عليا اشترى قميصا ثم قال : اقطعه لي من هاهنا من أطراف الأصابع . وفي رواية لبسه فإذا يفضل

نے علی علیہ السلام کو دیکھا۔ کھدر کی قمیض پہنے ہوئے، جب اُسے کھینچتے تو ناخن تک جب چھوڑ دیتے تو کلائی تک پہنچ جاتی تھی۔

حسن بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ نے دو چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، ایک چادر کو باندھ رکھا تھا اور دوسری کو شانہ اقدس پر ڈال رکھا تھا، جو چادر باندھ رکھی تھی وہ نصف پنڈلی تک جاتی تھی، بازاروں کا طواف فرماتے اور آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ لوگوں کو پرہیز گاری، صدق مقال، صحیح تولنے اور ناپنے کا حکم دیتے تھے

ابو سعید ازدی سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو سر بازار فرماتے ہوئے سُنا کہ آیا کسی شخص کے پاس کوئی ایسی قمیض ہے، جو ٹھیک ہو اور اس کو تین درہم میں فروخت کرے ایک شخص نے عرض کیا، ایسی قمیض میرے پاس موجود ہے، حضرت اس کے ساتھ چل پڑے، آپ نے قمیض کو پسند فرمایا، اس شخص نے قمیض دے دی، آپ نے جب زیب تن کی تو وہ انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی جس قدر انگلیوں کی پوروں سے بڑھ جاتی تھی آپ نے اس کے کاٹ دینے کا حکم دیا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن أطراف أصابعه فأمر بقطع ما فضل
عن أطراف الأصابع * وعن ابن عباس
رضي الله عنهما قال: اشترى علي بن أبي
طالب قميصا بثلاثة دراهم وهو خليفة .
وقطع كمه من موضع الرسغين . وقال
الحمد لله الذي هذا من رياشه أخرجه
السلفي .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ علی علیہ السلام نے خلیفۃ المسلمین ہوتے
ہوئے صرف تین درہم میں قمیص خرید فرمائی
اس کی آستین کو کہنیوں سے کاٹ دیا۔ فرمایا
خدا کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے یہ عمدہ لباس
عطا فرمایا ہے۔

(شرح) الرسغ: موصل الوظيف من الرجل واليد تكين بينه وتحرك بأنهم
كاليسر والعسر، والوظيف: مستدق الذراع والساق من الخيل والابل ثم استعمل الرسغ
في الآدمي اتساعا والريش والرياش: اللباس الفاخر، كالحرم والحرام واللبس واللباس

وعن أبي مطر عن شيخ قال: رأيت
علي علي إزارا غليظا ثمنه خمسة دراهم، وقد
اشتراه بخمسة دراهم، قال: رأيت معه
دراهم مصرورة، قال هذه بقية نفقتنا
من ينبع * وعن علي بن ربيعة قال: كان
لعلي امرأتان، فكان إذا كان يوم هذه
اشترى لحما بنصف درهم، وإذا كان يوم
هذه اشترى لحما بنصف درهم * وعن
ابن أبي مليكة قال: لما أرسل عثمان إلى
علي في العاقب وجده مؤتزرا بعباءة
محتجزا بعقال وهو يهنأ بعيرا له

ابو مطر ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے علی علیہ السلام کو ایک موٹی چادر
پہنے ہوئے دیکھا، جس کی قیمت پانچ درہم تھی
میں نے آپ کے پاس چند درہم دیکھے فرمایا
ہمارے ینبع کی آمدنی سے خرچ کے لئے ہمارے
پاس یہی درہم رہ گئے ہیں۔

علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ علی
علیہ السلام کے پاس دو بیویاں تھیں، جس
کی باری کا دن ہوتا۔ آپ اس کی خاطر نصف
درہم کا گوشت منگواتے تھے،

ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان نے
ایک شخص کو عواقب میں علی علیہ السلام کی
خدمت میں بھیجا۔ اس شخص نے جا کر آپ کو

(شرح) يهنأ: أي يطليه بالهناء وهو
القطران

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن عمرو بن قيس قال: قيل لعلي يا أمير المؤمنين لم ترقع قميصك؟ قال: يخشع القلب ويقتدي به المؤمن. وعن زيد بن وهب ان الجعد بن بعجة عاتب عليا في لبوسه، فقال: وما لك وللبوس؟ ان لبوسي هذا أبعد من الكبر، وأجدر ان يقتدي به المسلم. وعن عدي بن ثابت ان عليا أتي بالفالوذج فلم يأكله. وعن حبة العرني ان عليا أتي بالفالوذج فوضع قدامه فقال والله إنك لطيب الريح حسن اللون طيب الطعم، ولكني أكره ان أعود نفسي مالم تعتده. وعن أم سليم — وقد سئلت عن لباس علي — قالت: كان لباسه الكرابيس السنبلانية. وعن الضحاك بن عمير قال: رأيت قميص علي أبي طالب الذي أصيب فيه كرباس سنبلاني، ورأيت أثر دمه فيه كأنه ردي. أخرج من حديث أبي سعيد الازدي الى هنا أحمد في المناقب

دیکھا کہ آپ نے اپنی عبا کو بطور چادر باندھ رکھا تھا۔ اس کے اوپر عقال کو کسا ہوا تھا اونٹ پر تارکول مل رہے تھے۔

عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ کسی نے علی علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ چھوٹی قمیض کیوں پہنتے ہیں؟ فرمایا خشوع قلب کی خاطر اور مومن اس کی پیروی کرے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ جعد بن بعجہ نے علی علیہ السلام سے آپ کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس کے درپے کیوں ہو گئے، یہ ایسا لباس ہے جو تکبر کرنے سے دور رکھتا ہے، یہ ایسا ہے کہ مسلمان کو اس کی نقل کرنی چاہیے، عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ علی علیہ السلام کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کر دیا۔

حبۃ العرنی سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام کے آگے فالودہ رکھا گیا، آپ نے فالودہ سے فرمایا۔ تیری خوشبو اچھی، تیرا رنگ خوبصورت کھانے میں لذیذ، لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تجھے کھانے سے اپنے نفس کو عادی بناؤں، جس کی اس کو عادت نہیں ہے۔

ام سلیم سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ کے لباس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا لباس موٹا سنبلانی تھا۔ ضحاک بن عمیر سے مروی ہے کہ میں علی علیہ السلام کو قمیص پہنے ہوئے دیکھا جس میں کرباس سنبلانی ملا ہوا تھا۔ جس میں خمن لگا ہوا تھا۔

ذكر ما كان فيه من ضيق العيش مع استصحاب الصبر الجميل

عن علي عليه السلام قال: أصبت شارفاً من مغنم بدر، وأعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفاً، فأنختهما عند باب رجل من الأنصار أريد أن أحمل عليهما إذخراً أبيعه وأستعين به على وليمة فاطمة، ومعي رجل صائغ من بني قينقاع، وحمزة بن عبد المطلب في البيت، وقينة تغنيه فقالت: ألا يا حمز للشرف النواء، فثار إليهما بالسيف فجب أسنمتهما وبقر خواصرهما ثم أخذ من أكبادهما قال فنظرت إلى أمر أفظعني فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه، فرفع حمزة بصره وقال، هل أنتم

آپ کا تنگی کی زندگی میں صبر جمیل سے کام لینا

علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک بوڑھی اونٹنی دستیاب ہوئی، اور رسول اللہؐ نے بھی مجھے ایک بوڑھی اونٹنی عنایت فرمائی، میں نے ان دونوں کو انصار کے ایک شخص کے دروازے پر بٹھا دیا۔ میرا خیال تھا کہ میں ان کو مال تجارت کے کام میں لاؤں گا، یا ان کو فروخت کر کے ان کی قیمت جناب فاطمہؑ کے ولیمہ پہ خرچ کروں گا۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا صائغ آدمی تھا حمزہ بن عبد المطلب گھر میں موجود تھے اور مغنیہ گانا گا رہی تھی اور کہہ رہی تھی "اے صاحب شرف حمزہ" اس نے تلوار لیکر دونوں اونٹنیوں کے دانت کاٹ دیئے، دونوں کے پہلو کو قطع کیا اور ان کے جگر نکال لیے جب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

إلا أعبد آبائي؟ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه زيد بن حارثة فخرجت معه حتى قام على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره وقال: هل أنتم إلا أعبد آبائي؟ فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر عنه متفق على صحته. وعنه قال: جعت بالمدينة جوعا شديدا فخرجت أطلب العمل في عوالي المدينة. فإذا أنا بامرأة قد جمعت مدرا فظننتها تريد بله، فأتيتها فعاطيتها كل دلو بتمرة فمددت ستة عشر ذنوبا حتى مجلت يدي ثم أتيتها فقلت بكلتي يدي هكذا بين يديها. وبسط إسماعيل راوي الحديث يديه جميعا. فعدت لي ست عشرة تمرة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته. فأكل معي منها وقال لي خيرا ودعا لي. أخرجه أحمد وصاحب الصفوة والفضائل.

(شرح) عوالي المدينة: أعاليها وهي منازل معروفة بها عاطيتها يجوز أن يكون من قولهم هو يعاطيني بالتشديد ويعاطيني إذا كان يخدمك ويجوز أن يكون من المعاطاة المناولة فكل واحد منهما أخذ يد صاحبه على ذلك إذا عاقده عليه، وإن لم يوجد أخذ اليد حسا. والذنوب: الدلو الملآن ماء وقال ابن السكيت: فيها ماء ما قرب من ملئها يؤنث ويذكر ولا يقال لها وهي فارغة ذنوب وجمعه في القلة أذنبة والكثير ذنائب مجلت يدي

نے یہ دیکھا، آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس زید بن حارثہ موجود تھے۔ آنحضرتؐ حمزہ کے پاس آئے، میں ساتھ تھا، آپؐ ناراض ہوئے حمزہ نے سر اٹھا کر کہا تم کون ہوتے ہو میں اپنے باپ دادا کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ آنحضرتؐ واپس چلے آئے اور اس کو کچھ نہ کہا۔ علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں سخت بھوک سے دوچار ہونا پڑا۔ میں عوالی مدینہ کی طرف کام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ ایک عورت کے پاس آیا، جس نے مٹی جمع کر رکھی تھی جس کو پانی سے بھگونا چاہتی تھی، اس نے مجھے ایک مشک پانی لانے کے عوض میں ایک کھجور دینا طے کی میں نے سولہ مشکیں پانی کی بھریں، جس سے ہاتھ زخمی ہو کر کام کرنے سے جواب دے گئے ہیں عورت کے پاس آیا اس نے مجھے سولہ کھجوریں دیں۔ جن کو لیکر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے میرے ساتھ کھجوریں تناول فرمائی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقلائص ومجلات: تنقطت بين العمل

وعن سهل بن سعد أن علي بن أبي طالب دخل على فاطمة والحسن والحسين يبكيان فقال: ما يبكيهما؟ قالت: الجوع، فخرج علي فوجد دينارا فى السوق فجاء إلى فاطمة فأخبرها، فقالت: اذهب إلى فلان اليهودي فخذ لنا به دقيقا، فجاء إلى اليهودي فاشترى به دقيقا فقال اليهودي: أنت ختن هذا الذي يزعم انه رسول؟ قال نعم قال فخذ دينارك ولك الدقيق فخرج علي حتى جاء به فاطمة فأخبرها فقالت: اذهب إلى الجزار فخذ لنا بدرهم لحما، فذهب فرهن الدينار بدرهم على لحم، فجاء به وعجنت ونصبت وخبزت وأرسلت إلى أبيهما، فجاءهم، فقالت: يا رسول الله أذكر لك، فإن رأيته حلالا أكلنا وأكلت، من شأنه كذا وكذا، فقال: كلوا بسم الله، فأكلوا، فبيناهم مكانهم إذا غلام ينشد الله والإسلام الدينار فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعي له، فسأله فقال: سقط مني فى السوق. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: يا علي اذهب إلى الجزار، فقل له إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لك: أرسل إلي بالدينار ودرهمك

سہل بن سعد نے کہا علیؑ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے حسنؑ اور حسینؑ رو رہے تھے، فاطمہؑ سے فرمایا یہ کیوں روتے ہیں عرض کیا بھوک کی وجہ سے۔

علی علیہ السلام باہر تشریف لائے بازار میں ایک دینار پایا جس کو لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے اور آپ کو اس بات سے آگاہ کیا، سیدہؑ نے عرض کیا فلاں یہودی کے پاس تشریف لیجاکر آٹا خرید لاؤ، یہودی نے کہا آپ اس شخص کے داماد ہیں جو کہتا ہے کہ میں خدا کا رسولؐ ہوں فرمایا ہاں ایسا ہی ہے، یہودی نے کہا دینار بھی لے جاؤ اور آٹا بھی، آپ آٹا لیکر فاطمہؑ کے پاس آئے اور تمام حالات سے آگاہ کیا، عرض کیا قصاب کے پاس جاکر ایک درہم کا گوشت خرید لاؤ۔

آپ گوشت خرید لائے، سیدہ نے گوشت پکایا اور روٹیاں تیار کیں، اپنے باپ کو بلوایا، عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں آپ سے واقعہ عرض کرتی ہوں اگر اس کا کھانا حلال ہے تو ہم کھائیں گے۔ فرمایا خدا کا نام لیکر کھاؤ، سب نے مل کر کھانا کھایا

ابھی آپ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک غلام نے خدا اور اسلام کی قسم دیکر کہا کہ میرا دینار گم ہو گیا ہے، آنحضرتؐ نے غلام کو بلوایا، اس سے دینار کے گم ہونے کا واقعہ پوچھا، عرض کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی. فأرسل به فدفع إليه - أخرجه أبو داود

وعن أسماء بنت عميس عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاها يوما فقال أين ابناي؟ يعني حسناً وحسيناً. قالت: قلت أصبحنا وليس في بيتنا شيء نذوقه. فقال علي أذهب بهما. فإني أتخوف أن يبكيا عليك وليس عندك شيء، فذهب بهما إلى فلان اليهودي. فوجه إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدهما يلعبان في مربة. بين أيديهما فضل من تمر. فقال: يا علي ألا تقلب ابني قبل أن يشتد الحر عليهما؟ قال فقال علي: أصبحنا وليس في بيتنا شيء فلو جلست يا رسول حتى أجمع لفاطمة تمرات؟ فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلي ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى اجتمع له شيء من تمر فجعله في حجزته، ثم أقبل فحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم أحدهما وحمل علي عليه السلام الآخر
أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة

بازار میں گر گیا تھا۔ آنحضرتؐ نے علیؑ سے کہا کہ قصاب سے جاکر کہو کہ رسول اللہ آپ سے دینار طلب کرتے ہیں، اس کے درہم میں تم کو اور ادا کروں گا۔ اس نے آپ کو دینار دے دیا۔

اسماء بنت عمیس فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہؐ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے اور فرمایا میرے بیٹے یعنی حسنؑ اور حسینؑ کہاں ہیں؟ عرض کیا صبح کو ہمارے گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی، علی علیہ السلام نے فرمایا، میں دونوں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں، کیونکہ تمہارے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے مجھے خوف لاحق ہے کہیں تمہارے سامنے رونے نہ لگ جائیں۔ آپ دونوں شہزادوں کو لیکر فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں۔ رسول اللہ علیؑ کی طرف روانہ ہو گئے، آپ نے دونوں کو بالاخانہ میں کھیلتے ہوئے پایا، دونوں کے ہاتھوں میں کافی کھجوریں موجود تھیں، آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا، میرے بیٹوں کو سخت دھوپ سے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟ عرض کیا گھر میں کوئی چیز نہیں ہے۔ یا رسول اللہ اگر آپ تشریف رکھیں تو میں فاطمہ کے لئے کھجوریں اکٹھی کر لوں، آنحضرتؐ بیٹھ گئے، علیؑ ایک کھجور کے عوض ایک ڈول

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فی مسند أسماء بنت عميس عن فاطمة

(شرح) المربة . بالفتح والضم الغرفة وحجزة الإزار : معقده وحجزة السراويل التي فيها التكة

وعن أبي سويد المدني قال : لما أهديت فاطمة إلى علي لم تجد عنده إلا رملا مبسوطا ووسادة وجرة وكوزا فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقرب امرأتك حتى آتيك . . . وذكر قصة دخوله عليه

وقد تقدمت في الخصائص * وعن علي عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما زوجه فاطمة بعث معها بخميلة ووسادة من أدم حشوها ليف ورحائين وسقاء وجرتين

فقال علي لفاطمة ذات يوم ، والله لقد سنوت حتى لقد اشتكيت صدري وقد جاء الله أباك بسبي ، فاذهبي فاستخدميه فقالت وأنا والله قد طحنت حتى مجلت يداي فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال : ما حاجتك يا بنية ؟ قالت جئت لأسلم عليك واستحييت أن تسأله ، ورجعت . فقالت استحييت أن أسأله . فأتيناه جميعا فقال علي يا رسول الله . لقد سنوت حتى اشتكيت صدري . وقالت فاطمة : وقد طحنت حتى

پانی کا یہودی کے لیے نکالنے ، آپ نے کچھ کھجوریں جمع کر کے شلوار کے ازار بند کے اندر ڈال دیں ، پھر ایک شہزادہ کو رسول اللہ نے اور دوسرے کو علیؑ نے اٹھا لیا ۔ گھر تشریف لائے)

ابو سوید مدنی نے کہا کہ جب فاطمہؑ علیؑ کے گھر میں تشریف لائیں تو آپ کے گھر میں ریت پھیلی ہوئی تھی ، علیؑ کے پاس صرف ایک تکیہ ، ایک گھڑا ، اور ایک پیالہ موجود تھا ،

علی علیہ السلام نے کہا کہ جب فاطمہؑ کی رسول اللہ نے میرے ساتھ شادی کی تو فاطمہؑ کو مندرجہ ذیل چیزیں عطا کیں ، ایک گدا ، کھجور کی پتیوں سے بھرا ہوا ایک تکیہ ، دو چکیاں ، پانی پینے کا پیالہ اور دو گھڑے ۔

ایک روز علیؑ نے فاطمہؑ سے کہا خدا کی قسم پانی بھرنے بھرتے تھک گیا ہوں آپ کے باپ کے پاس قیدی آئے ہیں ، جا کر آپ ایک نوکر لے آؤ ، عرض کیا چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ جواب دے گئے ہیں رسول اللہ کے پاس آئیں آنحضرتؐ نے پوچھا بیٹی کیوں آئی ہو ؟ عرض کیا سلام کرنے آئی ہوں ، شرم کے مارے سوال نہ کیا ، اور واپس ہوئی ، علیؑ سے کہا میں نے شرم کے مارے سوال نہیں کیا ۔ دونوں آنحضرتؐ کے پاس آئے ۔ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ پانی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجلت یدای، وقدجاء الله بسبی وسعة فلخد منا قال: والله لا أعطيكما وأدع أهل الصفة تطوى بطونهم لا أجد ما أنفق عليهم، ولكن أبيعه وأنفق عليهم أثمانهم فرجعا فأتاهما صلى الله عليه وسلم وقد دخلا في قطيفتهما إذا غطت رؤسهما انكشفت أقدامهما، وإذا غطت أقدامهما انكشفت رؤسهما، فثارا فقال: مكانكما. ثم قال: ألا أخبركما بخير مما سألتماني؟ قالا: بلى، قال: كلمات علمنيهن جبريل عليه السلام، فقال تسبحان دبر كل صلاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا، وإذا أويتما إلى فراشكما فسبحا ثلاثا وثلاثين، واحمدا ثلاثا وثلاثين، وكبرا أربعا وثلاثين. قال علي فما تركتهن منذ علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقيل له: ولا ليلة صفين؟ قال: ولا ليلة صفين. أخرجه أحمد

(شرح) الخميلة: لعله أراد بها الطنفسة ويقال لها الخمل، وسنوت استقيت. والسانية: الناضحة التي يستقى عليها، ومجلت: تنفطت من العمل والسبي والسبا: الأسرى، قاله الجوهري وقال غير: السبي: النهب وأخذ الناس

جس نے مجھ نے میرا سینہ زخمی ہو گیا ہے، فاطمہؑ نے عرض کیا چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی اور مال دیا ہے، ہمیں ایک نوکر عطا فرمائیے۔ فرمایا میں تم کو کچھ نہیں دوں گا۔ یہ سارا مال اہل صفہ پر خرچ کروں گا، جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹ سے لگ گئے ہیں۔ دونوں واپس آگئے اور اپنے لحاف میں لیٹ گئے، اگر دونوں اپنے سروں کو چھپاتے تو پاؤں برہنہ ہو جاتے، اگر پاؤں چھپاتے تو سر برہنہ ہو جاتے۔ رسول اللہ تشریف لائے دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے، فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو، کیا میں تمہیں ایک ایسی بات سے آگاہ کروں جس کا تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا، عرض کیا، کیوں نہیں۔ فرمایا جبرائیلؑ نے مجھے کچھ کلمات تعلیم کئے ہیں، جن کو ہر نماز کے بعد تلاوت کرنا، دس دفعہ سبحان اللہ، دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ اللہ اکبر، جب بستر پر سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا جب سے مجھے رسول اللہ نے ان کلمات کی تعلیم دی ہے میں نے آج تک ان کی تلاوت ترک نہیں کی، کسی نے پوچھا صفین کی رات کو بھی ان کو ترک نہیں کیا، فرمایا صفین کو رات کو بھی ان کلمات کی تلاوت نہیں چھوڑی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبيدا. وأما السبية: المرأة المنهوبة فعيلة
بمعنى مفعولة وجمعه سبايا

وعنه أن فاطمة شكت ما تلقى من
أثر الرحا. فأتى النبي صلى الله عليه وسلم
سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة
فأخبرتها. فلما جاء النبي صلى الله عليه
وسلم أخبرته عائشة بمجي فاطمة فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم إلينا وقد أخذنا
مضاجعنا. فذهبت لأقوم فقال: على
مكانكما، فقعد بيننا حتى وجدت برد
قدميه على صدري. فقال ألا أعلمكما خيرا
مما سألتماني؟ إذا أخذتما مضاجعكما
فكبرا أربعا وثلاثين وسبحا ثلاثا وثلاثين
وأحمدا ثلاثا وثلاثين. فهو خير لكما من خادم
يخدمكما. أخرجه البخاري وأبو حاتم

وعنه قال: شكت إلى فاطمة من الطحين
فقلت: لو أتيت أباك فسألته خادما؛
قال: فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فلم
تصادفه. فرجعت مكانها. فلما جاء أخبر
فأتى وعلينا قطيفة إذا لبسناها طولا خرجت
منها جنوبنا وإذا لبسناها عرضا خرجت
منها أقدامنا ورؤسنا فقال: يا فاطمة
أخبرت أنك جئت. فهل كانت لك

علی علیہ السلام نے کہا فاطمہؑ نے آنحضرتؐ
سے چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، رسول اللہؐ
کے پاس قیدی آئے تو آپ آنحضرتؐ کے پاس
تشریف لائیں لیکن آپ کو گھر میں نہ پا کر واپس چلی
گئیں، اور بی بی عائشہ کو آگاہ فرمائیں۔ آنحضرتؐ
تشریف لائے تو بی بی عائشہ نے آپ کو آگاہ کیا
آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم بستروں پر
لیٹ چکے تھے، ہم بستروں سے اٹھنے لگے تو فرمایا
دونوں لیٹے رہو، آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے میں
نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس
کی، فرمایا تمہیں ایسی بھلائی سے آگاہ کروں جس کا
تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ عرض کیا کیوں نہیں
فرمایا (رات کو) سونے لگو تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر،
۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا
یہ تمہارے لئے خادم ملنے سے بہتر چیز ہے۔

علی علیہ السلام نے فرمایا فاطمہؑ نے مجھ سے
چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، میں نے
کہا باپ سے نوکر کیوں نہیں لے آتیں؟ آنحضرتؐ
کے پاس آئیں مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔
جب آنحضرتؐ آئے تو آپ کو آگاہ کیا گیا، آپ
ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک لحاف کے
اندر لیٹ چکے تھے، جب ہم اس کو طول میں اوڑھتے
تو ہمارے جسم کا جنوبی حصہ برہنہ ہوتا، اگر ہم اس کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاجة؟ قالت: لا. قلت: بلى، شكت إلي من الطحين فقلت لو أتيت أباك فسألته خادماً، فقال: أفلا أدلكما على ما هو خير لكما؟ إذا أخذتما مضاجعكما ثم ذكر معناه أخرجه أبو حاتم

وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت: جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشتكي أثر الخدمة وتسأله خادماً، قالت: يا رسول الله لقد مجلت يداي من الرحا، أطحن مرة وأعجن مرة، فقال لها: إن يرزقك الله شيئاً سيأتيك، وسأدلك على خير من ذلك إذا لزمت مضجعك فسبحي الله ثلاثاً وثلاثين، وكبري الله ثلاثاً وثلاثين واحمدي الله أربعاً وثلاثين، فتلك مائة، فهو خير لك من الخادم. أخرجه الدولابي

عرض کے لحاظ سے اوڑھتے تو ہمارے قدم اور سر برہنہ ہو جاتے، آنحضرتؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میرے پاس آئی تھیں، کسی حاجت کی خاطر آئیں تھیں، عرض کیا نہیں ہیں نے کہا ہاں ایک ضرورت کی خاطر آئیں تھیں، چکی پیسنے کی مجھ سے شکایت کی، ہیں نے کہا اپنے باپ سے نوکر کیوں نہیں لائیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں ایسی چیز سے کیوں نہ آگاہ کر دوں جو نوکر سے بہتر ہو؟ جب رات کو سونے لگو تو پڑھے تلاوت کرو......

ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ فاطمہؑ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، کام کرنے کی شکایت کی اور آنحضرتؐ سے نوکر طلب کیا، کہ چکی پیسنے سے میرے ہاتھ زخمی ہو گئے ہیں۔ ایک دفعہ چکی پیستی ہوں اور ایک دفعہ آٹا گوندھتی ہوں۔ فرمایا جب بستر پر سو جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۴ مرتبہ الحمد للہ پڑھو، یہ یکصد مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر چیز ہے۔

ذكر تواضعه

تقدم في زهده طرف منه، ويأتي في ذكر ورعه طرف منه أيضاً وعن

آپ کا تواضع

ابو صالح بارچہ فروش اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، علی علیہ السلام نے کھجوریں خریدیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أبي صالح بياع الأكسية عن جده قال:
رأيت عليا اشترى تمرا بدرهم فحمله في
ملحفته، فقيل: يا أمير المؤمنين ألا نحمله
عنك؟ فقال أبو العيال أحق بحمله أخرجه
البغوي في معجمه

وعن زيد بن وهب أن الجعد بن
بعجة من الخوارج عاتب عليا في لباسه
فقال: ما لكم وللباس؟ هذا هو أبعد من
الكبر، وأجدر أن يقتدي به المسلم
أخرجه أحمد وصاحب الصفوة. وقد
تقدم في زهده، وقوله أجدر أي
أحق وأولى، وجدير وخليق وحرى بمعنى

وعن زاذان قال: رأيت عليا يمشي في
الأسواق فيمسك الشسوع بيده فيناول
الرجل الشسع، ويرشد الضال ويعين
الحمال على الحمولة وهو يقرأ الآية تلك
الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون
علوا في الأرض ولا فسادا والعاقبة للمتقين
ثم يقول: هذه الآية نزلت في ذي القدرة
من الناس. أخرجه أحمد في المناقب

وعن أبي مطر البصري أنه شهد
عليا أتى أصحاب التمر وجارية تبكي عند التمار
فقال: ما شأنك؟ قالت: باعني تمرا بدرهم

ان کو بچھلے میں ڈال کر اُٹھا لیا، میں نے عرض کیا
یا امیرالمومنین کیا ان کو میں اُٹھا سکتا ہوں؟
فرمایا عیال دار ان کے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے

زید بن وہب نے کہا کہ جعد بن بعجہ خارجی نے علیؑ
کے لباس پر اعتراض کیا، فرمایا تم میرے لباس
کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو، یہ تکبر سے دُور رکھتا
ہے مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایسا لباس
زیب تن کرے"

زاذان سے روایت ہے کہ میں نے علی علیہ
السلام کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا، آپ
نے ہاتھ میں جوتی کا تسمہ پکڑا ہوا تھا، آدمی کو
تسمہ دے دیتے، بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھلاتے
باربردار کی بوجھ اٹھانے میں مدد کرتے اور اس
آیت کی تلاوت فرماتے: "یہ آخرت کا گھر جسکو
ہم نے پرہیزگاروں کے لئے بنایا ہے جو زمین
میں تکبر اور فساد نہیں کرتے، عاقبت پرہیز
گاروں کے لئے ہے"

ابو مطر بصری سے مروی ہے کہ میں نے
علی علیہ السلام کو خرما فروش کے ہاں دیکھا
اور خرما فروش کے پاس ایک نوکرانی رو رہی تھی
آپ نے نوکرانی سے پوچھا کیا بات ہے؟ عرض
کیا کہ میں نے اس شخص سے ایک درہم میں یہ
کھجوریں لیں، اور میرا مالک ان کو نہیں لیتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرده مولاي، فأبى أن يقبله. فقال: يا صاحب التمر خذ تمرك وأعطها درهمها فإنها خادم وليس لها أمر. فدفعه. فقال المسلمون: تدري من دفعت؟ قال: لا قالوا أمير المؤمنين. فصب تمرها وأعطاها درهمها وقال: أحب أن ترضى عني فقال: ما أرضاني عنك إذا أوفيت الناس حقوقهم. أخرجه أحمد في المناقب

حضرتؑ نے خرما فروش سے کہا اپنی کھجوریں لے لو اور اس کا درہم واپس کر دو، یہ نوکرانی ہے اس کے بس میں کوئی بات نہیں ہے۔ خرما فروش نے حضرت کی بات کو ٹھکرا دیا۔ مسلمانوں نے اس سے کہا جانتے ہو یہ کون شخص ہے؟ کہا مجھے علم نہیں ہے، انہوں نے کہا یہ تو امیر المومنینؑ ہیں۔ اس نے کھجوریں لیکر درہم واپس کر دیا حضرتؑ سے کہا آپ مجھ سے راضی ہو جائیں، فرمایا، میں اس وقت تک تم سے راضی نہیں ہونگا، جب تک تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کرے گا۔"

ذكر حيائه من النبي صلى الله عليه وسلم

آپ رسول اللہؐ سے حیا کرتے تھے

عن علي عليه السلام قال: كنت رجلا مذاءً فكنت أستحي أن أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته مني. فأمرت المقداد بن الأسود فقال: يغسل ذكره ويتوضأ. أخرجاه

علی علیہ السلام نے کہا، مجھے مذی بہت آیا کرتی تھی، میرے پاس رسول اللہؐ کی دختر تھیں، اس لئے یہ مسئلہ شرم کی وجہ سے آپ سے نہیں پوچھ سکتا تھا، میں نے یہ کام مقداد کے ذمہ لگایا، اس نے آنحضرتؐ سے پوچھا، فرمایا ذکر دھو کر وضو کر لے۔

ذكر غيرته على النبي صلى الله عليه وسلم

نبی علیہ السلام کو احساس دلانا

عن علي عليه السلام قال: قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم: مالك تتوق قريش

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قریش کی عورتوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وتدعنا ؟ قال: وعندكم شيء ؟ قلت: نعم بنت حمزة، فقال صلى الله عليه وسلم إنها لا تحل لي إنها ابنة أخي من الرضاعة أخرجه مسلم، وقوله: تنوق: لعله بمعنى تأنق، ويجوز ذلك، أو يتخذ ترقا وكنى به عن النساء

کی طرف رغبت کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیا؟ فرمایا تمہارے پاس کوئی عورت موجود ہے؟ عرض کیا، جناب حمزہؓ کی بیٹی موجود ہے، فرمایا یہ میرے لئے حلال نہیں ہے، یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

ذكر خوفه من الله عز وجل

آپ کا اللہ تعالیٰ سے خوف کرنا

تقدم وصف ضرارله في أول الفضل في النثر معنى ذلك

اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔ یہ کتاب اہل سنت کی ہے اس کے کل مندرجات سے علماء امامیہ کو اتفاق نہیں ہے۔ اس کتاب میں بعض ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جو عصمت کے منافی ہیں۔ ہم ایسی احادیث کو نہیں مانتے، وہ محض تنقیصِ آلِ محمدؐ کی خاطر بنو امیہ کی خانہ ساز ٹکسال نے وضع کی ہیں۔

ذكر ورعه

آپ کی پرہیزگاری

عن عبد الله بن الزبير قال: دخلت على علي ابن أبي طالب يوم الأضحى فقرب إلينا خزيرة، فقلت: أصلحك الله لو قربت إلينا من هذا البط، يعني الإوز، فإن الله قد أكثر الخير، فقال: يا ابن زبير سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يحل للخليفة من مال الله إلا قصعتان: قصعة

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں علی علیہ السلام کی خدمت میں بقر عید کے دن حاضر ہوا، آپ نے گوشت اور آٹے سے پکا ہوا کھانا دیا، میں نے عرض کیا، خدا آپ کا بھلا کرے، اگر آپ بطخ کا گوشت کھلاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت نیکی دیتا، فرمایا "زبیر کے فرزند میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

يأكلها هو وأهله وقصعة يقصعها بين أيدي الناس. أخرجه أحمد

(شرح) الخزيرة: أن ينصب القدر بلحم يقطع صغارا على ماء كثير فإذا نضج ذرّ عليه الدقيق. وإن لم يكن فيها لحم فهي عصيدة

وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: حدثني رجل من ثقيف ان عليا قال له اذا كان عند الظهر فرح علي قال: فرحت اليه فلم أجد عنده حاجبا يحجبني دونه، ووجدته وعنده قدح وكوز من ماء، فدعا بظبية، فقلت في نفسي: لقد أمنني حين يخرج إلى جوهرا ولا أدري ما فيها، فإذا عليها خاتم فكسر الخاتم. فإذا فيها سويق فأخذ منه قبضة في القدح وصب عليه ماء، فشرب وسقاني فلم أصبر فقلت: يا أمير المؤمنين أتصنع هذا بالعراق وطعام العراق أكثر من ذلك؟ فقال والله ما أختم عليه بخلا به ولكني أبتاع قدر ما يكفيني، فأخاف أن يفنى فيوضع فيه من غيره، وإنما حفظي لذلك، وأكره أن يدخل بطني إلا طيبا. أخرجه في

کو اللہ تعالیٰ کے مال سے دو پیالے لینے چاہئیں ایک پیالہ سے خود اور اپنے عیال کا گزارہ کرے اور دوسرے پیالہ سے لوگوں کی تواضع کرے،

ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھے ثقیف کے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے علی علیہ السلام نے کہا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا، میں حاضر ہوا، کوئی دربان نہیں تھا۔ آپ کے پاس ایک پیالہ اور پانی کا کوزہ رکھا ہوا تھا۔ اپنے چمڑے کا تھیلا منگوایا، جو مہر شدہ تھا، آپ نے مہر کو توڑا۔ اس میں ستو موجود تھا۔ اس میں سے ایک مٹھی لیکر پیالے میں ڈال دی، اس میں پانی ملا کر پیا اور ہمیں بھی پلایا۔

نوٹ

(آجکل کتنے مسلمان ہیں، جو علی علیہ السلام کی سُنت پر عمل کرتے ہیں۔

مجھ سے رہا نہ گیا۔ عرض کیا یا امیر المومنین عراق میں ایسا کرتے ہیں، حالانکہ یہاں کھانے پینے کی چیزیں وافر مقدار میں موجود ہیں، فرمایا خدا کی قسم میں بخل کی وجہ سے مہر نہیں لگاتا بلکہ اس سے اپنی ضرورت کے مطابق لیتا ہوں مجھے اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جب ختم ہونے لگے تو اس میں اور نہ ڈال دیا جائے، اس لیے اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الصفوة والملاء في سيرته

وعن ابن حيان التيمي عن أبيه قال: رأيت علي بن أبي طالب على المنبر يقول: من يشتري مني سيفي هذا؟ فلو كان عندي ثمن إزار ما بعته فقام إليه رجل وقال أسلفك ثمن إزار

قال عبد الرزاق: وكانت بيده الدنيا كلها إلا ما كان من الشام. أخرجه أبو عمر، وأخرج معناه بزيادة صاحب الصفوة عن علي بن الأرقم عن أبيه، ولفظه قال رأيت عليا وهو يبيع له سيفا في السوق ويقول من يشتري مني هذا السيف؟ فوالذي فلق الحبة لطالما كشفت به الكروب عن وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان عندي ثمن إزار ما بعته

وعن هارون بن عنترة عن أبيه قال: دخلت على علي بن أبي طالب في الخورنق وهو يرعد تحت سمل قطيفة فقلت: يا أمير المؤمنين، إن الله قد جعل لك ولأهل بيتك في هذا المال، وأنت تصنع بنفسك ما تصنع؟ فقال: ما أرزؤكم من مالكم، وإنها لقطيفتي التي خرجت بها من منزلي - أو قال: من المدينة

میرے شکم میں پاک چیز داخل ہو۔

ابن حیان تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ میری یہ تلوار کون شخص خریدے گا اگر میرے پاس تہمد کی قیمت ہوتی تو میں اس کو ہرگز فروخت نہ کرتا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، تہمد کی قیمت میں دیتا ہوں۔

عبدالرزاق نے کہا یہ اس وقت کی بات ہے جب شام کو چھوڑ کر تمام اسلامی سلطنت آپ کے قبضہ میں تھی۔

علی بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کو بازار میں اپنی تلوار فروخت کرتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے تھے میری یہ تلوار کون خریدے گا! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ میں شگاف ڈالا، میں نے اس تلوار کے ذریعے بہت سی جنگیں رسول اللہ سے دور کی تھیں، اگر میرے پاس تہمد کی قیمت ہوتی تو میں اس کو فروخت نہ کرتا۔

ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں خورنق میں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ پرانے لحاف میں کانپ رہے تھے، عرض کیا امیر المومنین خداوند عالم نے آپ کا اور آپ کے گھر والوں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(شرح) السمل: الخلق. والقطيفة: دثار مخمل، والجمع قطائف وقطف أيضا كصحيفة وصحف — أرزئكم: أصيب منكم؛ أصيب منكم، والرزء المصيبة والجمع أرزاء

وعن ابن مطرف قال: رأيت عليا مؤتزرا بإزار، مرتديا برداء، ومعه الدرة كأنه أعرابي بدوي، حتى بلغ سوق الكرابيس فقال: يا شيخ أحسن بيعي في قميص بثلاثة دراهم، فلما عرفه لم يشتر منه شيئا، فأتى غلاما حدثا فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء أبو الغلام فأخبر، فأخذ أبوه درهما ثم جاء به فقال: هذا الدرهم يا أمير المؤمنين، فقال: ما شأن هذا الدرهم؟ قال: كان القميص ثمن درهمين قال: باعني رضاي وأخذ رضاه. أخرجها صاحب الصفوة، وخرج الثاني أحمد في المناقب

(شرح) الكرباس: فارسي معرب بكسر الفاء، والكرباسة أخص منه، والجمع كرابيس، وهي ثياب خشنة

وعن عمرو بن يحيى عن أبيه قال:

اس مال میں حق مقرر کیا ہے، اور آپ اپنی ذات کیساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ فرمایا میں تمہارے مال کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا یہ میرا وہ پھٹا ہوا لحاف ہے جس کو لیکر میں گھر سے نکلا تھا۔ یا مدینہ سے نکلا تھا۔

ابن مطرف نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو ایک چادر باندھے ہوئے اور دوسری چادر شانے پر ڈالے ہوئے۔ ہاتھ میں کوڑا لئے ہوئے آپ دیہاتی معلوم ہوتے تھے دیکھا۔ آپ کھدر بیچنے والوں کے بازار میں تشریف لائے اور فرمایا اے شیخ مجھے تین درہم میں صرف ایک قمیض دیدو، جب دکاندار نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کوئی چیز نہ خریدی۔ اور ایک لڑکے کی دکان پر آئے اس سے تین درہم میں قمیض خرید فرمائی، جب لڑکے کا والد آیا تو لڑکے نے اسے آگاہ کیا۔ لڑکے کا والد درہم لیکر حضرتؑ کی خدمت میں آیا، عرض کیا یا امیر المومنینؑ یہ درہم لے لو، فرمایا کیوں؟ عرض کیا قمیض کی قیمت دو درہم تھی، فرمایا میں نے اپنی مرضی سے خریدی تھی۔

عمر بن یحیی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی خدمت میں گھی اور شہد کی مشکیں پیش کی گئیں، ایک روز آپ نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أهدي إلى علي بن أبي طالب أزقاق سمن
وعسل، فرآها قد نقصت، قال: فقيل له
بعثت أم كلثوم فأخذت منه، فبعث إلى
المقومين، فقوموا خمسة دراهم، فبعث
إلى أم كلثوم: إبعثي لي خمسة دراهم
أخرجه في الصفوة * وعن عاصم بن
كليب عن أبيه قال: قدم على علي ابن أبي
طالب مال من أصبهان، فقسمه سبعة
أسباع، فوجد فيه رغيفا، فقسمه سبع
كسر وجعل على كل جزء كسرة، ثم أقرع بينهم
أيهم يعطى أول؛ أخرجه أحمد والقلعي
وعن الأعمش قال: كان يغدي
ويعشي، ويأكل هو من شئ يجيئه من
المدينة * وعن أبي صالح قال: دخلت
على أم كلثوم بنت علي وإذا هي تمتشط
ستر بيني وبينها، فجاء حسن وحسين فدخلا
عليها وهي جالسة تمتشط، فقالت: ألا
تطعمون أبا صالح شيئا؟ قال: فأخرجوا
إلى قصعة فيها مرق بحبوب، قال: فقلت
تطعمون هذا وأنتم أمراء؟ فقالت أم
كلثوم: يا أبا صالح، كيف لو رأيت أمير المؤمنين
يعني عليا، وأتي بأترج، فذهب حسين فأخذ
منها أترجة فنزعها من يده ثم أمر به فقسم

ان کو ملاحظہ فرمایا جن میں آپ نے کمی محسوس
کی۔ آپ سے کہا گیا کہ ام کلثوم آئی تھیں اور
اس میں سے لے گئی تھیں۔ آپ نے وزن کرنے
والوں کے پاس مشک بھیج دی۔ انہوں نے
کہا اس میں پانچ درہم کی کمی ہے آپ نے ام
کلثوم کے پاس کسی کو بھیجا کہ پانچ درہم میرے پاس
بھیج دو۔

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس اصفہان سے مال آیا۔
آپ نے اس کو سات حصوں پر تقسیم کر دیا اس
میں ایک روٹی تھی اس کو بھی سات حصوں میں
تقسیم فرمایا پھر آپ نے قرعہ ڈالا جس کا قرعہ نکلتا
اس کو مال پہلے مل جاتا۔

اعمش نے کہا کہ حضرت علیؑ اس مال پر گزارہ
کرتے جو آپ کے پاس مدینہ سے آیا کرتا تھا۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں ام کلثوم کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ آپ کنگھی فرما رہی تھیں، میرے
اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا، حسنؑ
اور حسینؑ تشریف لائے اور آپ کے پاس چلے
گئے آپ نے دونوں سے فرمایا ابو صالح کو کوئی چیز
کیوں نہیں کھلاتے؟ وہ پیالے میں شوربا لائے
جس میں دانے پڑے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا
امیر ہو کر یہ چیز کھاتے ہو! ام کلثوم نے مجھ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بين الناس؟

فرمایا۔ اگر امیر المومنین علی کو دیکھنے تو تجھے پتہ چلتا۔ ایک روز آپ کے پاس ترنج (لیموں کی قسم کا پھل) آئے۔ ان میں سے حسینؑ نے ایک ترنج اٹھا لیا، حضرتؑ نے ان سے چھین لیا اور حکم دیا کہ لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

ذكر عدله فى رعيه

تقدم فى ذكر ورعه آنفا طرف منه

وعن كريمة بنت همام الطائية

قالت: كان علي يقسم فينا الورس بالكوفة

قال فضالة: حملنا على العدل منه أخرجه أحمد فى المناقب

آپ کا رعیت میں انصاف کرنا

کریمہ بنت ہمام طائیہ نے کہا کہ علی علیہ السلام کوفہ میں ہمارے درمیان ورس تقسیم فرمایا کرتے تھے، فضالہ نے کہا ہم نے آپ کی اس بات کو انصاف پر محمول قرار دیا۔

ذكر تفقده احوالهم

عن أبي الصهباء قال: رأيت علي بن أبي طالب بشط الكلاء يسأل عن الأسعار

رعایا کے حالات دریافت کرنا

ابو الصہباء کا بیان ہے میں نے علی علیہ السلام کو شط الکلاء میں دیکھا آپ چیزوں کے بھاؤ دریافت فرما رہے تھے۔

حضرتؑ کے حالات ہمارے کتاب

علیؑ رسولؐ کی نگاہ میں

ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

"مکتبۃ الساجد" ملتان نے شائع کی ہے!

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر شفقته على أمة محمد صلى الله عليه وآله في الجاهلية والإسلام وتخفيف الله عز وجل عن الأمة بسببه

عن علي بن أبي طالب قال: لما نزلت يا أيها الذين آمنوا إذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة، قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله: ما ترى دينارا قلت: لا يطيقونه، قال: فكم؟ قلت: شعيرة قال: إنك لزهيد، فنزلت: أأشفقتم أن تقدموا بين يدي نجواكم صدقات... الآية قال: فبي خفف الله عن هذه الأمة. أخرجه أبو حاتم. * وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال: ألا أخبركم بإسلام أبي ذر؟ قال: قلنا: بلى. قال: قال أبو ذر: كنت رجلا من غفار، فبلغنا أن رجلا قد خرج بمكة يزعم أنه نبي، فقلت لأخي: انطلق إلى هذا الرجل بمكة وائتني بخبره، فانطلق فلقيه ثم رجع، فقلت: ما عندك؟ قال: والله لقد رأيت رجلا يأمر بالخير وينهى عن الشر، فقلت: لم تشفني من الخبر، فأخذت جرابا وعصا ثم أقبلت إلى مكة

آپ کا محمدؐ کی اُمت پر مہربانی کرنا آپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر تخفیف کی

علی علیہ السلام نے فرمایا جب آیت "اے ایمان والو جب رسولؐ سے راز کی بات کرو تو صدقہ دیا کرو" نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ صدقہ ایک دینار ہونا چاہیے عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے فرمایا پھر کس قدر ہونا چاہیے، عرض کیا "ایک جو" فرمایا "تم بہت زاہد ہو" یہ آیت نازل ہوئی ءاشفقتم .... فرمایا میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت پر تخفیف کی۔

ابن عباس نے کہا کیا میں ابوذرؓ کے اسلام لانے کے بارے میں آگاہ کردوں، ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ کہا کہ ابوذرؓ نے کہا میں غفار قبیلے کا آدمی ہوں، ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا مکہ میں جاکر اس شخص کے حالات معلوم کرو، اور مجھے آگاہ کرو۔ میرا بھائی گیا اور آنحضرتؐ سے مل کر واپس آگیا میں نے اس سے آپ کے حالات معلوم کئے کہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فجعلت لا أعرفه وأكره أن أسأل عنه. وأشرب من ماء زمزم وأكون في المسجد. قال: فمر بي علي. فقال: كأن الرجل غريب؟ قال: قلت: نعم، قال: فانطلق الى المنزل. فانطلقت معه لا يسألني عن شئ ولا أخبره، فلما أصبحت غدوت الى المسجد لأسأل عنه وليس أحد يخبرني عنه بشئ: قال: فمر بي علي فقال: أما آن للرجل أن يعرف منزله؟ قال: قلت: لا. قال: انطلق معي، فذهبت معه ولا يسأل أحدنا صاحبه عن شئ حتى إذا كان اليوم الثالث فعل مثل ذلك فأقامه علي معه، ثم قال له: ألا تحدثني؟ قال فقال: ما أمرك وما أقدمك هذه البلد؟ قال: قلت له إن كتمت علي أخبرتك. قال: فعلت له: بلغنا أنه خرج ههنا رجل يزعم أنه نبي. فأرسلت أخي ليكلمه. فرجع ولم يشفني من الخبر فأردت أن ألقاه. فقال: أما إنك قد رشدت، هذا وجهي إليه فاتبعني وادخل حيث أدخل. فإني إن رأيت أحدا أخافه عليك قمت إلى الحائط كأني أصلح نعلي، وامض أنت فمضى

کریں نے آپ کو نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے پایا ہے۔ مجھے بھائی کی بات سے تسلی نہ ہوئی۔ میں جراب اور عصا لیکر مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں آنحضرتؐ کو جانتا نہ تھا کسی دوسرے سے آپکے بارے میں پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ چاہ زمزم کا پانی پی کر مسجد میں آکر بیٹھ جاتا، ایک روز علی علیہ السلام میرے پاس سے گزرے، فرمایا تم مسافر ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا میرے گھر چلو، میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حضرت نے کوئی بات مجھ سے نہ پوچھی، اور نہ میں نے آپ کو کچھ بتایا صبح کو میں پھر مسجد میں آگیا، میں نے رسول اللہؐ کے بارے میں کسی سے نہ پوچھا اور نہ ہی کسی شخص نے آپ کے بارے میں مجھے آگاہ کیا پھر علی علیہ السلام کا گزر ہوا۔ فرمایا۔ اب تو تجھے اس شخص کے گھر کے بارے میں علم ہونا چاہیے۔ عرض کیا ابھی معلوم نہیں ہوا۔ فرمایا میرے ساتھ چلو میں آپکے ساتھ چل پڑا۔ ہم نے آپس میں کوئی بات نہ کی، تیسرے روز بھی ایسا ہی واقعہ ہوا۔ علیؑ نے ابوذرؓ کو ساتھ لیا۔ فرمایا تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے، تمہارا کیا قصہ ہے اس شہر میں کیوں آئے ہو؟ عرض کیا اگر میری بات پوشیدہ رکھو گے تو بتاؤں گا۔ میں نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ومغنيت معه حتى دخلت معه على النبي صلى الله عليه وسلم فقلت له أعرض على الاسلام، فعرضه فأسلمت أخرجه البخاري

(وفي الحديث قصة ذكرناها مستوعبة في مناقب العباس

عرض کیا کہ یہاں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی کو حالات معلوم کرنے یہاں بھیجا ہے۔ اس نے مجھے آکر حالات سے آگاہ کیا لیکن میری تسلی نہیں ہوئی، اب میں اس شخص سے خود ملنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تم نے ہدایت پائی، تم میرے ساتھ چلے آؤ۔ اگر میں نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جس سے تیرے بارے میں خطرہ لاحق ہوا، تو دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی جوتی ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا تم چلتے رہنا۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آنحضرتؐ سے کہا، آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیجیے، آپ نے اسلام پیش کیا، میں مسلمان ہو گیا

ذكر اسلام همدان على يديه

عن البراء بن عازب قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى أهل اليمن يدعوهم إلى الاسلام، وكنت فيمن سار معه، فأقام عليهم ستة أشهر لا يجيبونه إلى شيء، فبعث النبي صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب وأمره أن يرسل خالدا ومن معه إلا من أراد البقاء مع علي فيتركه، قال البراء: وكنت ممن

آپ کے ہاتھوں قبیلہ ہمدان کا اسلام لانا

براء بن عازب کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے اہل یمن کی طرف خالد بن ولید کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے روانہ فرمایا، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ خالد چھ ماہ رہا۔ مگر ایک شخص بھی مسلمان نہ ہوا۔ رسول اللہ نے علیؑ کو بھیجا اور کہا کہ خالد اور ان لوگوں کو جو خالد کے ساتھ گئے ہیں واپس بھیج دو، مگر جو لوگ علیؑ کے ساتھ رہنا چاہیں ان کو رہنے دینا۔ براء نے کہا میں علیؑ کے ساتھ رہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقب مع علی. فلما انتهينا الی أوائل اليمن بلغ القوم الخبر، فجمعوا له فصلی بنا الفجر. فلما فرغ صففنا صفا واحدا ثم تقدم بين أيدينا فحمد الله وأثنی عليه، ثم قرأ عليهم كتاب رسول الله صلی الله عليه وسلم، فأسلمت همدان كلها في يوم واحد، وكتب بذلك إلی رسول الله صلی الله عليه وسلم. فلما قرأ كتابه خر ساجدا وقال: السلام

سوار۔ جب ہم یمن میں داخل ہوئے تو لوگوں کو اس بات کا علم ہوگیا۔ وہ حضرتؑ کی خاطر جمع ہوگئے، علی علیہ السلام نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو ہم ایک قطار میں کھڑے ہوگئے، آپؑ ہمارے سامنے تشریف لاکر خدا کی حمد و ثنا کے بعد اہل یمن کو رسول اللہ کا خط پڑھ کر سنایا، سارا اہل ہمدان ایک دن میں مسلمان ہوگیا۔ علی علیہ السلام نے خط کے ذریعہ اس بات سے آنحضرتؐ کو آگاہ کیا۔ رسول اللہ نے جب خط پڑھا تو سجدہ ریز ہوگئے اور دو دفعہ فرمایا۔

"اہل ہمدان پر سلام ہو"

ذکر إثبات أفضليته بقتل الخوارج

عن عبيدة السلماني قال: ذكر علي الخوارج فقال: فيهم رجل مخدج اليد، أو مودن اليد، لولا أن تبطروا لأخبرتكم بما وعد الله تعالی علی لسان نبيه محمد صلی الله عليه وسلم لمن قتلهم. قال فقلت لعلي: أسمعته من رسول الله صلی الله عليه وسلم؟ قال: أي ورب الكعبة، ثلاثا. أخرجه مسلم.

(شرح): البطر: الأشر وهو شدة المرح. تقول منه: بطر بالكسر يبطر، وأبطره

خارجیوں کو قتل کرنے میں آپکی فضیلت

عبیدہ سلمانی نے کہا کہ علی علیہ السلام نے خوارج کا ذکر کیا۔ فرمایا ان میں سے ایک شخص ناقص ہاتھ والا ہوگا۔ اگر تم نہ اتراتے تو میں تم کو اس بات سے ضرور آگاہ کرتا، جسکا اللہ نے اس شخص کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ کی زبانی وعدہ کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے علی علیہ السلام سے پوچھا کیا آپنے اس بات کو رسول اللہ سے سنا تھا؟ آپنے تین دفعہ فرمایا "ربّ کعبہ کی قسم سنا تھا"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

المال. وتقول بطرك عيثك كما تقول رشدت أمرك ومخدج اليد: ناقصها ومنه حديث الصلاة: فهي خداج أي نال خدجت الناقة إذا ألقت ولدها لغير تمام. ومودن اليد، وودي مودون اليد ومعناها ناقصها أيضا، ومنه قول العرب ودنت الشيء وأودنته إذا انقصته وصغرته.

وعن عبد الله بن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أن الحرورية لما خرجت وهو مع علي، فقالوا: لا حكم إلا لله فقال علي: كلمة حق أريد بها باطل، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف لنا أناسا إني لأعرف وصفهم في هؤلاء. يقولون الحق بألسنتهم لا يجوز هذا منهم. وأشار إلى حلقه من أبغض خلق الله إلى الله. فيهم أسود إحدى يديه حلمة ثدي. فلما قتلهم علي عليه السلام قال: انظروا فلم يجدوا، فقال ارجعوا. فوالله ما كذبت ولا كذبت مرتين أو ثلاثا. ثم وجدوه في خربة فأتوا به حتى وضعوه بين يديه. قال عبد الله وأنا حاضر ذلك من أمرهم وقول علي فيهم. أخرجه أبو حاتم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام عبداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ جب خوارج نے خروج کیا، تو میں علیؑ کیساتھ تھا۔ خوارج نے کہا "حکم صرف خدا کا ہے" علیؑ نے فرمایا "یہ بات تو ٹھیک ہے مگر ان کا اس کلمہ سے مقصد باطل کی اشاعت ہے" رسول اللہ نے ہم سے ایسے اشخاص کی نشاندہی کی تھی جو ان لوگوں میں موجود ہیں۔ جو زبان سے حق بات کہتے ہیں مگر وہ بات ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی، ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سیاہ شخص ہے جس کے ایک ہاتھ پر عورت کے پستان کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی، علیؑ نے ان کو قتل کیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا، ناقص ہاتھ والے شخص کو تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، لیکن نہ پایا۔ فرمایا پھر تلاش کرو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی میری بات جھوٹی ثابت ہوئی۔ دوبارہ تلاش کرنے سے اس شخص کی لاش ایک ویرانہ میں مل گئی اس کی لاش کو لا کر حضرت کے سامنے رکھ دیا گیا۔ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ان لوگوں کی کاروائی کو دیکھا اور حضرتؑ کے فرمان کو ان کے بارے میں سنا۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(شرح) الحرورية: قوم ينسبون الى حوردا وهي بلد الخوارج، وعن زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذي كان مع علي بن أبي طالب الذين ساروا الى الخوارج، فقال علي: يا أيها الناس إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يخرج من أمتي قوم يقرؤن القرآن، ليس قراءتكم إلى قراءتهم بشيء، ولا صلاتكم الى صلاتهم بشيء، ولا صيامكم الى صيامهم بشيء، يقرؤن القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم لنكلوا عن العمل، وآية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على رأس عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض، فتذهبون الى معاوية وأهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم وأموالكم، والله إني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فإنهم سفكوا الدم الحرام، وأغاروا في سرح

زید بن وہب جہنی نے کہا کہ میں اس لشکر میں موجود تھا، جو علی علیہ السلام کیسا تھ خوارج سے لڑنے کے لئے گیا تھا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا "اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت سے ایک قوم خروج کرے گی۔ جو قرآن کو پڑھتی ہوگی، مگر تمہاری قرأت اور ان کی قرأت میں کوئی نسبت نہیں ہوگی، تمہارے روزے سے ان کے روزے کو کوئی لگاؤ نہ ہوگا۔ وہ قرآن کو اس نیت سے پڑھتے ہوں گے کہ اس سے ان کو ثواب ملے گا۔ حالانکہ وہ الٹا ان کے لیے وبال ہوگا۔ ان کی نماز ان کے حلقوم سے نیچے نہیں جائے گی وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے اگر اس لشکر کو اس بات کا علم ہو جائے جو ان کو قتل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی زبانی ان کے لئے کس قدر اجر مقرر کیا ہے تو وہ لوگ عمل کرنا چھوڑ دیں۔ دین سے خروج کرنے والوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا۔ جسکا بازو اور کلائی نہیں ہوگی اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان کے سر کی مانند ایک چیز ہوگی۔ جس پر سفید

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الناس فيه واحد على اسم الله تعالى قال
سلمة بن كهيل: فلما التقينا وعلى الخوارج
يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي
فقال لهم ألقوا الرماح، وسلوا سيوفكم
من جفونها، فإني أخاف أن يناشدو
كم كما ناشدوكم يوم حروراء، فرجعوا
فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف
فشجرهم الناس برماحهم فقتل
بعضهم على بعض، وما أصيب من
الناس يومئذ إلا رجلان فقال علي
التمسوا فيهم المخدج، فالتمسوه
فلم يجدوه، فقام علي بنفسه حتى
أتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض قال
أخروهم فوجدوه مما يلي الأرض، فكبر
علي ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام
إليه عبيدة السلماني، فقال: يا أمير المؤمنين
والله الذي لا إله إلا هو لسمعت هذا
الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال أي والله الذي لا إله إلا هو حتى
استحلفه ثلاثا وهو يحلف له. أخرجه مسلم
وفي رواية قال: فخروا سجودا عند
وجود المخدج، وخر علي ساجدا معهم
وفي رواية: قال أبو الوضي: فكأني أنظر

بال ہوں گے۔

سلمہ بن کہیل کا بیان ہے کہ ہم نے خوارج سے جہاد کیا اور خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا، عبداللہ نے اپنے لشکر سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو، انہوں نے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں نکال لیں (علی علیہ السلام کے) لشکر نے ان کو نیزوں پر رکھ لیا اور قتل کر دیا، حضرتؑ کے لشکر سے صرف دو آدمی شہید ہوئے، علی علیہ السلام نے فرمایا، خوارج کے مقتولین میں لنجے ہاتھ والے کو تلاش کرو، انہوں نے تلاش کیا، مگر ان کو نہ ملا۔ حضرتؑ بذات خود لاشوں کے پاس تشریف لائے، جو ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں، فرمایا ان کو ہٹاؤ انہوں نے لاشوں کو ہٹایا تو لنجے ہاتھ والے کی لاش سب سے نیچے زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ لاش کو دیکھ کر حضرتؑ نے تکبیر کی آواز بلند کی، فرمایا، خدا نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ نے خدا کا پیغام پہنچایا۔

عبیدہ سلمانی نے عرض کیا "کیا یا امیرالمومنین اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے اس حدیث کو رسول اللہ سے سنا تھا فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اليه حبشيا عليه ثديان، أحد ثدييه
مثل ثدى المرأة عليه شعرات مثل
شعرات تكون على ذنب اليربوع

وفى رواية: أنهم لما لم يجدوه
جاء على بنفسه فجعل يقول: أقلبوا ذا
واقلبوا ذا حتى جاء رجل من أهل الكوفة
فقال: هو ذا، فقال على: الله أكبر أخرجه
أحمد فى المناقب

وفى رواية أنهم لما وجدوه قال
على: هذا شيطان وهو، وهو أظلم أحرجا
أبو الخير القزويني الحاكمي

(شرح) دحشوا برماحهم، أى ألقوها
وعن أبى سعيد أنه قال: قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم: تمرق
مارقة من الناس تقتلهم أولى الطائفتين
بالله عز وجل * وعن ابن مسعود أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى منزل
أم سلمة، فجاء على فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم: يا أم سلمة. هذا
قاتل القاسطين والناكثين والمارقين من
بعدى أخرجهما الحاكمي

(شرح) القاسطون الجائرون من
القسط بالفتح والقسوط: الجور والعدول

نہیں، میں نے رسول اللہ سے اس حدیث
کو سنا تھا. اس نے آپ کو تین دفعہ قسم
دی، حضرتؑ نے تین دفعہ قسم کھا کر فرمایا، میں
نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی تھی)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ان
لوگوں نے لنجے ہاتھ والے کو تلاش کر لیا تو
سب کے سب سجدہ میں گر پڑے اور علی علیہ
السلام بھی ان کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئے.

ایک اور روایت میں ہے کہ ابو الرضی
نے کہا، میں نے گویا اس حبشی شخص کو دیکھا
جس کے سینے پر دو پستان تھے، ایک پستان
عورت کے پستان کی مانند تھا. جس پر
(یربوع) چوہے کی قسم کے جانور کی دم کی
مانند بال موجود تھے،

ایک اور روایت میں ہے کہ جب
علی علیہ السلام کے لشکر کو ناقص ہاتھ والا
آدمی نہ ملا. تو آپ خود اس کی تلاش میں
مصروف ہو گئے، اور اپنے آدمیوں سے
فرماتے ان لاشوں کو الٹو، ان لاشوں کو الٹو،
کوفہ کے ایک آدمی نے عرض کیا وہ شخص
یہاں موجود ہے، حضرتؑ نے اللہ اکبر کا نعرہ
بلند فرمایا.

ایک اور روایت میں ہے کہ جب ناقص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عن الحق، والقسط: بالكسر العدل

ہاتھ والا تلاش کرنے کے باوجود نہ ملا تو آپ نے فرمایا۔ وہ شخص شیطان تھا اور اس سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مارقین دین سے نکل جائیں گے، ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو اللہ تعالیٰ پر صحیح معنوں میں ایمان لایا ہوگا۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی ام سلمہ رضؓ کے گھر میں تشریف لائے، اور علی علیہ السلام آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا، یہ شخص قاسطین (صفین والے) ناکثین (جمل والے) اور مارقین (نہروان والے) سے میرے بعد جہاد کرے گا۔

ذكر السبب الموجب لقتال الخوارج عليا عليه السلام

علی علیہ السلام کی خوارج سے جنگ کرنیکی وجہ

عن ابن عباس قال: اجتمعت الخوارج في دارها، وهم ستة آلاف أو نحوها، قلت لعلي بن أبي طالب يا أمير المؤمنين، أبرد بالصلاة لعلي

ابن عباس نے کہا خوارج اپنے گھر میں جمع ہوئے جن کی تعداد چھ ہزار یا اس کے لگ بھگ تھی، میں نے علی بن ابی طالبؑ سے کہا۔ یا امیر المومنینؑ آپ نماز دیر سے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ألقى هؤلاء القوم، فقال: إني أخافهم
عليك. قال: فقلت: كلا. قال: ثم لبس
حلتين من أحسن الحلل. قال: وكان ابن
عباس جميلا جهيرا. قال فلما نظروا
إلي قالوا: مرحبا بابن عباس. فما هذه
الحلة؟ قال: قلت وما تنكرون من
ذلك؟ لقد رأيت على رسول الله صلى
الله عليه وسلم حلة من أحسن الحلل
قال: ثم تلوت عليهم: قل من حرم زينة
الله التي أخرج لعباده قالوا: فما جاء بك
قلت: جئتكم من عند أمير المؤمنين
ومن عند أصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ومن عند المهاجرين والأنصار
لأبلغكم ما قالوا ولأبلغهم ما تقولون. فما
تنقمون من علي ابن عم رسول الله صلى الله
وصهره؟ قال: فأقبل بعضهم على بعض
فقال بعضهم: لا تكلموه فإن الله تعالى
يقول: بل هم قوم خصمون. وقال
بعضهم: ما يمنعنا من كلام ابن عم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يدعونا إلى كتاب الله؟ قالوا: ننقم عليه
خلالا ثلاثا. قال وما هن؟ قالوا: حكم
الرجال في أمر الله عز وجل، وما

ادا فرمائیں، میں ان لوگوں (خوارج) سے ملتا
ہوں. حضرت نے کہا مجھے خطرہ لگتا ہے کہ
کہیں وہ آپ کو نقصان نہ پہنچائیں. میں نے
کہا ایسا ہرگز نہ ہوگا. ابن عباس نے دو
خوب صورت جوڑے زیب تن کئے. آپ ایک
خوب صورت اور بلند آواز والے آدمی تھے ابن
عباس نے کہا جب مجھے خوارج نے دیکھا
تو کہا ابن عباس کے لئے خوش آمدید ہے
آپ نے کیسا لباس پہن رکھا ہے؟ میں نے
کہا آپ لوگوں کو یہ کیوں ناگوار ہے، میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے
زیادہ خوب صورت لباس زیب تن کئے ہوئے
دیکھا تھا۔ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت
تلاوت کی "کہدو کس نے خدا کی زینت کو
حرام قرار دیا. جس کو اس نے اپنے بندوں
کے لئے مہیا کیا" خوارج نے کہا آپ کیوں
تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں امیر المومنینؑ
کے ہاں سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اصحاب
رسولؐ اور مہاجرین اور انصار کی طرف سے آیا
ہوں تاکہ تم تک ان کا پیغام پہنچاؤں اور تمہارا
پیغام ان تک لے جاؤں۔ تم لوگ علیؑ ابن
عم رسولؐ اور داماد رسولؐ سے کیوں انتقام
لیتے ہو، یہ سُن کر وہ ایک دوسرے کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

للرجال وحكم الله؟ وقاتل ولم يسب ولم يغنم. فإن كان الذين قاتل قد حل قتالهم فقد حل سبيهم وأن لم يكن حل سبيهم فما حل قتالهم. ومحى اسمه من أمير المؤمنين. فإن لم يكن أمير المؤمنين فهو أمير المشركين. قال: فقلت لهم: غير هذا؟ قالوا: حسبنا هذا. قال: قلت: أرأيتم إن خرجت من هذا بكتاب الله وسنة رسوله أراجعون أنتم؟ قالوا: وما يمنعنا؟ قلت أما قولكم حكم الرجال في أمر الله فإني سمعت الله عزوجل يقول في كتابه: يحكم به ذوا عدل منكم في ثمن صيد أرنب أو نحوه يكون قيمة ربع درهم. فرد الله الحكم فيه إلى الرجال، ولو شاء أن يحكم لحكم. وقال تعالى: «وإن خفتم شقاق بينهما فابعثوا اهله وحكما من اهلها ان يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما» أخرج

قالوا: نعم

قلت: وأما قولكم: قاتل ولم يسب ولم يغنم فإنه قاتل أمكم. وقال الله تعالى: «النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم». فإن زعمتم أنها ليست بأمكم فقد كفرتم. وإن زعمتم أنها أمكم فما

طرف دیکھنے لگے، ایک شخص نے کہا اس (علیؑ) سے بات تک نہ کرو، اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ جھگڑالو قوم ہے، ایک اور خارجی نے کہا، ابن عم رسولؐ کیساتھ بات کرنے سے ہمیں کیا چیز روکتی ہے حالانکہ آپ کتاب خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں، خوارج نے کہا ہم تین باتوں کی وجہ سے آپ سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ انہوں نے کہا آدمیوں نے خدا کے امر میں حکم قرار دیا۔ آدمی خدا کے حکم میں کیوں دخل دیں، جمل والوں سے جنگ کی لیکن ان کی شکست کے بعد ان کو قیدی نہیں کیا اور نہ ہی اُن کا مال لیا۔ اگر جمل والوں سے جنگ جائز تھی تو ان کو قید کرنا بھی درست تھا۔ اگر ان کا قید کرنا درست نہیں تھا۔ تو پھر ان سے لڑنا کیونکر جائز تھا، اپنے نام سے امیر المومنینؑ کا لفظ مٹا دیا، جب آپ امیر المومنینؑ نہ رہے تو امیر المشرکین ہو گئے۔ ابن عباس نے کہا، میں نے اُن سے پوچھا، کوئی اور بات انہوں نے کہا بس ہماری یہی باتیں ہیں۔ ابن عباس نے کہا اگر میں یہ باتیں کتاب خدا اور خدا کے رسولؐ کی سنت سے ثابت کردوں تو جو کام علیؑ نے کیا ہے وہ درست ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حل سباها، فأنتم بين منزلتين، أخرجت
من هذه؟ قالوا: نعم، قال: وأما قولكم
محا اسمه من أمير المؤمنين، فأنا أنبئكم
بذلك عمن ترضون، أما تعلمون أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية
وقد جرى الكتاب بينه وبين سهيل
بن عمرو - قال: يا علي، اكتب: هذا
ما اصطلح عليه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وسهيل بن عمرو، فقالوا
لو نعلم أنك رسول الله ما قاتلناك
ولكن اكتب اسمك واسم أبيك، فقال
اللهم إنك تعلم أني رسولك، ثم أخذ
الصحيفة فمحاها بيده، ثم قال:
يا علي اكتب: هذا ما صالح عليه محمد
بن عبد الله وسهيل بن عمرو، فوالله
ما أخرجه الله بذلك من النبوة، أخرجت
من هذا؟ قالوا: نعم. قال: فرجع ثلثهم
وانصرف ثلثهم، وقتل سائرهم على الضلالة
أخرجه بكار بن قتيبة في نسخته

توکیا تم اپنے عقیدہ سے باز آجاؤ گے، انہوں نے کہا کہ پھر باز نہ آجانے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی، آپ نے کہا کہ تمہارا یہ قول کہ علیؑ نے خدا کے حکم میں لوگوں کو حکم بنایا تو اس بات کا ثبوت قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "خرگوش کے شکار کی قیمت یا اس قسم کی ایسی چیز جس کی قیمت چار درہم ہو، تم میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ کریں"۔ خدا نے فیصلہ کا اختیار لوگوں کو دے دیا ہے اور کہا ہے تم میں اس بارے میں صاحب عدل لوگ فیصلہ کریں۔ اگر خدا چاہتا تو خود حکم صادر کرتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میاں بیوی میں ناچاقی ہو تو ایک حکم مرد کی جانب سے ہو اور ایک عورت کی طرف سے دونوں ان میں صلح کرا دیں اگر دونوں صلح کرنا چاہیں کیا میں نے اس بارے میں تمہاری تسلی کر دی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ایسا ہے تمہارا یہ قول کہ جنگ کی مگر لوگوں کو قید نہ کیا اور مال غنیمت نہ لوٹا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرتؑ نے تمہاری ماں سے جہاد کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نبیؐ مومنین کی جان سے افضل ہیں اور رسولؐ کی عورتیں مومنین کی مائیں ہیں۔ اگر تمہارا یہ عقیدہ ہو کہ بی بی عائشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہاری ماں نہیں تھی تو تم کافر ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں تھی تو پھر اس کا قید کرنا کیوں کر جائز ہوا، تم دو گمراہیوں کے درمیان ہاتھ پیر مار رہے ہو۔ کیا اب تمہاری تسلی ہو گئی؟ کہا ہاں۔ ابن عباس نے کہا کہ تمہارا یہ کہنا کہ علیؑ نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ کیوں مٹایا تو میں اس بات کے لئے ایسا ثبوت مہیا کر دوں گا جس کو تم مان جاؤ گے۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہؐ اور سہیل بن عمرو کے درمیان خط و کتابت ہو رہی تھی، اس موقع پر مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم اگر آپ کو رسول خدا مانتے تو آپ سے جنگ کیوں کرتے، آپ صرف اپنا اور اپنے باپ کا نام تحریر کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے معبود! تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں۔ آپ نے صحیفہ ہاتھ میں لیا اور رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا پھر علیؑ سے کہا لکھو یہ وہ عہد نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی اور رسول اللہ کا لفظ نہ لکھنے سے آپ نبوت سے خارج نہیں ہو گئے تھے، اب تسلی ہو گئی ہے، کہا ہاں، خوارج کے ہٹے نے توبہ کر لی، ہٹ کے چلا گیا باقی گمراہ ہو کر قتل ہو گئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

الفصل العاشر في خلافته

ذكر ما جاء في صحة خلافته والتنبيه عليها

تقدم في باب الأربعة طرف منه، وفي باب أبي بكر وعمر وعلي كذلك

وعن عمر أنه قال حين طعن وأوصى إن ولوها الأجلح سلك بهم الطريق المستقيم - يعني عليا - أخرجه أبو عمر

وعن عمرو بن ميمون قال كنت عند عمر إذ ولى الستة الأمر، فلما جاوزوا أتبعهم بصره، ثم قال: لئن وليتم هذا الأجلح ليركبن بكم الطريق - يعني عليا - أخرجه ابن الضحاك وفي لفظ: إن ولوها الأصيلع يحملهم على الحق وإن السيف على عنقه أخرجه القلعي

وقد تقدم في فصل مقتل عمر

وعن عبد الرحمن بن عبيد أن عمر سمع رجلا ينادي رجلا من الأنصار من بني حارثة فقال: تجدونه يستخلف، بعد الأنصار والمهاجرين ولم يذكروا أمركم ليحملكم على طريقة

آپ کی خلافت

حضرت عمرؓ کو جب نیزہ لگا تو آپ نے وصیت کی کہ اگر علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھے راستے پر چلائیں گے۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ جب عمر نے چھ افراد کو خلافت کا مستحق قرار دیا تھا تو میں آپ کے پاس موجود تھا، اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تم کو سیدھی راہ پر لگائیں گے، ایک جگہ لفظ اصیلع کا آیا ہے کہ اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں راہِ حق پر سوار کریں گے اور تلوار آپ کی گردن میں لٹکی ہوئی ہو گی۔

عبدالرحمٰن بن عبید سے مروی ہے بنو حارثہ میں سے انصار کا ایک آدمی اعلان کر رہا تھا کہ حضرت عمرؓ انصار اور مہاجرین میں سے فلاں فلاں شخص کو خلیفہ نامزد کریں گے، ان لوگوں نے علیؑ کا نام نہ لیا۔ عمر نے جب سنا تو کہا علیؑ کا نام کیوں نہیں لیتے؟ خدا کی قسم اگر علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں حق کے راستہ پر سوار کریں گے۔

حارثہ بن مضرب نے کہا میں نے عمر کے ساتھ حج ادا کیا، تو اونٹ کو ہانکنے والا کہتا تھا کہ عمر کے بعد عثمان خلیفہ ہو گا۔ میں نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحق. أخرجه ابن الضحاك

وعن حارثة بن مضرب قال: حججت مع عمر وكان الحادي يحدو إن إن الأمير بعده عثمان، فحججت مع عثمان، فكان الحادي يحدو: إن الأمير بعده علي. أخرجه البغوي في معجمه، وقد تقدم في ذلك أيضا في نظيره في مناقب عثمان

وعن فضالة بن أبي فضالة الأنصاري قال: خرجت مع أبي إلى ينبع عائدا لعلي بن أبي طالب فقال له: يا أبا حسن، ما يقيمك بهذا البلد، إن أصابك أجلك لم يلك إلا أعراب جهينة، فلو احتملت إلى المدينة فأصابك أجلك وليك أصحابك فصلوا عليك، فقال: يا أبا فضالة إن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إلى أن لا أموت حتى أؤمر، ، ثم تخضب هذه - يعنى لحيته - من هذه - يعنى ناصيته. أخرجه أحمد في المناقب وأبو حاتم وقال: وقتل أبو فضالة مع علي بصفين. وخرجه الملاء في سيرته، وأخرجه ابن الضحاك

عثمان کے ساتھ حج کیا تو اونٹ ہانکنے والا کہتا تھا کہ عثمان کے بعد علی خلیفہ ہوں گے (میرے خیال میں یہ حدیث زیب داستان کے لئے ہے)

فضالہ بن ابی فضالہ انصاری نے کہا کہ میں ینبع کے چشمہ پر حضرت علی کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ فوت ہو گئے تو آپ کی تجہیز و تکفین جہینہ قبیلہ کے دیہاتی کریں گے؟ فرمایا رسول اللہ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک میں خلیفہ نہ بنا لیا جاؤں پھر میری پیشانی کے خون سے میری داڑھی خضاب آلود ہو گی۔ ابو فضالہ صفین کی جنگ میں حضرت علی کی طرف سے شہید ہوا۔

ابن عمر نے کہا کہ مجھے زندگی میں جو چیز ہمیشہ تکلیف دیتی رہی وہ یہ تھی کہ میں نے علی علیہ السلام سے ملکر باغی گروہ سے جنگ کیوں نہ کی، وہ (علیؑ) سخت گرمی میں روزہ رکھتے تھے۔"

ابن عمر کے اس قول سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ صحابہ کے نزدیک علی علیہ السلام کی خلافت درست تھی۔

عمر بن خاقان نے کہا کہ مجھے احنف بن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقال بعد قوله عائد العلي، وكان مريضا، ولم يقل حتى أوص. وقد تقدم ذكر كرامته * وعن ابن عمر أنه قال: ما آسى على شئ إني لم أقاتل مع علي الفئة الباغية، وعلى صوم الهواجر وفيه دليل على صحة خلافته عندهم

وعن عمر بن خاقان قال، قال لي الأحنف بن قيس: لقيت الزبير فقلت له: ما تأمرني به وترضاه لي؟ قال: آمرك بعلي بن أبي طالب، قلت: أتأمرني به وترضاه لي؟ قال: نعم أخرجه الحضرمي.

وعن عاصم بن عمر قال: لقي عمر عليا فقال: يا أبا الحسن، نشدتك بالله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاك الأمر؟ قال: إن قلت ذاك فما تصنع أنت وصاحبك؟ قال أما صاحبي فقد مضى، وأما أنا فوالله لأخلعنها من عنقي في عنقك، قال: جدع الله أنف من أبعدك من هذا؟ لا، ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلني علما، فإذا أنا قمت فمن خالفني ضل

وفي رواية أنه قال له: يا أبا

قیس نے کہا کہ میں زبیر سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے کون سی بات پسند فرماتے ہیں؟ کہا میں تجھے علی علیہ السلام کا ساتھ دینے کا حکم دیتا ہوں، میں نے عرض کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں اور اس کو میرے لئے پسند کرتے ہیں۔ کہا ہاں ایسا ہی ہے،

عاصم بن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے علی علیہ السلام سے مل کر کہا "اے ابوالحسن میں آپ کو خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ نامزد کیا تھا؟ فرمایا اگر یہ بات کہتے ہو تو تم اور تمہارے ساتھی جو چلے گئے ہیں کرو گے؟ کہا میرا ساتھی فوت ہو چکا ہے، خدا کی قسم میں خلافت کو اپنی گردن سے اتار کر تمہاری گردن میں نہیں ڈالوں گا۔ فرمایا خدا تیری ناک کاٹے اس سے مجھے کس نے الگ رکھا ہوا ہے؟ مجھے رسول اللہ نے علم مقرر کیا تھا جب میں کسی بات کا دعویٰ کروں جو بھی میری مخالفت کرے گا، وہ گمراہ ہو گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ عمر نے علیؑ سے کہا میں آپ سے خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کیا رسول اللہ نے آپ کو خلیفہ مقرر کیا تھا؟ فرمایا نہیں۔ مگر مجھے رسول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الحسن نشدتك بالله هل استخلفك
رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال:
لا، ولكن جعلني رسول الله صلى الله
عليه وسلم علماً، فمتى قمت فمن خالفني
ضل. أخرجهما ابن السمان في الموافقة

نے علم مقرر کیا تھا، جب میں کسی بات کا دعویٰ
کروں اور جو شخص بھی میری مخالفت کرے گا وہ
گمراہ ہوگا۔

ذكر بيعته ومن تخلف عنها

تقدم في مقتل عثمان طرف من ذلك
وعن محمد بن الحنفية قال: أتى رجل
عثمان محصور، فقال: ان أمير المؤمنين
مقتول، ثم جاء آخر فقال: إن أمير
المؤمنين مقتول الساعة، قال فقام
علي فقال: يا محمد: فأخذت بوسطه تخوفا
عليه فقال: حل لا أم لك قال: فأتى علي
الدار وقد قتل الرجل، فأتى داره فد
خلها وأغلق عليه بابه، فأتاه الناس
فضربوا عليه الباب فدخلوا عليه فقال
إن هذا الرجل قد قتل، ولا بد للناس
من خليفة، ولا نعلم أحدا أحق بها منك
فقال لهم علي: لا تريدوني، فاني لكم وزير
خير مني لكم أمير. فقالوا: والله لا
نعلم أحدا أحق بها منك: قال: فإن
أبيتم علي فان بيعتي لا تكون سراً ولكن

آپکی بیعت اور بیعت نہ کرنیوالوں کا ذکر

محمد بن حنفیہ نے کہا کہ عثمان محصور تھے
ایک شخص نے آکر کہا امیر المومنین قتل کر دیئے
گئے ہیں، پھر ایک اور شخص نے آکر کہا امیر
المومنین کو ابھی ابھی قتل کر دیا گیا ہے، آپ
عثمان کے گھر آئے وہ قتل ہو چکے تھے حضرت
اپنے گھر آئے اور دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے
لوگ دروازہ کھلوا کر آپ کی خدمت میں حاضر
ہوئے، عرض کیا عثمان قتل ہو گئے ہیں لوگوں
کے لئے خلیفہ مقرر کرنا نہایت ضروری ہے
اس بارے میں آپ سے زیادہ لائق کوئی آدمی نہیں
ہے۔ فرمایا مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، میں
خلیفہ ہونے کی نسبت تمہارا وزیر بہتر ثابت
ہو سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا خلافت کرنے
کا آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہیں ہے۔ فرمایا
اگر تم لوگ میری بات نہیں مانتے تو میری
بیعت پوشیدہ نہ ہو، بلکہ مسجد میں جمع ہو جاؤ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أتى المسجد، فمن شاء أن يبايعني بايعني
قال: فخرج إلى المسجد فبايعه الناس
وعن المسور بن مخرمة قال: قتل عثمان
وعلي في المسجد، فمال الناس إلى طلحة
قال: فانصرف علي يريد منزله، فلقيه
رجل من قريش عند موضع الجنائز
فقال: انظروا إلى رجل قتل ابن عمه
وسلب ملكه، قال فولى راجعاً في
المنبر، فقيل: ذلك علي على المنبر، فمال
الناس إليه فبايعوه وتركوا طلحة
أخرجهما أحمد في المناقب، وغيره
ولا تضاد بينهما، بل يحمل على أن
طائفة من الناس أرادوا بيعة طلحة
والجمهور أتوا علياً في داره فسألوه ما
سألوه وأجابهم على ما تقدم تقريره
فخرج بعد انصرافهم عنه في بعض
شؤونه، فلما سمع كلام ذلك الرجل
خشي الخلاف بين الناس، فصعد المنبر
في وقته ذلك، وبادروا إلى البيعة لهذا
المعنى، لا لحب المملكة وخشية فواتها
وحية حين سمع كلام ذلك الرجل
قال ابن اسحاق: إن عثمان لما قتل
بويع علي ابن أبي طالب بيعة العامة

جو شخص میری بیعت کرنا چاہے وہ کرے
آپ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے
آپ کی بیعت کی۔
مسور بن مخرمہ نے کہا جب عثمان قتل ہوئے
تو علیؑ مسجد میں تھے، لوگ طلحہ کی طرف رجوع
کرنے لگے، علیؑ اٹھکر گھر جارہے تھے، بمقام
جنائز پر قریش کا ایک آدمی آپ سے ملا اور کہا
اس شخص کو دیکھو جس کا ابن عم قتل ہوگیا ہے
اور اس کی حکومت پر قبضہ ہونے والا ہے یہ
سن کر حضرت علیؑ واپس مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے، جب لوگوں کو یہ بات معلوم
ہوئی تو انہوں نے آپ کی بیعت کی اور طلحہ کو
چھوڑ دیا۔

ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے
ان میں تطبیق یوں ہوگی کہ ایک گروہ نے طلحہ
کی بیعت کی، جبکہ جمہور نے حضرت علیؑ کے
گھر میں حاضر ہو کر آپ کی بیعت کی، لوگوں کے
چلے جانے کے بعد آپ کسی وقت مسجد میں
تشریف لائے اور جب مسجد سے گھر کو جارہے
تھے تو ایک شخص کی بات کو سنا، تو آپ نے
محسوس کیا کہ خلیفہ کی نامزدگی پر لوگوں میں
اختلاف نمودار ہوگا۔ لہذا آپ اسی وقت منبر
پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے اپنی بیعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايع له أهل البصرة، وبايع له بالمدينة طلحة والزبير

قال أبو عمر: واجتمع على بيعته المهاجرون والأنصار، وتخلف عن بيعته نفر، فلم يكرههم، وسئل عنهم فقال: أولئك قوم قعدوا عن الحق ولم يقوموا مع الباطل، وتخلف عنه معاوية ومن معه بالشام وكان منهم في صفين ما كان، فغفر الله لهم أجمعين. ثم خرج عليه الخوارج فكفروه وكل من معه إذ رضي بالتحكيم في دين الله بينه وبين أهل الشام، فقالوا: حكمت الرجال في دين الله عز وجل، والله تعالى يقول (إن الحكم إلا لله) ثم اجتمعوا وشقوا عصا المسلمين، ونصبوا راية الخلاف وسفكوا الدماء وقطعوا السبيل، فخرج إليهم بمن معه، ورام رجعتهم، فأبوا إلا القتال فقاتلهم بالنهروان، فقتلهم واستأصل جمهورهم، ولم ينج منهم إلا القليل. وقال أبو عمر: وبايع له أهل اليمن بالخلافة يوم قتل عثمان

یعنی شروع کر دی، آپ کو حکومت کا شوق نہیں تھا۔ بلکہ اس شخص کے غیرت دلانے پر ایسا کیا (آپ یوم ازل سے خلیفۂ رسولؐ تھے)

ابن اسحاق نے کہا عثمان کے قتل کے بعد علی علیہ السلام کی مسجدِ رسولؐ میں بیعت عامہ کی گئی، اہل بصرہ نے آپ کی بیعت کی، طلحہ اور زبیر نے مدینہ میں آپ کی بیعت کی (پھر بعد میں منحرف ہو گئے اور جمل کی جنگ میں بی بی عائشہ کیساتھ شرکت کی۔

ابو عمر نے کہا علیؑ کی بیعت متفقہ طور پر مہاجرین اور انصار نے کی۔ چند لوگ آپ کی بیعت سے باز رہے، آپ نے ان کو اپنی بیعت کرنے پر مجبور نہ کیا۔ اس بارے میں کسی نے آپ سے سوال کیا فرمایا ان لوگوں نے حق کا ساتھ نہیں دیا اور باطل کی بھی تائید نہیں کی، معاویہ اور اہل شام نے آپ کی بیعت نہیں کی تھی، بیعت نہ کرنے والے وہ تھے جو جنگِ صفین میں معاویہ کیساتھ مل کر آپ سے لڑ رہے تھے۔

خوارج نے آپ کے خلاف محاذ قائم کر لیا اور آپ اور آپ کے ساتھیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا اور کہا کہ آپ نے دین خدا کے بارے میں لوگوں کو حکم قرار دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم للہ حکم صرف خدا کا ہے، یہ لوگ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے خلاف جمع ہو گئے، مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا، آپ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، انہوں نے مسلمانوں کا خون بہایا، رہزنی کی، حضرت کیسا نہ جو لوگ تھے کچھ خوارج سے جا کر مل گئے، حضرت نے انہیں توبہ کرنے کی دعوت دی، مگر انہوں نے جنگ کرنے کے سوا کوئی تجویز نہ مانی، آپ نے ان سے نہروان کے مقام پر جنگ کی، ان کی کمر کو توڑ دیا تھوڑے سے باقی رہ گئے باقی سب کو نیست و نابود کر دیا۔

ذکر حاجبه ونقش خاتمه

كان حاجبه قنبر مولاه. ذكره الخجندى، وكان نقش خاتمه (الله الملك) رواه أبو جعفر محمد بن علية، أخرجه السلفي وأخرجه الخجندى

(ذكر ابتداء شخوصه من المدينة وأنه لم يقم فيما قام فيه إلا احتسابا لله تعالى)

عن مالك بن الجون قال: قام على بن أبي طالب بالربذة، فقال: من أحب أن يلحقنا فليلحقنا، ومن أحب أن يرجع فليرجع ماذونا له غير حرج، فقام الحسن بن على فقال: يا أبة. أو يا أمير المؤمنين

آپ کے دربان اور انگوٹھی کے نقش کا ذکر

آپ کے دربان، آپ کے غلام قنبر تھے آپ کی انگوٹھی کا نشان اللہ الملک تھا۔

آپ جتنا عرصہ مدینہ میں رہے، صبر سے کام لیتے رہے، مدینہ سے روانگی

مالک بن جون نے کہا کہ علی علیہ السلام نے ربذہ میں فرمایا کہ جو شخص ہمارے ساتھ جانا پسند کرے وہ ہمارے ساتھ چلے اور جو شخص ہمیں چھوڑ کر جانا چاہے وہ جا سکتا ہے اسے اجازت ہے اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی، امام حسنؑ نے کھڑے ہو کر "بابا جان" "یا امیر المومنینؑ" کہکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لو كنت في جحر دكان للعرب فيك حاجة
لاستخرجوك من جحرك. فقال:
الحمد لله الذي يبتلي من يشاء بما يشاء ويعافي
من يشاء بما يشاء، أما والله لقد ضربت
هذا الأمر ظهراً لبطن، أو ذنباً ورأساً
فوالله إن وجدت له إلا القتال أو الكفر
بالله، يحلف بالله عليه، اجلس يا بني
ولا تحزن على حنين الجارية. أخرجه أبو
الجهم

وقد تقدم في باب الشيخين قول
ابن الكواء وقيس بن عباد له في قتاله وأنه
هل هو بعهد من رسول الله صلى الله
عليه وسلم أو شيء من عندك؟ وجوابه
لهما فلينظر ثمة.

عرض کیا اگر عرب کو آپ کی ضرورت ہوگی تو
آپ چاہے کسی بل کے اندر ہی کیوں نہ چلے
جائیں وہ آپ کو تلاش کر کے نکال لائیں گے
فرمایا "خدا کا شکر ہے جو کسی چیز سے جسکا
چاہتا ہے امتحان لیتا ہے اور جس کو چاہتا
ہے کسی چیز کی وجہ سے معاف کر دیتا ہے
خدا کی قسم میں نے اس امر کا ظاہر اور باطن
میں جائزہ لیا ہے اور اس کے آغاز اور
انجام میں غور کیا، خدا کی قسم میں اس میں،
اس نتیجہ پہ پہنچا ہوں یا تو ان سے جنگ
کروں یا خدا کا منکر ہو جاؤں، بیٹے بیٹھ
جاؤ، لونڈی کے رونے پر توجہ نہ دو"

ذكر ما رواه أبو بكر في فضل علي وروى عنه

وقد ذكرنا ذلك مفرقاً في الأبواب
والفصول، ونحن ننبه عليه لتوفر
الداعية * فمنه حديث النظر إليه
عبادة في الفضائل، وحديث استواء
كفه وكف النبي صلى الله عليه وسلم
من ربه، وحديث: لا يجوز أحد

وہ احادیث جو حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کے بارے میں فرمائیں

حضرت ابوبکر نے کہا، علیؑ کی طرف دیکھنا
عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور علی علیہ السلام کی ہتھیلی برابر ہے"
علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے وہی نسبت ہے جو رسول خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

الخوارج الا بجواز یکتبه علی، کل ذلك فی الخصائص * وقوله: من سرہ أن ینظر إلی أقرب الناس قرابة، وإحالته علی علی لما سئل عن وصف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الفضائل وحدیث مشاورة أبی بکر له فی قتال أهل الردة فی اتباعه للسنه

کو اللہ تعالی سے بخشی۔ جب تک علی علیہ السلام جنت کا ٹکٹ نہ دیں گے کوئی شخص پل صراط عبور نہ کر سکے گا۔
جو شخص یہ بات پسند کرے کہ تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ کے قریبی شخص کو دیکھے تو وہ علی علیہ السلام کو دیکھے۔
اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر سے رسول اللہ کا کوئی وصف دریافت کرتا تو آپ اسے علی علیہ السلام کے پاس بھیج دیتے۔
ابوبکر نے آپ سے مرتدین سے لڑنے کا مشورہ لیا۔

ذکر ما رواہ عمر فی علی وروی عنه مختصرا

وقد تقدم جمیع ذلك مفرقا فی أبوابه

فمنه حدیث الرایة یوم خیبر، وحدیث ثلاث: خصال لأن یکون لی واحدة منهن وحدیث أنه صلی اللہ علیه وسلم قال فی علی ثلاث خلال لوددت أن لی واحدة منهن، وحدیث: أنت منی بمنزلة هارون من موسی، وحدیث رجحان إیمانه بالسموات السبع والأرضین، وحدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ، وقوله

وہ احادیث جو حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں بیان فرمائیں

مندرجہ ذیل احادیث حضرت عمر نے علی علیہ السلام کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیں۔
حدیث رایت یوم خیبر، حدیث ثلاث خصال جس میں آپ کا خواہش کرنا کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات مجھے حاصل ہوتی۔ حدیث تم کو مجھ سے وہ مرتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا۔ حدیث اگر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ما أجبت الإمارة إلا يومئذ، لما قال لعلي: لأبعثنه إلى كذا وكذا، وقوله أصبحت مولى كل مؤمن ومؤمنة وقوله علي مولى من النبي صلى الله عليه وسلم مولاه، وقوله في علي: إنه مولاي، وإحالته في المسألة عليه غير مرة في القضاء * وقوله: أقضانا علي، ورجوعه إلى قوله في مسائل كثيرة. كل ذلك في الخصائص والفضائل مفرقاً في بابه

تمام آسمانوں اور زمینوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور علی علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں تو علی علیہ السلام کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس کو آپ نے خم غدیر کے مقام پر بیان فرمایا کہ جس کا میں حاکم ہوں اس کے علیؑ حاکم ہیں

حضرت عمر کا قول کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی جنگ کے موقع پر فرمایا میں کل علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا اور بھاگنے والا نہیں ہوگا۔ اس روز مجھے سرداری کا شوق پیدا ہوا، حدیث غدیر کے موقع پر حضرت عمر کا علیؑ سے کہنا کہ آپ میرے اور ہر مومن اور مومنہ کے حاکم ہوگئے ہیں حضرت عمر کا کئی دفعہ مشکل مسائل علی علیہ السلام سے حل کرانا۔

حضرت عمر کا کہنا کہ علیؑ علیہ السلام ہم سب سے اچھا فیصلہ کرتے ہیں۔

حضرت عمر نے بہت سے مسائل میں علی علیہ السلام کی بات کو مان لیا۔

یہ تمام باتیں علی علیہ السلام کی خصوصیات اور فضائل کے ابواب میں الگ الگ بیان ہو چکی ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الفصل الحادی عشر فی

مقتله وما یتعلق به

ذکر إخباره عن نفسه أنه یقتل

تقدم فی الذکر قبله حدیث فضالة وفیه طرف منه

وعن زید بن وهب قال: قدم علی علی قوم من أهل البصرة من الخوارج فیهم رجل یقال له الجعد بن بعجة فقال له: اتق الله یا علی، فانك میت. قال علی بعویة علی هذه، تخضب هذه یعنی لحیته من رأسه. عهد معهود. وقضاً مقضی وقد خاب من افتری

وعن عبد الله بن سبع قال: خطبنا علی فقال: والذی خلق الحبة وبرأ النسمة لتخضبن هذه. قال: فقال الناس أعلمنا من هو لنبیره. أو لنبیرن عشیرته قال أنشدکم بالله أن یقتل بی غیر قاتلی قالوا: إن کنت قد علمت ذلك فاستخلف قال: لا ولکن أکلکم الی من وکلکم رسول الله

آپ کی شہادت

اس سے خود آگاہ کرنا

زید بن وہب نے کہا حضرت علی علیہ السلام بصرہ کے کچھ خوارج کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا، جس کا نام جعد بن بعجہ تھا اس نے حضرت سے کہا آپ ڈریں آپ مرنے والے ہیں، فرمایا اس پر ضرب لگے گی اور یہ اس خون سے خضاب ہو گی۔ یعنی ڈاڑھی سر کے خون سے خون آلود۔ یہ بات طے ہو چکی ہے، اور یہ فیصلہ مقدر ہو چکا ہے، جو اس بات کو غلط سمجھے گا وہ ناکام ہوگا۔

عبداللہ بن سبع نے کہا علی علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا اور روح کو خلق کیا، یہ اس سے ضرور رنگی جائے گی، لوگوں نے عرض کیا۔ ہمیں اس شخص سے آگاہ کریں جو یہ کام کریگا ہم اس کو اور اس کے کنبہ کو ہلاک کر دیں۔ فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں ایسا نہ کرنا میری وجہ سے میرے قاتل کے سوا اور شخص قتل کیا جائے۔

حسین بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلى الله عليه وسلم أخرجهما أحمد
(شرح) لنبيره أى نهلكه، والبوار الهلاك
وقوم بور أى هلكى، وباد فلان: هلك
وأباده الله أهلكه. ذكره الجوهرى

عن سكين بن عبد العزيز العبدى
انه سمع أباه يقول جاء عبد الرحمن ابن
ملجم يستحمل عليًا فحمله ثم قال: أما
ان هذا قاتلى، قيل فما منعك منه قال
أنه لم يقتلنى بعد وقيل له إن ابن ملجم
يسم سيفه. وقال إنه سيقتلك به قتلة
يتحدث بها العرب، فبعث اليه وقال
لم تسم سيفك، قال لعدوى وعدوك
فخلى عنه وقال: ما قتلنى بعد. أخرجه
ابن عمر

وعن الحسين بن كثير عن أبيه
وكان قد أدرك عليًا قال فخرج على
إلى الفجر، فأقبل الاوز يصحن في وجهه
فطردوهن، فقال فانهن نوائح فضربه
ابن ملجم قلت له يا أمير المؤمنين خل
بيننا وبين مراد. فلا تقوم لهم ثاغية ولا
راغية أبدًا قال. لا ولكن احبسوا الرجل
فإن أنا مت فاقتلوه، وأن أعش فالجروح
قصاص. أخرجه أحمد في المناقب

ہیں جس نے علی علیہ السلام سے ملاقات کی
تھی کہ علی علیہ السلام صبح کی نماز کی خاطر
گھر سے باہر تشریف لائے اور بطخوں نے
آپ کا استقبال کیا اور آپ کو دیکھ کر چلانے
لگیں حضرت نے ان کو ہٹا دیا اور فرمایا کہ یہ
نوحہ خوانی کر رہی ہیں۔ جب ابن ملجم نے آپ
پر تلوار کا وار کیا تو میں نے عرض کیا یا امیرالمومنین
ہمیں اس نامراد سے نپٹ لینے دیجیے نہ بانس
رہے گا اور نہ ہی بانسری، فرمایا ایسا مت
کرو۔ اس شخص (ابن ملجم) کو قید کر لو، اگر میں
مرجاؤں تو اس کو قتل کر دینا، اگر میں زندہ
رہا تو زخم کا قصاص لینا ہوگا۔

سکین بن عبدالعزیز عبدی نے کہا کہ
میرے باپ نے کہا کہ عبدالرحمن بن ملجم حضرت
پر حملہ کرنا چاہتا تھا، اس نے آپ پر حملہ
کر دیا، فرمایا یہ میرا قاتل ہے، کسی نے کہا کہ
آپ نے اس سے اپنا بچاؤ کیوں نہ کیا۔
فرمایا اس وقت تک اس نے مجھے قتل
نہیں کیا تھا۔

کسی نے کہا عبدالرحمن تلوار زہر آلود
کئے ہوئے ہے، عنقریب اس سے آپ
کو قتل کر دے گا، جس سے عرب میں فساد
برپا ہو جائے، آپ نے کسی کو بھیج کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(شرح) ثاغية: شاة. راغية: بعير. يقال ثغت الشاة ثغو ثغاء، ورغا البعير يرغو رغاء

ذكر رؤياه في نومه ليلة قتله

عن الحسن البصري انه سمع الحسن بن علي يقول انه سمع اباه في سحر اليوم الذي قتل فيه يقول لهم: يا بني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في نومة نمتها، فقلت يا رسول الله ما لقيت من امتك من الأود واللدد؟ فقال ادع الله عليهم فقلت: اللهم أبدلني بهم خيرا منهم وأبدلهم بي من هو شر مني. ثم انتبه وجاء مؤذنه يؤذنه بالصلاة فخرج فقتله ابن ملجم. أخرجه أبو عمر والقلعي وغيرهما

عبدالرحمٰن کو بلوایا، تلوار کے زہر آلود کرنے کا سبب پوچھا، کہا میں اپنے اور آپ کے دشمن کو اس تلوار سے قتل کروں گا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

حضرتؑ کا قتل کی رات خواب دیکھنا

حسن بصری امام حسن علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو جس رات قتل ہوئے فرماتے ہوئے سنا "میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے یا رسول اللہ میں نے آپ کی امت سے بہت زیادہ رنج والم اٹھائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجیے، میں نے کہا اے پالنے والے مجھے ان لوگوں کے بدلے ان سے اچھے انسان عطا فرمایئے، اور ان کو میرے بدلے بہت برا انسان مہیا کیجیے" پھر میں بیدار ہو گیا۔

آپ کے مؤذن نے اذان دی، آپ نماز کے لیے تشریف لائے تو ابن ملجم نے آپ پر ضرب لگائی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذكر قاتله وما حمله على القتل وكيفية قتله وأين دفن

قال زبير بن بكار: كان من بقي من الخوارج تعاقدوا على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص، فخرج لذلك ثلاثة. فكان عبد الرحمن بن ملجم هو الذي التزم لهم قتل علي. فدخل الكوفة عازما على ذلك واشترى سيفا لذلك بألف، وسقاه السم فيما زعموا حتى نفضله وكان في خلال ذلك يأتي عليا يسأله ويستحمله فيحمله إلى أن وقعت عينه على قطام - امرأة رائعة جميلة كانت ترى رأي الخوارج وكان علي قد قتل أباها وأخوتها بالنهروان فخطبها ابن ملجم، فقالت له: آليت أن لا أتزوج إلا على مهر لا أريد سواه. فقال وما هو؟ قالت ثلاثة آلاف دينار، وقتل علي قال: والله لقد قصدت قتل علي والفتك به. وما أقدمني هذا المصر غير ذلك، ولكني لما رأيتك آثرت تزويجك فقالت: إلا الذي قلت لك قال: وما يغنيك أو يغنيني منك قتل علي وأنا أعلم أني إن قتلت عليا لم آتت؟ فقالت

آپ کے قاتل کا ذکر، اس نے آپ کو کیوں قتل کیا، قتل کی کیفیت اور آپ کہاں قتل ہوئے۔

زبیر بن بکار نے کہا کہ جو خوارج بچ گئے تھے انہوں نے حضرت علیؑ، معاویہ اور عمرو عاص کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے حضرت علیؑ کو قتل کرنا اپنے ذمہ لیا، اس لیے وہ کوفہ کو روانہ ہوا۔ ایک ہزار درہم میں تلوار خرید کر اس کو زہر آلود کیا، حضرت علیؑ کے پاس آیا اور آپ پر حملہ کرنا چاہتا تھا ایک دن اس کی نگاہ قطام پر پڑ گئی یہ ایک نہایت خوبصورت عورت تھی، یہ خوارج میں شامل ہو گئی تھی، کیونکہ حضرت علیؑ نے اس کے باپ اور بھائیوں کو جنگ نہروان میں قتل کیا ابن ملجم نے اس سے نکاح کی خواہش کی، اس نے کہا کہ میں صرف ایسے حق مہر پر نکاح کروں گی، جس کے سوا میں کسی اور حق پر نکاح نہیں کروں گی، اس نے پوچھا وہ حق مہر کیا ہے؟ کہا تین ہزار دینار اور علیؑ کا قتل، اس نے کہا خدا کی قسم میں نے علیؑ کو قتل کرنے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے اور میں یہاں حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

إن قتلته ورجعت فهو الذي أردت
فتبلغ شفاء نفسي ويهنيك العيش معي
وإن قتلت فما عند الله خير من الدنيا
وما فيها فقال لها: لك ما اشترطت. فقالت
له سألتمس لك من يشد ظهرك. فبعثت
إلى ابن عم لها يدعى وردان بن مجالد فأجابها
ولقى ابن ملجم شبيب بن بجرة الأشجعي
فقال يا شبيب هل لك في شرف الدنيا
والآخرة؟ قال: وما هو؟ قال: تساعدني
على قتل علي بن أبي طالب. قال ثكلتك
أمك لقد جئت شيئاً إدا.
كيف تقدر على ذلك؟ قال: إنه
رجل لا حرس له، ويخرج إلى المسجد
منفردا دون يحرسه. فنكمن له في المسجد
فإذا خرج إلى الصلاة قتلناه فإذا نجونا
نجونا، وإن قتلنا سعدنا بالذكر في الدنيا
والجنة في الآخرة. فقال: ويلك إن عليا
ذو سابقة في الإسلام مع النبي صلى الله عليه
وسلم والله ما تنشرح نفسي لقتله. قال ويلك
إنه حكم الرجال في دين الله عز وجل وقتل
إخواننا الصالحين. فنقتله ببعض من قتل
ولا تشكن في دينك فأجابه، وأقبلا حتى
دخل على قطام وهي معتكفة في المسجد

اسی لئے آیا ہوں، جب تجھے دیکھا تو تیرے
ساتھ شادی کرنے پر تیار ہو گیا ہوں، اور
کہا کہ میں جانتا ہوں اگر میں نے علیؑ کو قتل
کیا تو خود بھی نہیں بچ سکوں گا۔ کہنے لگی اگر
تم نے علیؑ کو قتل کر دیا اور بچ گیا تو تو اپنے
دل کی آگ بجھائے گا اور میرے ساتھ عیش
کرے گا، اگر تم خود قتل ہو گئے تو دنیا میں اس
سے بہتر تمہارے لئے اور کیا چیز ہو سکتی ہے
ابن ملجم نے اس سے کہا آپ کے شرائط
منظور ہیں۔ کہنے لگی اس کام میں میں تجھے
مدد کرنے والا شخص تلاش کر دوں گی اپنے
ابن عم وردان بن مجالد کو بلوا کر حالات
سے آگاہ کیا، اس نے اس کی بات مان لی
ابن ملجم شبیب بن بجرا شجعی سے ملا اس سے
کہا دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتے ہو؟
اس نے کہا وہ کیا چیز ہے؟ کہا میں علی
بن ابی طالبؑ کو قتل کرنا چاہتا ہوں آپ
اس بارے میں میری مدد کریں۔ اس نے کہا
تیری ماں تیرا ماتم کرے تو نے نہایت مکروہ
چیز کا مطالبہ کیا ہے، تم یہ کام کیسے کرو گے
کہا ایسے آدمی کا قتل کرنا نہایت آسان
ہے جس پر پہرہ نہیں ہے، اور اکیلا مسجد
میں نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے، اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الاعظم فی قبلة ضربتها النمها فدعت لهم
واحذوا آسیافهم، وجلسوا قبالة السدة
التی یخرج منها علی، فخرج علی الی الصلاة
الصبح فبدره شبیب فضربه فأخطأه
وضربه ابن ملجم علی رأسه وقال: الحکم
لله یا علی لا لك ولا لأصحابك فقال
علی: لا یفوتنکم الکلب فشد الناس
علیه من کل جانب لیأخذوه، وهرب
شبیب خارجا من باب کندة فلما آخذ
قال: احبسوه فان مت فاقتلوه ولا تمثلوا
به، وإن لم أمت فالأمر إلی فی العفو والقصاص
أخرجه أبو عمر.

ساتھ کوئی نگران نہیں ہوتا، جب نماز پڑھنے
جائے گا تو ہم اس کو قتل کر دیں گے۔ اگر بچ
گئے تو ٹھیک ورنہ دنیا میں نیک نامی سے
یاد کئے جائیں گے، اور آخرت میں جنت
میں جائیں گے، کہا تمہارے لئے ہلاکت ہو
علی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لائے، خدا کی قسم میرا دل آپ کے
قتل پر خوش نہیں ہوگا۔ کہا تمہارے لئے
ہلاکت ہو، علی نے خدا کے دین میں لوگوں
کو حکم مقرر کیا۔ ہمارے نیک بھائیوں کو قتل
ہم اپنے مقتولین کے بدلے اس کو قتل
کریں گے۔ اپنے دین میں شک نہ کرو۔ شبیب
نے ابن ملجم کی بات مان لی اور دونوں قطام کے پاس آ گئے۔ وہ مسجد اعظم میں قبہ لگا
کر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی تھی، اس نے ان کو اندر بلا لیا اور اپنی تلواروں کو تیز کرنے
کے بعد مسجد کے دروازے کے سامنے بیٹھ گئے، یہ وہ جگہ تھی جہاں سے حضرت علیؑ صبح
کی نماز کے لئے تشریف لاتے تھے۔ شبیب نے حضرت پر ضرب لگائی جو خطا ہو گئی۔ اور
ابن ملجم نے آپ کے سر پر ضرب لگائی اور کہا:۔

"یا علیؑ! حکم اللہ کا ہے، نہ تیرا ہے اور نہ ہی تیرے اصحاب کا ہے"

حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ "کتا جانے نہ پائے" ہر طرف سے لوگ
ان کے پیچھے دوڑ پڑے اور شبیب باب کندہ سے نکل کر بھاگ گیا۔ ابن ملجم پکڑا گیا، فرمایا
اس کو قید کر دو، اگر میں مر گیا تو اس کو قتل کر دینا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا، اگر میں
نہ مرا تو اس کا معاملہ میرے بس میں ہوگا، خواہ میں اس کو معاف کر دوں یا اس سے
قصاص لوں۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(شرح) . الفتك : أن يأتي الرجل وهو غار غافل حتى يشد عليه ويقتله وفيه ثلاث لغات : فتح الفاء وضمها وكسرها مع إسكان التاء كود وعم . إدا : الإد بالكسر والإدة الداهية والأمر الفظيع . ومنه قوله تعالى : لقد جئتم شيئا إدا . فتكمن له : أي تختفي ، تقول كمن كمونا ومنه الكمين في الحرب . والسدة : باب الدار ، وقد تقدم

وعن الليث بن سعد أن عبد الرحمن بن ملجم ضرب عليا في صلاة الصبح على دهش بسيف كان سمه بسم ، ومات من يومه ، ودفن بالكوفة ليلا . أخرجه البغوي في معجمه

واختلفوا في أنه : هل ضربه في الصلاة أو قبل الدخول فيها ؟ وهل استخلف من أتم الصلاة أو هو أتمها ؟ والأكثر على أنه استخلف جعدة ابن هبيرة يصلي بهم تلك الصلاة ، واختلفوا في موضع دفنه فقيل : في قصر الإمارة بالكوفة وقيل في رحبة الكوفة ، وقيل بنجف الحيرة ، قال الخجندي : والأصح عندهم أنه مدفون من وراء المسجد غير الذي يؤمه الناس اليوم

(شرح) النجف والنجفة : بالتحريك مكان لا يعلوه الماء مستطيل منقاد والجمع نجاف بالكسر ، والنجاف أيضا أسكفة الباب وهي عتبته العليا —

لیث بن سعد نے کہا کہ عبد الرحمن بن ملجم نے زہر آلود تلوار سے صبح کی نماز میں ضرب لگائی اور آپ اسی وقت فوت ہوگئے ، کوفہ میں رات کے وقت دفن ہوئے

لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپ کو حالت نماز میں ضرب لگائی یا نماز سے پہلے وار کیا ؟ آپ نے نماز تمام کرنے میں کسی کو اپنا قائم مقام کیا تھا یا خود نماز تمام فرمائی تھی ۔ اکثر حضرات کا خیال ہے کہ آپ نے جعدہ بن ہبیرہ کو اپنا نائب مقرر کیا جس نے حضرت کی ادھوری نماز تمام فرمائی ،

آپ کہاں دفن ہوئے اس میں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ آپ کوفہ کے قصر الامارہ میں دفن ہوئے ، کسی نے کہا کہ کوفہ کی مسجد کے صحن میں دفن ہوئے ، بعض نے کہا کہ حیرہ میں نجف کے مقام پر دفن ہوئے ، خجندی نے کہا لوگوں کے نزدیک درست بات یہ ہے کہ آپ مسجد کے باہر دفن ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والحيرة: بالكوفة مدينة بقرب الكوفة والنسبة اليها حيري وحاري أيضا على غير قياس، وكأنهم قلبوا الياء ألفاً

وعن أبي جعفر أن قبره جهل موضعه، وغسله الحسن والحسين وعبد الله بن جعفر: ذكره الخجندي

وصلى عليه الحسن بن علي وكبر عليه أربع تكبيرات. قال الخجندي وقيل: تسعا.

وروى هارون بن سعيد أنه كان عنده مسك أوصى أن يحنط به، وقال فضل حنوط رسول الله صلى الله عليه وسلم. أخرجه البغوي

وعن عائشة رضي الله عنها لما بلغها موت علي قالت: لتصنع العرب ماشاءت، فليس لها أحد ينهاها

(اس بارے میں ہماری کتاب "علیؑ ولی" ملاحظہ فرمائیں) امام حسن علیہ السلام نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں خجندی نے کہا نو تکبیریں کہیں،

ہارون بن سعید نے کہا، آپ کے پاس مشک تھی، اور وصیت فرمائی کہ اس سے مجھے حنوط کیا جائے اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حنوط سے بچ گیا تھا۔

عائشہ کو جب آپ کی موت کا علم ہوا تو کہنے لگیں کہ

"عرب اب جو چاہیں کریں، اب ان کو کوئی ٹوکنے والا نہیں ہے"

ذكر تاريخ مقتله

وكان ذلك صبيحة يوم سبع عشرة من رمضان صبيحة بدر، وقيل ليلة الجمعة لثلاث عشرة - وقيل: لإحدى عشرة ليلة - خلت - وقيل بقيت من رمضان، وقيل: لثمان عشرة ليلة منه

آپ کے قتل کی تاریخ

۱۷ ماہ رمضان کی صبح کو قتل ہوئے، بعض نے کہا ۱۳ ماہِ رمضان جمعہ کی رات کو قتل ہوئے، بعض نے کہا ۱۱ کی رات کو قتل ہوئے، بعض نے ۱۸ ماہ صیام کی رات تحریر کی ہے سن چالیس تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سنة أربعين. ذكر ذلك كله ابن عبد البر

(صحیح تاریخ ۱۹ رماہ رمضان ۴۰ھ کو آپ کے سر پر ضرب لگی اور ۲۱ رماہ رمضان ۴۰ھ کو انتقال فرمایا)

ذكر ما ظهر من الآية في بيت المقدس لموت علي

عن ابن شهاب قال: قدمت دمشق وأنا أريد العراق، فأتيت عبد الملك لأسلم عليه، فوجدته في قبة على فرش تفوت القائم، وتحته سماطان فسلمت ثم جلست، فقال لي: يا ابن شهاب، أتعلم ما كان في بيت المقدس صباح قتل علي بن أبي طالب؟ قلت: نعم، قال: فقمت من وراء الناس حتى أتيت خلف القبة وحول إلي وجهه وأحنى علي فقال: ما كان؟ فقلت: لم يرفع حجر في بيت المقدس إلا وجد تحته دم، فقال: لم يبق أحد يعلم هذا غيري وغيرك فلا يسمعه أحد منك، فما حدثت به حتى توفي. أخرجه ابن الضحاك في الآحاد والمثاني.

علیؑ کی موت سے بیت المقدس میں معجزہ ظاہر ہوا۔

ابن شہاب نے کہا میں دمشق میں عراق کے جانے کے ارادہ سے آیا، عبد الملک کے پاس سلام کرنے کی غرض سے گیا، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، مجھے کہا شہاب کے فرزند کیا تم کو اس بات کا علم ہے کہ جس صبح کو علی بن ابی طالبؑ قتل ہوئے اس وقت بیت المقدس میں کیا واقعہ پیش آیا؟

عرض کیا ہاں جانتا ہوں، کہا میں لوگوں کے پیچھے چل پڑا قبہ کے پیچھے آگیا، اس نے میری طرف منہ کر کے کہا کہ بتاؤ کیا ہوا؟ میں نے کہا بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا، اس کے نیچے سے خون جاری تھا کہا اس بات کو میرے اور آپ کے سوا کوئی نہ جانتے، اور کوئی شخص تم سے یہ بات نہ سنے، میں نے اس کی موت تک یہ بات کسی شخص کو نہ بتائی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر وصف قاتله بأشقى الآخرين

عن علي عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أتدري من أشقى الأولين؟ قلت الله ورسوله أعلم، قال: قاتلك. أخرجه أحمد في المناقب، وأخرجه ابن الضحاك وقال في أشقى الآخرين الذي يضربك على هذه فيبل منها هذه. وأخذ بلحيته

وعن صهيب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي، من أشقى الأولين يا علي؟ قال: الذي عقر ناقة صالح. قال صدقت. فمن أشقى الآخرين؟ قال الله ورسوله أعلم قال أشقى الآخرين الذي يضربك على هذه. وأشار إلى يافوخه فكان علي يقول لأهله، والله لوددت أن لو انبعث أشقاها أخرجه أبو حاتم والملاء في سيرته

وعن ابن سبع قال: سمعت عليا على المنبر يقول ما ينتظر أشقاها؟ عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم لتخضبن هذه من هذا. وأشار إلى لحيته ورأسه فقالوا، يا أمير المؤمنين، خبرنا من هو

آپ کا قاتل اشقی الآخرین ہے

علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا علیؑ! کیا تم جانتے ہو اولین میں سب سے زیادہ بدبخت کون شخص ہے؟ عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس بات کو بہتر جانتے ہیں، فرمایا وہ تمہارا قاتل ہے، فرمایا آخرین میں بدبخت وہ ہے جو تجھے اس پر تھوڑا سا پہلے ضرب لگائیگا۔ آپ نے آپ کی داڑھی کو پکڑا،

صہیب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ! اولین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ کہا یہ وہ شخص ہے جس نے صالح کی اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں، فرمایا تم نے سچ کہا، فرمایا آخرین میں زیادہ بدبخت کون ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ شخص ہے جو اس پر ضرب لگائے گا۔ آنحضرتؐ نے آپ کے سر کی طرف اشارہ کیا، علیؑ اپنے گھر والوں سے فرمایا کرتے تھے، خدا کی قسم میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس امت کا بدبخت آدمی کھڑا ہو جائے (مجھے شہید کردے)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حتى نبتدره. فقال: أنشد الله رجلا قتل بي غير قاتلي. أخرجه المحاملي

ابن سبع نے کہا کہ میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدبخت کو کس چیز کا انتظار ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اس سے خضاب ہوگی، آپ نے اپنی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ! ایسے شخص سے آگاہ فرمائیے ہم اس کو ہلاک کردیں۔ فرمایا میں ایسے شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو میری وجہ سے میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے۔

ذكر وصيته

روي أنه لما ضربه ابن ملجم أوصى إلى الحسن والحسين وصية طويلة في آخرها يا بني عبد المطلب لا تخوضوا دماء المسلمين خوضا. تقولون قتل أمير المؤمنين، ألا لا تقتلن بي إلا قاتلي: انظروا، إذا أنا مت من ضربته هذه فاضربوه ضربة ولا تمثلوا به. فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إياكم والمثلة ولو بالكلب العقور. أخرجه الفضائلي

وعن هثيم مولى الفضل قال: لما قتل ابن ملجم عليا قال للحسن والحسين

آپ کی وصیت

روایت ہے کہ جب آپ کو ابن ملجم نے ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ اور حسینؑ کو ایک لمبی وصیت فرمائی جس کے آخر میں فرمایا "اے اولادِ عبد المطلب مسلمانوں کا خون نہ بہانا، میرے قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کرنا، اچھی طرح جان لو، اگر میں اس ضربت سے مرجاؤں تو ابن ملجم کو صرف ایک ضرب لگانا اور اس کا ناک اور کان نہ کاٹنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ تمہیں ناک اور کان کاٹنے سے بچنا چاہیئے، اگرچہ باؤلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عزمت عليكم لما حبستم الرجل، فان مت فاقتلوه، ولا تمثلوا به فلما مات قام اليه حسين ومحمد وقطعاه وحرقاه ونهاهم الحسن أخرجه الضحاك في الآحاد والمثاني

کتنا ہی کیوں نہ، ہیثم کے غلام فضل نے کہا جب ابن ملجم نے علیؑ کو قتل کیا، تو حضرتؑ نے حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا جب اس شخص کو قید کر لو تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں اگر میں مر جاؤں تو اس کو قتل کر دینا اس کا مثلہ نہ کرنا، جب حضرتؑ فوت ہوئے تو حسینؑ اور محمدؒ نے ابن ملجم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور اس کو جلا دیا، حسنؑ نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا۔

ذكر سنه يوم مات ومدة خلافته

واختلف في ذلك، فقيل: سنة وخمسون، وقيل: ثمان وخمسون وقيل ثلاث وستون، وقيل خمس وستون، وقيل ثمان وستون ذكره أبو عمر وغيره

وذكر أبو بكر أحمد بن الدارح في كتاب (مواليد أهل البيت) أن سنه خمس وستون، ولم يذكر وغيره صحب النبي صلى الله عليه وسلم منها بمكة ثلاث عشرة سنة، وعمره إذ ذاك اثنا عشرة سنة. ثم هاجر فصحبه بالمدينة عشر سنين وعاش بعده ثلاثين سنة

موت کے وقت آپکی عمر اور مدت خلافت

اس میں اختلاف ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر کیا تھی، بعض نے کہا ۵۷ سال تھی بعض نے ۵۸ سال بعض نے ۶۳، بعض نے ۶۵ سال اور بعض نے ۶۸ سال بیان کی ہے، کتاب مولید اہل البیت میں تحریر ہے کہ موت کے وقت آپکی عمر ۶۵ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مکہ میں ۱۳ سال رہے، اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال تھی۔ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کیساتھ دس سال رہے اور رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد ۳۰ سال زندہ رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الفصل الثانی عشر فی ذکر ولدہ

وکان لہ من الولد أربعۃ عشر ذکرا

أو ثمان عشرۃ أنثی

ذکر الذکور

الحسن والحسین، وقد استوعبنا ذکرهما فی مناقب ذوی القربی ولهما عقب

ومحسن، مات صغیرا، أمهم فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیها

ومحمد الأکبر، أمہ خولۃ بنت ایاس بن جعفر الحنفیۃ، ذکرہ الدار قطنی وغیرہ، وقال: وأخته لأمه، عوانۃ بنت أبی مکمل الغفاریۃ، وقیل: بل کانت أمہ من سبی الیمامۃ فصارت إلی علی، وأنها کانت أمۃ لبنی حنفۃ سندیہ سوداء، ولم تکن من انفسهم، وقیل: إن أبا بکر أعطی علیا الحنفیۃ أم محمد من سبی بنی حنیفۃ أخرجہ بن السیان، وعبد اللہ، قتلہ المختار، وأبو بکر قتل مع الحسین، أمهما لیلی بنت معوذ بن خالد النهشلی، وهی التی تزوجها عبد اللہ بن جعفر، خلف علیها بعد عمہ، جمع بین زوجۃ علی وابنتہ، فولدت لہ صالحا، وأم

حضرت کی اولادِ نرینہ کا ذکر

۱۷ فرزند

۱۔ امام حسنؑ (۲) امام حسینؑ ان دونوں حضرات کی اولادیں ہوئیں ۳۔ محسن بچپن میں فوت ہو گئے۔ ان حضرات کی والدہ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ صلعم ہیں۔ ۴۔ محمد اکبر جس کی والدہ خولہ بنتِ ایاس بن جعفر حنفیہ ہیں۔ (اس بات کو دار قطنی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔) آپ کی مادری بہن عوانہ بنتِ ابو مکمل غفاریہ ہیں۔ بعض نے کہا ہے بلکہ آپ کی ماں یمامہ کی قیدیوں میں سے تھیں جو علیؑ کے عقد میں آئی۔ جو بنو حنیفہ سندیہ سوداؑ کی لونڈی تھیں، بعض نے کہا کہ ابوبکر نے علیؑ کو حنیفہ دی تھی جو محمد کی ماں ہیں۔ جو بنو حنیفہ کی قیدیوں میں سے تھی (۵) عبداللہ جس کو مختار نے قتل کیا (۶) ابوبکر جو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے، ان دونوں کی ماں لیلیٰ معوذ بن خالد نہشلی تھیں، یہ وہ مستورہ ہیں جن سے عبداللہ بن جعفر نے اپنے چچا کے انتقال کے بعد شادی کی، علیؑ کی زوجہ اور آپ کی بیٹی بیک وقت آپ کے عقد میں تھیں۔ (۷) عباس الاکبر (۸) عثمان (۹) جعفر (۱۰) عبداللہ امام حسینؑ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ ان کی ماں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابنها أم محمد بني عبد الله ابن جعفر، فهم
إخوة عبد الله وأبي بكر ابني علي لأمهما
ذكره الدارقطني والعباس الأكبر. و.
عثمان. وجعفر. و. عبد الله. قتلوا مع
الحسين أيضاً. أمهم أم البنين بنت حزام
بن خالد الوحيدية ثم الكلابية. و.
محمد الأصغر. قتل مع الحسين أيضاً أمه
أم ولد. ويحيى. وعون أمهما أسماء بنت
عميس. فهما أخوا بني جعفر بن أبي طالب
وأخوا محمد ابن أبي بكر لأمهم. وعمر الأكبر
أمه أم حبيب الصهباء التغلبية. سبية
سباها خالد في الردة فاشتراها علي. ومحمد
الأوسط. أمه بنت أبي العاص

ذكر الإناث

أم كلثوم الكبرى. و. زينب الكبرى
شقيقتا الحسن والحسين. ورقية. شقيقة عمر
الأكبر. و. أم الحسن. و. رملة الكبرى
أمهما أم سعد بنت عروة بن مسعود الثقفي و
أم هانئ. وميمونة. و. رملة الصغرى
و. زينب الصغرى. و. أم كلثوم الصغرى
و. فاطمة. و. أمامة. وخديجة. و. أم
الكرام. و. أم سلمة. و. أم جعفر. و

ام البنین بنت حزام بن خالد وحیدیہ ثم کلابیہ
(۱۱) محمد اصغر حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے آپ کی
والدہ ام ولد ہے (۱۲) یحییٰ (۱۳) عون، دونوں
کی ماں اسماء بنت عمیس ہیں (۱۴) عمر الاکبر آپ
کی والدہ ام حبیب صہبا تغلبیہ ہیں، جو
لونڈی تھیں، ان کو جنگ ردہ میں خالد نے
گرفتار کیا تھا حضرت علیؑ نے ان کو خریدا تھا
محمد اوسط جن کی ماں ابو العاص کی بیٹی ہیں۔

حضرت کی لڑکیاں

۱۸ بیٹیاں

(۱) ام کلثوم کبریٰ (۲) زینب کبریٰ، امام حسنؑ
اور حسینؑ کی حقیقی بہنیں (۳) رقیہ عمر اکبر کی
حقیقی بہن (۴) ام الحسن (۵) رملۃ الکبریٰ
دونوں کی والدہ ام سعد بنت عروہ بن مسعود
ثقفی ہے (۶) ام ہانی (۷) میمونہ (۸) رملۃ
الصغریٰ (۹) زینب الصغریٰ (۱۰) ام کلثوم
صغریٰ (۱۱) فاطمہ (۱۲) امامہ (۱۳) خدیجہ (۱۴)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

... ونقيه، لأمهات أولاد شتى، ذكرها ابن قتيبة وصاحب الصفوة

وعقبه من الحسن والحسين ومحمد بن الحنفية وعمر والعباس

وتزوج بنات علي بنو عقيل وبنو العباس ماخلا زينب بنت فاطمة كانت تحت عبدالله بن جعفر، وأم كلثوم بنت فاطمة كانت تحت عمر بن الخطاب، فمات عنها، فتزوجها بعده محمد بن جعفر بن أبي طالب، فمات عنها فتزوجها بعده عون بن جعفر بن أبي طالب، فمات عنده، وأم حسن تزوجها جعفر بن هبيرة المخزومي، وفاطمة تزوجها سعد بن الأسود من بني الحارث، والله أعلم

ام الکرام (۱۵) ام سلمہ (۱۶) ام جعفر (۱۷) جمانہ (۱۸) نقیہ، حضرتؑ کی لونڈیوں سے مختلف اولادیں تھیں۔

مندرجہ ذیل فرزندوں سے آپ کا سلسلہ نسب چلا، امام حسنؑ، امام حسینؑ، محمد بن حنیفہ، عمر اور عباس، علیؑ کی بیٹیوں کی شادی عقیل اور عباس کے بیٹوں سے ہوئی۔ زینب بنت فاطمہؑ کی شادی عبداللہ بن جعفر سے ہوئی، ام کلثوم کی شادی محمد بن جعفر سے ہوئی۔ محمدؒ کی موت کے بعد عون بن جعفر بن ابی طالب سے شادی کی، ام حسنؑ سے جعفر بن ہبیرہ مخزومی نے اور فاطمہؑ سے سعد بن اسود نے جو جس کا تعلق بنی حارث سے تھا شادی کی۔"

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

صلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

حررہ

محمد شریف عفی اللہ عنہ

۸۵۔ شمس آباد کالونی، ملتان، پاکستان

۱۲ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۲۰ر اگست ۱۹۷۸ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحت نامہ

غلط	درست	صفحہ	سطر
بن	بنت	۸	۱
فجندی اور سحلینی	جندی اور سلفی	//	۸
طا	طائی	//	۱۰
جبیب مری	حبیب بن مری	۹	۱۷
اپنی	آپکی	۱۰	۲۰
کر دیا کہو	کر دیا، کہا، کہو	۱۲	۱۹
ابوتراب پر ہے	ابوتراب پر	۱۲	۹
فجندی	جندی	۱۴	۹
رواستے	استے	۱۵	۱۱
ایک	×	//	۱۷
میں علیؑ	میں نے علیؑ	//	۱۹
اگر	آپ کے	۱۶	۹
ریش	ریش	۱۶	۱۵
شیبی	شیبی	//	۱۶
آپ کا لڑکا	آپ کا ایک لڑکا	۱۹	۱۰
اسے	×	۲۰	۱۳
اول المومنین	اول المسلمین	//	۱۴
راوی	مروی	۲۱	۱
پہلے لایا	پہلے اسلام لایا	//	۷
سلیمان	سلمان	//	۱۲
نقول	منقول	//	۱۵
اس شخص	اس شخص سے	۲۴	۲۰
کے ساتھ	×	۲۵	//
اقائم	اقام	۲۷	۷
سے علیؑ	کے بعد علیؑ	۲۷	۸
پلنے والے	پالنے والے	۲۹	۲
تشریف	تشریف لائے	۳۰	۱
پاس شخص	پاس اس شخص	۳۱	۲۰
طازمت	ملازمت	۳۱	۱۸
بھیج جو تمہارے اور جو	بھیج جو تمہارے اور	۳۱	۱۹
جنگلوں	جنگوں	۳۳	۱
علی گالیاں	علیؑ کو گالیاں	۳۴	۱۴
میرے بعد	تیرے بعد	۳۹	۲
بعض	بغض	۴۵	۵
بعض	بغض	۴۵	۱۳
تم تمہارا بھائی ہو	میں تمہارا بھائی	۵۰	۳
بات کے تیار	بات کیلئے تیار	۵۱	۱۴
ہاتھ پر مارا	ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا	//	۲۰
عبداللہ بن عمر	عمر بن عبداللہ	۵۲	۱۳
حدیث	سے	۵۷	۱
مدت	موت	//	۶،۴
حضرت نے	[illegible]	[illegible]	۱۱
عن	عنہ	//	۳
جہنم کو پل صراط کر	پل صراط کو جہنم پر	۶۳	۱۶
انہ	جعرانہ	۶۶	۲۰
نبی	بن کر	۶۷	۲۰
انہ	جعرانہ	۶۸	۱۱
سورہ برأت	سورہ برأت کی	۶۹	۲۴
غرا المحجلین	غرا المحجلین	۷۳	۵
غزا المجلیں	غر المحجلین	//	۱۴
آنحضرت کی	×	۷۵	۹
ایک	آپ	//	۱۷
ان کو	تو	۷۶	۶
دوست علی کو	دوست کو	۷۷	۱۹
گھوڑا	کہا، گھوڑا	۸۰	۶
فرمایا	فرمایا، ہاں	//	۲۲
مردود کی	مردود سے	۸۱	۷
ریجھ	اچھا	۸۲	۷
اپنی	آپکی	۸۴	۱۴
اس ارحام کو دلایا	اس نے ارحام کو دلایا	۸۷	۱
مجھے نے	مجھے اللہ نے	//	۲۲
نصب	نسب	//	۵
تم دونوں کو	تم دونوں سے	۸۸	۲۳
جس سے	جس کے ہاتھ پہ	۹۰	۶
جائیں	جائیں فرمایا	//	۲۰
ٹکرے	ٹکڑے	۹۵	۳
نیزہ لگا	نیزہ لگاتا	//	۱۰
کل	فرمایا کل	۹۶	۱۳
طرف	طرف بھیجا	۹۸	۲
آشوب چشم	آشوب چشم میں	۹۸	۱۲
خصوصیات	خصوصیت	۱۰۰	۱۵
کو ذلیل	اس کو ذلیل	۱۰۲	۱۷
نے	نے فرمایا	۱۰۳	۵
ان	×	//	۸
کمرے	خیمے	//	۱۳
جوڑ کو	جن کی	//	۱۵
لگایا	میری آنکھوں میں لگایا	۱۰۴	۷
اور مجھے	جب مجھے	//	۱۲
ایسا شخص	ایسا شخص جلد	۱۰۶	۴
نعمر	معمر	۱۰۹	۹
نازل پہ	نازل ہونے پہ	۱۱۱	۸
عمر نے فرمایا	عمر نے عرض کیا	//	۱۰
ماسوائے علی	×	۱۱۲	۱۸
رسول اللہ	رسول اللہ نے	۱۱۳	۲
کے حکم ارشاد	×	//	۴،۳
عمر	×	//	۲۴
میں مزار	میں نے مزار	۱۱۵	۱۳
بڑھا	بڑھے	۱۱۶	۷
تنفس	متنفس	۱۱۸	۱۶،۱۳
دریافت	دریافت کرو	۱۲۱	۱۵
لور	لوار	۱۲۴	۱۵
نہ ہوا	ہوا	۱۲۷	۵
عمر علیہ السلام	علی علیہ السلام	۱۳۱	۹
ہدایت	ایت	۱۳۲	۲۱
کے	کے پاس	۱۳۵	۱۶
سب	بہت	۱۳۷	۹
ماننے	اس نے ماننے	۱۳۶	۹
دیت	ایت	۱۴۰	۱
دیت کو دوسری دیت	آیت کو دوسری آیت	//	۶
انکار کیا	انکار دیا	۱۴۲	۱۷
حاکمی نے علی	حاکمی نے کہا	//	۱۰
سب سے پہلے قیامت میں حساب ہوگا	سب سے پہلے قیامت میں حساب لیا جائیگا	۱۴۴	۶

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلط	درست	صفحہ	سطر
لوار احمد کے	لوا احمدؐ آپ	۱۴۹	۵
صی	حیّ	۱۵۱	۱
صہ	طرح	۱۵۲	۴
تم نے	تم یہ	۱۵۳	۱۲
طوال نے	طوال میں	″	۱۴
اپنی	آپ کی	۱۵۴	۷
نے محمدؐ	نے کہا محمدؐ	۱۵۵	۱۰
بابغہ	نابغہ	″	۱۴
دلی	ولی اللہ	۱۶۰	۱
جولیٰ	کی	۱۶۱	۴
[illegible]	[illegible]	۱۶۳	۱۰
جاجنتی	جنتی	۱۶۵	۱۷
اس امت	آپ اس امت کے	۱۶۶	۱۰
کر تفسیر	کی تفسیر	″	۱۶
ذوالقرنین	ذوالقرنین نے	″	″
عنبر	×	۱۶۹	۳
کا	اس کا	۱۷۲	۱۳

غلط	درست	صفحہ	سطر
صرار	ضرار	۱۷۳	۱۰
اگر	اگر بیان	″	۱۳
مساکین	قوی	۱۷۴	۹
صاحب نفل	صاحب فضل	۱۷۵	۷
میں حضرت	میں نے حضرت علیؑ	۱۷۷	۹
صحبت	محبت	۱۷۸	۶، ۸
رکھا	رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا	″	۱۲
دلوں	دونوں	″	۱۴
گا	بغض رکھے گا	۱۷۹	۵
خلق	×	۱۸۰	۶
ہے	نے	″	۱۱
منفاقین	منافقین	″	۱۷
ہے	جیسے طرح آگ لکڑی کو	۱۸۱	۱۰
صحبت	محبت	۱۸۲	۲
سنا	سنائی	۱۸۳	۵
خوشرہ	کوثرہ	۱۸۳	۱۰

غلط	درست	صفحہ	سطر
بوجھ	بوجھ ختم	۱۸۴	۱۶
نیکر	نکیر	۱۸۵	۶
دیا	×	۱۸۹	۱۴
طرف	طرف دیکھتے ہوئے	۱۹۵	۴
پاس	پاس سے گئے	۱۹۶	۱۷
ہو	ہو کہا	۱۹۷	۷
آپ	آپ کو	۲۰۰	۱
ابوہرا	ابوالزہرا	۲۰۱	۱
جعفری	حضرمی	″	۱۰
عرب	عرب سعید	۲۰۲	۱۶
بعلام	کلام	۲۰۴	۳
اب	متوقفی	۲۰۵	۱۵
محمد بن جعفر	جعفر بن محمد	۲۱۷	۷
ابجر	ابو ابجر	۲۲۳	۱۱
کرے گا	کرے گی	۲۴۶	۶
رقم کا	تو	۲۹۵	۱۳

فوق بلگرامی کی اہم تصانیف

اسوۃ الرسول (اول)

اسوۃ الرسول (دوئم)

اسوۃ الرسول سوئم

اسوۃ الرسول (چہارم)

سراج المبین فی تاریخ امیر المومنین

ذبح عظیم

ماثر الباقریہ

آثار جعفریہ

الزہراءؑ

در مقصود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas